عمران سیریز

اپ ڈاؤن

ظہیر احمد

ظہیر احمد

ریڈ سٹون

ظہیر احمد

عمران سیریز

ڈارک ورلڈ

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز نمبر 72

اَپ ڈاوَن

مکمل ناول

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 160/-

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

میرا نیا ناول "اپ ڈاؤن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اپنے نام کی طرح یہ ناول انتہائی دلچسپ اور انفرادیت کا حامل ہے جسے پڑھ کر آپ یقیناً محظوظ ہوں گے۔ یہ ناول کافرستان کے خلاف انتہائی تیز رفتار ایکشن پر مشتمل ہے۔ عمران کے سامنے ایک ایسا مشن آتا ہے جسے مکمل کرنے کے لئے اسے انتہائی تیز رفتاری اور اپنے مخصوص انداز میں ان ایکشن کام کرنا پڑتا ہے۔

عمران جب ان ایکشن ہوتا ہے تو پھر وہ کیا کیا گل کھلاتا ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اس بار کافرستان نے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کی پلاننگ کی تھی۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ایک میزائل اسٹیشن سے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے دو میزائل بھی فائر کئے تھے۔ ایسے میزائل جو وار ہیڈ سے لیس تھے اور اگر وہ میزائل پاکیشیا میں گر کر بلاسٹ ہو جاتے تو دنیا کے نقشے سے بلاشبہ پاکیشیا کا نام و نشان تک غائب ہو جاتا لیکن ایسا نہ ہوا۔ پاکیشیا پر جو دو تباہ کن میزائل فائر کئے گئے تھے وہ راستے میں سمندر میں ہی گر کر تباہ ہو گئے تھے اور ان دونوں میزائلوں کو تباہ کر کے سمندر میں گرانے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی ہاتھ نہ تھا بلکہ عمران کو تو ان میزائلوں کے بارے میں تب علم ہوا تھا جب پاکیشیا

کو تباہ کرنے کے لئے دو وار ہیڈ سے لیس میزائل فائر کر دیے گئے تھے۔ کافرستان کے ایک مخصوص علاقے سے پاکیشیا پر تھرڈ اَپ ڈاؤن میزائل فائر کرنے کی تیاریاں زور و شور سے کی جا رہی تھیں لیکن جب عمران کو اس سازش کا علم ہوا تو وہ آگ کا طوفان بن کر کافرستان کی طرف بڑھا اور پھر اس نے کافرستان میں ایسا ایکشن دکھایا کہ کافرستان اور اسرائیلی دیکھتے ہی رہ گئے اور عمران نے اپنا مشن مکمل کر کے ان کے مذموم عزائم کو ہمیشہ کی طرح ناکام بنا دیا۔ مشن مکمل کرنے کے لئے عمران نے کیا کیا تھا اور وہ کس طرح کافرستان اور اسرائیل کا اَپ ڈاؤن مشن ناکام کرنے میں کامیاب ہوا یہ تو آپ ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا نگہبان ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

رنگین روشنیوں کے حصار میں وہ تھرکتے ہوئے انداز میں ریمپ پر کیٹ واک کر رہی تھی اور دیکھنے والے پورے جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ اس وقت فیشن شو ہال میں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اگر آج پورے شہر کے لوگوں نے یہ فیشن شو نہ دیکھا تو پھر شاید قیامت تک انہیں ایسا شو دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ یہی وجہ تھی کہ کراؤن ہوٹل آج تماشائیوں کے نرغے میں تھا۔

کراؤن ہوٹل کافرستان کا سب سے بڑا اور مشہور ہوٹل تھا اور جو حسینہ اس وقت ریمپ پر کیٹ واک کر رہی تھی اسے روسیاہ سے خاص طور پر بلوایا گیا تھا۔ ہوٹل انتظامیہ اور حسینہ کے درمیان پچیس ہزار ڈالر روزانہ معاوضہ طے ہوا تھا اور اس کا ایک شو روزانہ پیش کر کے کراؤن ہوٹل کی انتظامیہ دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ رہی تھی۔ شہر بھر کے رئیس اور سرمایہ داروں نے ایک ایک ہفتہ کے لئے

سیٹیں بک کروا رکھی تھیں جبکہ ایک سیٹ کا معاوضہ دس ہزار تھا لیکن اس کے باوجود ہفتوں کے لئے کراؤن ہوٹل کے فیشن شو ہال میں کوئی سیٹ خالی نہیں تھی۔

کراؤن ہوٹل کے فیشن شو ہال میں عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھا۔ عمران نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں محض فیشن شو دیکھنے کے لئے آیا ہے یا یہاں آنے کا اس کا کوئی اور مقصد تھا۔ عمران کے کہنے کے مطابق وہ انہیں تفریح کی غرض سے یہاں لایا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے لئے یہی کافی تھا کہ عمران انہیں تفریح کرانے کی غرض سے کہیں تو لے جا رہا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ عمران انہیں کافرستان یا پھر مشکبار وادی کی برف پوش پہاڑیوں میں لے جا کر بھرپور تفریح کرائے گا۔ لیکن یہاں آ کر عمران جیسے انہیں لے کر ہوٹل میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔

وہ یا تو سارا سارا دن اپنے کمرے میں پڑا رہتا تھا یا پھر انہیں ہوٹل میں چھوڑ کر کہیں نکل جاتا تھا اور پھر اس کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہی ہوتی تھی۔ انہوں نے کئی بار عمران سے پوچھا تھا کہ وہ انہیں چھوڑ کر کہاں جاتا ہے لیکن وہ عمران ہی کیا جو انہیں کسی بات کا صحیح جواب دے جائے۔ وہ ہنسی مذاق کر کے انہیں بڑے اطمینان سے ٹال جاتا تھا اور پھر جا کر اپنے کمرے میں سو جاتا۔ عمران کی ان حرکتوں سے وہ سب اس سے سخت نالاں تھے لیکن عمران کے کان پر جوں تک نہ رینگتی تھی۔ وہ اپنی مرضی کا مالک تھا اور وہی کرتا تھا

جو اس کے دل میں ہوتا تھا۔

وہ سب عمران کے ساتھ پچھلے چار روز سے کافرستان میں تھے۔ عمران نے اچانک ہی انہیں کافرستان چلنے کا عندیہ دیا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ انہیں لے کر سیر و تفریح کے لئے جانا چاہتا ہے تاکہ گرمیاں وہ برفیلی پہاڑیوں میں گزار سکیں۔ اس کے لئے اس نے باقاعدہ چیف سے اجازت بھی لی تھی اور چیف نے ان سب کو عمران کے ہمراہ کافرستان جانے کی اجازت دے دی تھی۔ چونکہ انہیں چیف نے جانے کی اجازت دے دی تھی اس لئے وہ بھلا عمران کے ساتھ جانے سے کیسے انکار کر سکتے تھے۔ انہوں نے بھرپور انداز میں تیاری کی اور پھر وہ سب ایئر پورٹ پہنچ گئے۔ چونکہ انہیں کافرستان جانا تھا اس لئے عمران کے کہنے پر انہوں نے ہلکے پھلکے میک اپ کر لئے تھے۔ ان کے کاغذات عمران نے ان کے ان حلیوں کے مطابق ہی تیار کرائے تھے۔

ان سب کا خیال تھا کہ کافرستان میں یقیناً کوئی اہم مشن درپیش ہے اس لئے عمران انہیں سیر و تفریح کا بہانہ بنا کر اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔ جولیا نے اس سلسلے میں چیف سے بات بھی کی تھی لیکن چیف نے اسے واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ فی الحال کوئی مشن درپیش نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایمرجنسی ہے۔ عمران انہیں محض سیر و تفریح کے لئے ساتھ لے جانا چاہتا ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر وہ عمران کے ساتھ جانا چاہیں تو جا سکتے ہیں اور نہ جانا چاہیں تو

یہ ان سب کی صوابدید پر منحصر ہے کہ وہ عمران کو انکار کر دیں۔ جولیا
اور عمران کو انکار کر دے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔ عمران نے انہیں
یہ بھی بتایا تھا کہ کافرستان جانے اور وہاں سیر و تفریح پر آنے
والے تمام اخراجات چیف برداشت کرے گا تو وہ حیران رہ گئے
تھے کیونکہ چیف ان خرافات کا قائل نہ تھا اور نہ ہی وہ ان کی سیر و
تفریح کے لئے سرکاری خزانے پر بوجھ ڈالنے کا قائل تھا۔ یہ بات
چونکہ انہیں عمران نے بتائی تھی اس لئے انہیں اس کی بات پر یقین
کرنا ہی پڑا تھا کیونکہ عمران ہی ایک ایسا انسان تھا جو چیف کو تو کیا
اس ملک کے صدر کو بھی ہر بات پر آسانی سے قائل کر سکتا تھا۔
ایک عرصے کے بعد چونکہ ان سب کو سیر و تفریح کا موقع ملا تھا اس
لئے ان سب کا جوش و خروش دیدنی تھا۔

طیارے میں سوار ہو کر وہ کافرستانی دارالحکومت پہنچے اور پھر
جب عمران انہیں ٹیکسیوں میں لے کر دارالحکومت کے سب سے مہنگے
سیون سٹار ہوٹل کراؤن پہنچا تو ان کی حیرت اور بڑھ گئی۔ عمران
کے کہنے کے مطابق چیف نے اس ہوٹل میں ان کے لئے باقاعدہ
ہوٹل کے سوٹ بک کرائے تھے۔ کافرستان پہنچنے اور اس ہوٹل میں
قیام کرنے کی حد تک تو وہ سب بے حد مسرور تھے لیکن جب عمران
نے انہیں ہوٹل میں لا کر قید کر دیا اور خود سارا سارا دن غائب رہنا
شروع کر دیا تو انہیں کوفت ہونا شروع ہو گئی۔ وہ بار بار عمران سے
اصرار کر رہے تھے کہ اس نے انہیں برف پوش پہاڑیوں پر لے

جانے کا کہا تھا۔ اب وہ انہیں جلد سے جلد وہاں لے جائے اور
عمران عادت کے مطابق انہیں ٹال رہا تھا۔

اس روز شام کے وقت جب عمران نے ان سب کو تیار رہنے کا
کہا تو وہ سب خوش ہو گئے کہ عمران کو آخر کار ان پر ترس آ گیا
ہے اور اب وہ انہیں یہاں سے یقیناً کسی پرفضاء مقام پر لے جائے
گا۔ انہوں نے فوراً تیاری شروع کر دی۔

شام ہوئی تو عمران انہیں کسی اور جگہ لے جانے کی بجائے ہوٹل
کے ہال میں لے آیا جہاں فیشن شو منعقد کیا جا رہا تھا تو وہ حیران
رہ گئے۔ ان کی حیرت کی وجہ یہ تھی کہ عمران ایسے کسی بھی شو کو
انتہائی ناپسند کرتا تھا۔ لیکن اس فیشن شو میں آنے کے لئے عمران
جس قدر پرجوش دکھائی دے رہا تھا اس سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ
کافرستان خاص طور پر یہی فیشن شو دیکھنے کے لئے ہی آیا ہو۔ ان
کے خواب و گمان میں بھی نہ تھا کہ عمران ایسے فیشن شوز میں دلچسپی
لے سکتا ہے اور وہ انہیں بھی یہ فیشن شو دکھانے کے لئے خاص طور
پر اپنے ساتھ گھسیٹ لائے گا۔

فیشن شو ہال میں پہنچ کر ان سب کے ذہنوں میں ایک ہی سوال
گردش کر رہا تھا کہ کیا واقعی عمران فیشن شو دیکھنے کے لئے وہاں آیا
تھا۔ کیا اب وہ عیش و عشرت کی طرف راغب ہو گیا تھا کیونکہ عمران
کے چہرے کے تاثرات اور اس کی حرکتوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ
فیشن شو کا بے حد شوقین ہے۔ فیشن شو اس کی روح ہے اور فیشن شو

ہی اس کی زندگی ہے۔ دوسرے دیکھنے والوں کی طرح وہ حسینہ کو داد
بھی دے رہا تھا اور جب بھی وہ ان کی میز کے قریب آجاتی تھی تو
وہ بے اختیار ننھے بچوں کی طرح قلقاریاں مارتا ہوا تالیاں بجانا
شروع ہو جاتا تھا۔ ان سب کو یہ کیٹ واک ایک آنکھ نہیں بھا رہا
تھا پھر جب روسیاہی حسینہ نے احمقانہ چال چلنی شروع کی اور طرح
طرح کے پوز بنانے لگی تو جولیا اور صفدر سے برداشت نہ ہو سکا
تھا۔ جولیا غصے سے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''کیا اب یہیں بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے''...... جولیا نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں۔ بیٹھے رہنے میں حرج ہی کیا ہے۔ اگر بیٹھے بیٹھے تھک
گئی ہو تو کھڑی ہو کر شو دیکھ لو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ انتہائی بکواس اور واہیات شو ہے یہ۔ صفدر، تنویر اور
کیپٹن شکیل تم سب کیا کہتے ہو''...... جولیا نے پہلے غرا کر عمران
سے اور پھر صفدر اور باقی ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

''ہمیں بھی یہ لغویات پسند نہیں ہیں''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا
اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی تنویر اور
کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''تم ہمارے ساتھ چل رہے ہو یا نہیں''...... جولیا نے عمران کو
تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اس روسیاہی حسینہ کا شو ختم ہونے کے بعد ہی میں یہاں سے

اٹھوں گا۔ تم نے جانا ہے تو جاؤ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''۔
عمران نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ
بھینچ لئے۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے تم بیٹھے رہو یہاں۔ ہم جا رہے ہیں''۔ جولیا
نے غرا کر کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ٹاٹا اینڈ بائی بائی''...... عمران نے شان
بے نیازی سے کہا تو جولیا تلملا کر رہ گئی۔

''عمران صاحب۔ ہم ڈائننگ ہال میں جا رہے ہیں۔ اگر آپ
کا ڈنر کا پروگرام بن جائے تو ہم آپ کو وہیں ملیں گے''...... صفدر
نے کہا اور وہ سب ہال سے نکل آئے۔ عمران کے اس انداز پر
جولیا کا موڈ خراب ہو گیا تھا اور وہ بار بار دانت پیس رہی تھی جیسے
اس کا بس نہ چل رہا ہو اور وہ عمران کو کچا ہی چبا جائے۔

''نجانے عمران صاحب کو کیا ہو گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''عمران پاگل ہو گیا ہے اور آج وہ کھلم کھلا اس کا اظہار کر رہا
ہے''...... تنویر نے کہا۔

''مگر کیوں۔ وہ پاگل کیوں ہوا ہے اور وہ پاگل پن میں ایسی
حرکتیں کیوں کر رہا ہے جس سے وہ خود بھی نفرت کرتا ہے''۔ جولیا
نے منہ بنا کر پوچھا۔

''اس بات کا جواب تو وہی دے سکتا ہے''...... تنویر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر اسے فیشن شو ہی دیکھنا تھا تو وہ ہم سب کو یہاں کیوں لایا تھا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہمیں چیف نے ان کے ساتھ بھیجا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے فیشن شو دیکھنے کے لئے تو نہیں بھیجا ہو گا"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن عمران صاحب بھی ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ یہاں خاص طور پر یہی فیشن شو دیکھنے کے لئے آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب یہ سب دکھاوے کے لئے کر رہے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دکھاوے کے لئے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"عمران صاحب بظاہر شو دیکھ رہے تھے لیکن میں نے واضح طور پر محسوس کیا تھا کہ ان کی نظریں ہال میں کسی کو تلاش کر رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فیشن شو میں کسی سے ملنا چاہتے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسے کسی سے ملنا ہوتا تو وہ اکیلا بھی تو یہاں آ سکتا تھا۔ ہمیں اپنے ساتھ لانے کی اسے کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم سب کو ساتھ لانے کا صرف ایک ہی مقصد ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ کیا"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"اپنی حماقت کا مظاہرہ کرنے کے سوا اس کا اور کون سا مقصد ہو سکتا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے پہلے عمران صاحب نے کبھی ایسا کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں"...... جولیا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر عمران صاحب یقیناً ہم سے کچھ چھپا رہے ہیں اور ہم سب کو ایک ساتھ یہاں لانے کا ان کا مقصد یقیناً کسی مشن پر کام کرنے کا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن مشن کیا ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی مشن ہوتا تو چیف مجھے اس کی بریفنگ ضرور دیتا"...... جولیا نے کہا۔

"کوئی ٹاپ سیکرٹ مشن بھی تو ہو سکتا ہے جسے سر انجام دینے کے لئے چیف نے ہمیں فوری طور پر عمران صاحب کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ ایسا پہلے بھی تو کئی بار ہو چکا ہے کہ چیف نے ہمیں عمران صاحب کے ساتھ بھیج دیا اور بعد میں عمران صاحب سے ہی ہمیں مشن کی تفصیلات کا علم ہوا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے لیکن کافرستان میں ایسا کون سا خصوصی مشن ہو سکتا ہے جس کے لئے چیف نے بریفنگ دینے کی بجائے ہمیں کچھ بتائے بغیر عمران کے ساتھ یہاں بھیج دیا اور یہاں آتے ہی عمران نے اپنی حماقتوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ جلد ہی عمران صاحب یہ پردہ اٹھا دیں گے کہ وہ ہمیں یہاں کس مقصد کے لئے لائے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہم کافرستان میں پچھلے تین روز سے ہیں اور میں نے عمران کو جب بھی دیکھا ہے وہ اسی فیشن شو کی ٹکٹوں کے حصول کے لئے سرگرداں ہی رہا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس مشن کا تعلق اسی فیشن شو سے ہی ہو اور عمران صاحب یہاں کسی خاص آدمی کی تلاش کے لئے آئے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن وہ خاص آدمی کون ہو سکتا ہے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو وہ روسیاہی حسینہ لگتی ہے جسے دیکھنے کے لئے عمران یہاں آیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم اپنا منہ بند رکھو سمجھے"...... اس کی بات سن کر جولیا نے غرا کر کہا تو تنویر نے فوراً ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرے منہ بند کر لینے سے کیا ہو گا۔ آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ جب روسیاہی حسینہ عمران کے قریب آتی تھی تو عمران کس طرح اس پر مر مٹنے والے انداز میں خوشی کا اظہار کرتا تھا اور ہال میں وہ حسینہ بھی بار بار عمران کے پاس ہی آ رہی تھی جیسے وہ عمران کو جانتی ہو اور اس کی سخاوت سے بہت زیادہ مرعوب ہو گئی ہو"...... تنویر

نے کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔

"وہاں صرف عمران نہیں اور بھی لوگ اس پر خوش ہو رہے تھے اور وہ حسینہ ان سب کی طرف بھی جا رہی تھی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"میرے خیال میں آپ سب عمران صاحب پر بلا وجہ شک کر رہے ہیں۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا عمران صاحب سے کبھی ایسی کوئی حماقت سرزد ہوئی ہے جس کے بعد میں مثبت نتائج نہ نکلے ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی یہ بات سوچنے کی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران صاحب کی وہ حرکات وہ شوق اور جذبہ اصلی نہیں تھا"...... صفدر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا تھا وہ سب"...... جولیا نے منہ بنا کر پوچھا۔

"یقیناً وہ کسی پر اس کا اظہار کرنا چاہتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ کسی اور پر یہ ظاہر کرنا چاہ رہے تھے کہ وہ کراؤن ہوٹل میں محض کیٹ واک دیکھنے آئے ہیں اور فیشن شو کے دیوانگی کی حد تک شوقین ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اگر تمہاری بات مان لی جائے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کسے اور کیوں یہ سب کچھ دکھانا چاہتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہم عمران صاحب کے پاس سے غصے میں اٹھ کر چلے نہ آئے ہوتے تو شاید اس بات کا ہمیں ہال میں ہی پتہ چل جاتا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو کیا ہمارا وہاں سے اٹھ کر آنا غلط تھا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"آپ کو پتہ ہے مس جولیا کہ چیف نے ہمیں یہاں کیوں بھیجا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں"...... جولیا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو ایسا لگتا ہے جیسے چیف نے عمران کو ہی اپنا نائب بنا لیا ہے اور عمران جو کہتا ہے چیف اسی پر عمل کرتا ہے"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا اسے گھورنے لگی۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے غرا کر پوچھا۔

"یہی کہ عرصہ دراز سے ہماری باگ ڈور عمران کے ہاتھ میں ہے اور چیف کچھ بتائے بغیر جہاں جی چاہے ہمیں عمران کے ساتھ بھیج دیتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ بات تو ہے۔ چیف ہر مشن کے بارے میں صرف عمران صاحب کو آگاہ کرتے ہیں اور عمران صاحب ہم سب کے لے کر چل پڑتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چیف کی نظر میں مس جولیا کی حیثیت جیسے ختم ہو گئی ہے"...... تنویر نے اس انداز میں کہا جیسے

وہ جولیا کو عمران سے بدظن کرنا چاہ رہا ہو۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ چیف واقعی اب کئی معاملوں میں مجھ پر اعتماد نہیں کرتا اور عمران کے کہنے پر بغیر کوئی بریفنگ دیئے ہمیں بھیج دیتا ہے۔ اس بار واپس جا کر اس معاملے پر میں چیف سے ضرور بات کروں گی"...... جولیا نے کہا۔

"اگر چیف نے آپ کی بات نہ سنی تو پھر آپ کیا کریں گی"۔ تنویر نے جیسے لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"تو میں سیکرٹ سروس کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دوں گی اور واپس سوئٹزر لینڈ چلی جاؤں گی"...... جولیا نے غرا کر کہا۔

"ہم بلا وجہ ان باتوں میں الجھ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب وہاں کسی سے ملنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ عمران صاحب کو میں نے ارد گرد کی میزوں پر موجود افراد کو بغور دیکھتے ہوئے پایا تھا اور وہ زیادہ تر عورتوں کو گھور رہے تھے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ اس کی حماقت کا منہ بولتا ثبوت ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں جس سے ملنا ہے وہ یقیناً کوئی عورت ہی ہے نوجوان عورت"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب نوجوان اور بوڑھی کا بھی اندازہ لگا لیا تم نے"...... تنویر

نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور وہ اس وجہ سے کہ عمران صاحب نے کسی بوڑھی عورت کو نہیں گھورا تھا صرف نوجوان عورتوں کو گھور رہے تھے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ نظر بازی کر رہا تھا جسے تم لوگ نجانے کیا سمجھ رہے ہو''۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں مان سکتا''...... صفدر نے کہا۔

''کیا نہیں مان سکتے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ عمران صاحب عورتوں کو بغیر کسی وجہ سے اس طرح گھور سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''پھر تمہارا کیا خیال ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہی کہ عمران صاحب کی اس حرکت میں کوئی مصلحت ضرور ہے''...... صفدر نے کہا۔

''وہ مصلحت بھی بتا دو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''وہی کسی سے ملنے یا کسی پر مخصوص جذبات کا اظہار کرنا''۔ صفدر نے کہا۔

''شاید۔ تمہارا خیال صحیح ہو''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کی باتیں سن کر اس کا غصہ کافی حد تک کم ہو گیا تھا اور اب اسے بھی اس بات کا یقین ہوتا جا رہا تھا کہ عمران کا فیشن شو ہال میں بیٹھ کر شو دیکھنا خالی از علت نہیں ہو

سکتا تھا اور وہ جس طرح عورتوں کو دیکھ رہا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی خاص عورت کی تلاش میں وہاں گیا تھا۔

''ہم اب کب تک یہاں بیٹھے رہیں گے''...... تنویر نے پوچھا۔

''جب تک عمران صاحب فیشن شو ہال سے واپس نہیں آ جاتے''...... صفدر نے کہا۔

''تو پھر کیوں نا اس کے آنے تک ڈنر ہی کر لیا جائے۔ اگر وہ آ گیا تو ہم اسے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیں گے''...... تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''یہ ٹھیک رہے گا''...... کیپٹن شکیل نے بھی تائید کرتے ہوئے کہا۔ صفدر نے ویٹر کو بلا کر ڈنر کے لئے کہا اور وہ سب پھر آپس میں گفتگو کرنے لگے۔

''بعض اوقات عمران صاحب کی حماقتیں ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں جو ہمیں گراں گزرتی ہیں''...... چند لمحوں کے بعد صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''...... کیپٹن شکیل نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''ہم سب چاہیں تو اس بوریت سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے''...... اچانک تنویر نے ان سب کو باری باری دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... صفدر نے پوچھا۔

''اگر ہم سب مل کر چیف سے کہیں کہ ٹیم کی قیادت عمران کو نہ

دی جائے تو اس بوریت سے نجات مل سکتی ہے نہ عمران ہم پر مسلط ہو گا اور نہ ہی ہمیں بوریت ہو گی اور پھر ہم آزادی سے کام کر سکیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب کے علاوہ کوئی اور ہم میں ایسا ہے جو سب کی قیادت کر سکے"...... صفدر نے کہا۔

"مس جولیا جو ہیں اور یہ ہماری ڈپٹی چیف بھی تو ہیں۔ یہ ٹیم کی قیادت عمران سے زیادہ احسن طریقے سے کر سکتی ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"کیوں مس جولیا کیا تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کیا آپ عمران صاحب کی جگہ لے سکتی ہیں"...... صفدر نے جولیا سے پوچھا۔

"لے تو سکتی ہوں مگر......" جولیا کہتے کہتے رک گئی۔

"مگر کیا"...... تنویر نے پوچھا۔

"مگر یہ کہ شاید میں پوری طرح اس ذمے داری کو نبھا نہ سکوں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیوں"...... تنویر نے منہ بنا کر پوچھا۔

"باتوں باتوں یا احمقانہ حرکتوں میں عمران جو چالیں چل جاتا ہے اس کی تقلید ہم میں سے کوئی بھی نہیں کر سکتا"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں"...... صفدر نے جواباً مسکرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تو پھر ہم کر چکے کام"...... تنویر غرا کر رہ گیا ٹھیک اسی لمحے ویٹر نے ڈنر سرو کر دیا اور وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اب یہ فیشن شو کب ختم ہو گا"...... تنویر نے پوچھا۔

"ابھی شو ختم ہونے میں دو گھنٹے باقی ہیں"...... صفدر نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور دو گھنٹے تک اس احمق کے انتظار میں ہم یہاں سڑتے رہیں گے"...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"نہیں۔ ہم اس کا زیادہ انتظار نہیں کریں گے۔ ڈنر ختم کرتے ہی اٹھ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ یہ ہوئی نا بات"...... تنویر نے جولیا کا جواب سن کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو یہاں رک کر اس وقت تک عمران صاحب کا انتظار کروں گا جب تک وہ آ نہیں جاتے"...... صفدر نے کہا۔

"تم کرتے رہنا عمران کا انتظار ہم سب تو چلے جائیں گے"...... تنویر نے کہا اور صفدر نے شانے اچکا دیئے اور وہ سب کھانے میں مصروف ہو گئے۔ پھر وہ کافی پینے کی بعد اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ چلا جائے یا عمران کا انتظار کیا جائے کہ اچانک فیشن شو ہال سے انہیں یکے بعد دیگرے کئی گولیاں چلنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ فائرنگ کے ساتھ ہی ایک چیخ کی بھی تیز آواز بلند ہوئی۔ وہ سب ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی

لمحے انہوں نے فیشن شو ہال سے لوگوں کو چیختے چلاتے اور انتہائی افراتفری کے عالم میں نکل نکل کر باہر آتے دیکھا۔ وہ لوگ ابھی باہر آئے ہی تھے کہ اچانک ایک فائر اور ہوا اور اس کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں ہر طرف یکلخت تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

جولیا اور اپنے ساتھیوں کے جاتے ہی عمران نے ہال کا سرسری نظروں سے جائزہ لیا اور پھر وہ ایک غیر ملکی لڑکی کی طرف متوجہ ہو گیا جو سائیڈ کی ٹیبل سے اٹھ کر اس کی طرف آ رہی تھی۔

''کیا میں آپ کی میز پر بیٹھ سکتی ہوں''...... لڑکی نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے انتہائی دلآویز لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کیوں نہیں۔ لیکن یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ کرسی پر بیٹھنا پسند کریں گی یا میں آپ کے لئے میز خالی کروں''...... عمران نے جواباً مسکرا کر کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اگر میں میز پر چڑھ کر بیٹھ گئی تو آپ اکیلے مجھے نہیں دیکھ سکیں گے آپ کے ساتھ سارا ہال بھی میری طرف متوجہ ہو جائے گا جسے دیکھ کر آپ حسد میں مبتلا ہو جائیں گے''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے حسد کرنا نہیں سیکھا البتہ اگر آپ کو میرے علاوہ کسی نے نظر اٹھا کر دیکھنے کی کوشش بھی کی تو....." عمران نے جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"تو کیا کریں گے آپ"..... لڑکی نے مسکرا کر کہا۔

"پہلے آپ بیٹھ جائیں پھر میں آپ کو بتاؤں گا کہ میں کیا کروں گا"..... عمران نے کہا تو لڑکی ہنستی ہوئی اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"اب بتائیں"..... لڑکی نے اس کی طرف دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا بتاؤں"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یہی کہ اگر کسی اور نے میری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو آپ کیا کریں گے اس کے ساتھ"..... لڑکی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ اگر میں اس کے سامنے گیا تو جو کرے گا وہی کرے گا اب یہ الگ بات ہے کہ وہ میرے ہاتھ پاؤں توڑ دے یا میری بتیسی نکال کر میرے ہاتھ میں تھما دے"..... عمران نے کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تو آپ لڑنے سے ڈرتے ہیں"..... لڑکی نے کہا۔

"نہیں۔ کمزور لوگوں کے سامنے میں شیر بن جاتا ہوں لیکن اگر میرے مقابلے پر کوئی طاقتور آ جائے تو پھر میں وہاں سے کھسک

لینے میں ہی عافیت سمجھتا ہوں"..... عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنسنا شروع ہو گئی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کی پر مزاح باتوں میں بے حد دلچسپی لے رہی ہو اور انجوائے کر رہی ہو۔ اس نے اپنی آنکھیں عمران کی آنکھوں میں ڈالیں اور پھر وہ عمران کو آئی کوڈ میں مخصوص رپورٹ دینے لگی۔

"میرے کمرے میں آ کر مجھ سے ملو"..... لڑکی نے آئی کوڈ میں کہا۔

"کب"..... عمران نے جواباً آئی کوڈ میں پوچھا۔

"آج رات بارہ بجے کے بعد"..... لڑکی نے کہا۔

"کیا وہ آئے گا"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ آئے گا اسی لئے تو میں تمہیں اپنے کمرے میں آنے کا کہہ رہی ہوں"..... لڑکی نے کہا۔

"کمرہ نمبر بتاؤ"..... عمران نے کہا۔

"تھرڈ فلور، روم نمبر تھرٹی"..... لڑکی نے کہا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ یوں منہ چلانے لگا جیسے جگالی کر رہا ہو۔

"کوئی اور بات"..... عمران نے پوچھا۔

"ارد گرد سے چوکنے رہو"..... لڑکی نے عمران کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہو۔ میں پوری طرح چوکنا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"یہ ذہن میں رکھنا کہ مخالف ٹیم کے افراد بھی یہاں موجود ہیں

اور وہ مسلح بھی ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ دس نیلے سوٹ والے دائیں طرف اور دس ہی سیاہ سوٹ والے بائیں طرف میزوں پر بیٹھے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی ہیں ہمارے مخالف جو کچھ بھی کر سکتے ہیں"۔ لڑکی نے کہا۔

"کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ فی الحال ان کی شناخت نہیں ہو سکی ہے"۔ لڑکی نے کہا

"تو پھر"...... عمران نے پوچھا۔

"خیر اللہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"مجھے کیسے علم ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"خیر اللہ معلومات حاصل کر لے پھر جب تم کمرے میں آؤ گے تو میں بتا دوں گی"...... لڑکی نے کہا۔

"اگر یہ خطرناک ہیں تو میں ان سب کا یہیں خاتمہ کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ جب تک معلومات حاصل نہ ہو جائیں ایسا کرنا ہم میں سے کسی کے بھی مفاد میں نہیں ہو گا"...... لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے سر ہلا دیا۔

"ان لوگوں کو اچھی طرح دیکھ لو ممکن ہے کہ واقعی ان کا خاتمہ

ہی کرنا پڑے"...... لڑکی نے کہا۔

"میں احمق ضرور ہوں لیکن میری یادداشت کمزور نہیں ہے اور میں چہرے دیکھ کر بھولا نہیں کرتا"...... عمران نے کہا۔

"گڈ۔ خیر اللہ کو میں ابھی تمہاری طرف بھیجوں گی"...... لڑکی نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"تم اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنا۔ اس دوران وہ تمہیں بریف کر دے گا"...... لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر ان نیلے اور کالے سوٹوں والے افراد کے تیور مجھے ٹھیک نظر نہیں آ رہے"...... عمران نے کہا۔

"پرواہ مت کرو ہال میں ہمارے آدمی بھی موجود ہیں اگر انہوں نے کوئی غلط حرکت کی تو ان کے خلاف فوراً ایکشن لیا جائے گا اور کسی کو زندہ نہیں چھوڑا جائے گا"...... لڑکی نے کہا۔

"دونوں کے درمیان میری تو چٹنی بن جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں نے اپنے آدمیوں کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ تم ہی وہ آدمی ہو جس سے مجھے ملنا ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ تمہاری یہ بات سن کر اب میرا ڈر قدرے کم ہو گیا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جواب میں لڑکی بھی مسکرا دی۔

"بے فکر رہو۔ اب وہ تمہاری حفاظت بھی کریں گے"...... لڑکی نے کہا۔

"تب تو میں اور زیادہ نڈر ہو جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ اب میں جا رہی ہوں"...... لڑکی نے کہا۔

"میں جبیر اللہ کو نہیں پہچانتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ حبشی ہے افریقی نیگرو"...... لڑکی نے کہا۔

"اس کی اور کوئی خاص نشانی"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے کانوں میں سنہری بالیاں ہیں جن میں سفید موتی جڑے ہوئے ہیں۔ یہی اس کی پہچان ہے"...... لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ بائی بائی"...... لڑکی نے کہا اور اٹھ کر ایک طرف بڑھتی چلی گئی۔ لڑکی یوں اٹھ کر گئی تھی جیسے وہ عمران کی باتوں سے بور ہو گئی ہو اور اس سے دور ہٹ کر بیٹھنا چاہتی ہو۔ پھر عمران نے اسے ہال کی آخری میز پر جا کر بیٹھتے دیکھا۔ اس کے جانے کے چند منٹ بعد عمران نے ایک سیاہ فام کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ سیاہ فام انتہائی لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم کا مالک تھا۔ وہ عمران کے پاس آیا اور پھر بلا تکلف اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر چند لمحے قبل وہ لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے کانوں میں سنہری بالیاں تھیں جن میں سفید موتی جھول رہے تھے۔ گویا یہ جبیر اللہ تھا لڑکی کا ساتھی۔ عمران نے اس کی طرف دیکھا

ہی تھا کہ وہ بول پڑا۔

"میں جبیر اللہ ہوں"...... جبیر اللہ نے کہا۔

"سیاہ فام ہو اور نام جبیر اللہ۔ تمہارا نام تو مسٹر بلیک یا بلیکی ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ اچھی نہیں ہے"...... جبیر اللہ نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے تمہارا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ تم جیسا سیاہ فام کوئی اچھی خبر نہیں لا سکتا۔ بہرحال تفصیل بتاؤ"۔ عمران نے کہا۔ دونوں قدیم لاطینی زبان میں بات کر رہے تھے۔ ان کی ارد گرد کی میزوں پر بیٹھے ہوئے افراد مقامی تھے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ وہ لوگ ان کی باتیں سن بھی لیں تو لاطینی زبان ان کے سروں پر سے گزر جائے گی۔

"نیلے اور کالے سوٹ والے دونوں مخالف پارٹیوں کے آدمی ہیں"...... جبیر اللہ نے سرگوشی میں کہا۔

"میں جانتا ہوں"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان کا پروگرام مادام کو اغوا کر کے لے جانے کا ہے اور وہ اس کام کے لئے تیار ہیں"...... جبیر اللہ نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر تمہارا کیا پروگرام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مادام کو اغوا کرنے والوں کو ہم انہی کے خون میں نہلا دیں گے"...... جبیر اللہ نے کہا لہجہ بے حد سرد اور سفاکی سے بھرپور تھا۔

"اپنے آدمیوں کو چوکنا کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں نے اشارہ دے دیا ہے"...... جیراللہ نے کہا۔

"شاید وہ کیٹ واک ختم ہونے کے بعد کچھ کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ممکن ہے پہلے ہی شروع ہو جائیں"...... جیراللہ نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس معاملے میں اب ہمارا کیا ایکشن ہونا چاہئے"...... عمران نے پوچھا۔

"جیسے ہی وہ لوگ حرکت میں آئیں گے ہمارے آدمی ان پر فائرنگ کر دیں گے اور سب کو ہلاک کر دیں گے"...... جیراللہ نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران چونک پڑا۔

"اس طرح بہت سے بے گناہ افراد بھی نشانہ بن جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اگر ہم یہاں موجود افراد کا خیال کریں گے تو میں اور میرے آدمی ایک لمحے میں لاشوں کا ڈھیر بن جائیں گے"...... جیراللہ نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جو بھی فیصلہ کرنا سوچ سمجھ کر کرنا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں ان لوگوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کر رہا ہوں۔ جیسے ہی مجھے ان کے بارے میں پتہ چلے گا کہ ان کا تعلق کس گروپ سے ہے تو میں اس کے بارے میں مادام کو بتا دوں گا اور

مادام کے ذریعے تمہیں علم ہو جائے گا"...... جیراللہ نے کہا۔

"کب تک ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لو گے تم"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ میں نے ان کی اسپائی کیمرے سے تصاویر حاصل کر کے سپیشل سیکشن پہنچا دی ہیں۔ جلد ہی سپیشل سیکشن سے ان کی رپورٹ مل جائے گی"...... جیراللہ نے خشک لہجے میں کہا۔

"اگر یہ میک اپ میں ہوئے تو"...... عمران نے کہا۔

"اسپائی کیمرے سے حاصل کی ہوئی تصاویر میک اپ کو خاطر میں نہیں لاتیں۔ بس ان کا سپیشل سیکشن میں ڈیٹا ہونا ضروری ہے اور مجھے یقین ہے کہ سپیشل سیکشن میں ان کا ڈیٹا ضرور مل جائے گا اور ڈیٹا ملتے ہی ان کے نام اور ان کے گروپ کا پتہ چل جائے گا اس کے بعد ہم فوراً ایکشن میں آ جائیں گے"...... جیراللہ نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے ایک سیاہ سوٹ والے کو اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف جاتے دیکھا۔

"شاید یہ کسی سے ہدایت لینے گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا ہی لگ رہا ہے۔ مادام کے سلسلے میں کوئی حرکت کرنے سے پہلے ان لوگوں کو بہت کچھ سوچنا پڑے گا"...... جیراللہ نے سرگوشی کرنے والے لہجے میں کہا۔

"یقیناً"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تم کام کی باتوں کی طرف آ جاؤ"...... جیراللہ نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"تمہاری رپورٹ کیا ہے"...... جیراللہ نے پوچھا۔

"میں اپنی رپورٹ تمہاری مادام کو ہی دوں گا۔ اس نے مجھے رات کو اپنے کمرے میں بلایا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں مادام کا رائٹ ہینڈ ہوں"...... جیراللہ نے کہا۔

"جانتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے باوجود ایسی بات کہہ رہے ہو"...... جیراللہ نے کہا۔

"تم جانتے ہو جیراللہ کہ تم مادام کے غلام ہو اور ان کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... جیراللہ نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ میں بھی تمہاری طرح سے کسی کا غلام ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو"...... جیراللہ منہ بناتے ہوئے کہا جیسے وہ عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکا ہو۔

"مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ رپورٹ مادام کے علاوہ کسی کو نہ دی جائے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"کیا رپورٹ تمہارے پاس ہے"...... جیراللہ نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"رپورٹ تحریری ہے یا فلم کی صورت میں"...... جیراللہ نے

پوچھا۔

"اس کا جواب بھی مادام ہی کو دیا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... جیراللہ نے غرا کر کہا۔

"تم اسے ذاتی مسئلہ نہ سمجھو جیراللہ۔ یہ بڑوں کی باتیں ہیں ہم تم تو ان کے غلام ہیں اور غلاموں کو سوچنے سمجھنے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ صرف حکم کی تعمیل کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ میں مادام کو کچھ بھی نہیں بتا سکوں گا اور بس احمقوں کی طرح مادام کے سامنے کھڑا رہوں گا"...... جیراللہ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں سوچتے"...... عمران نے کہا۔

"یہ میری انسلٹ ہے"...... جیراللہ نے غرا کر کہا۔

"ایک بات بتاؤ۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ مادام سلینا یہاں کس مشن پر اور کیوں آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں یہ نہیں بتا سکتا"...... جیراللہ نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ مادام کا حکم نہیں ہے"...... جیراللہ نے کہا۔

"تو میرے دوست جس طرح تم مادام کے حکم کے محتاج ہو اسی طرح میں بھی ہر معاملے میں اوپر والوں کا محتاج ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... جیر الڈ کے منہ سے نکلا۔

"غالباً اب بات تمہاری سمجھ میں آئی ہو گی"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جیر الڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"تمہاری اور مادام کی آج رات کی ملاقات طے ہے نا"۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جیر الڈ نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم عقبی راستے سے اوپر آؤ گے۔ میں نہیں چاہتا کہ مخالف پارٹی تمہیں اوپر جاتا دیکھے"...... جیر الڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے زائیں کی آواز کے ساتھ ایک سرخ انگارہ جیر الڈ کے سر کے قریب سے نکل گیا۔ عمران نے دائیں سمت دیکھا اور جیر الڈ کو پکڑ کر دھڑام سے نیچے گرا اس کے ساتھ ہی کئی شعلے ان کی میز کے اوپر سے گزر گئے اور فوراً ہی پے در پے کئی فائروں کی آوازیں ابھریں اور ایک چیخ ہال میں گونج اٹھی۔ بغیر سائیلنسر لگے ریوالور سے چند ہی فائر ہوئے تھے مگر ہال میں درجنوں بے آواز شعلے لپک رہے تھے اور بہت سے لوگ آواز نکالے بغیر ہی ڈھیر ہو چکے تھے عمران اور جیر الڈ فرش پر لیٹے ہوئے تھے اور ریوالور ان کے ہاتھوں میں تھے۔

"ہمیں نکل چلنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"لیٹے ہی لیٹے کھسکتے رہو"...... جیر الڈ نے کہا۔

"لوگوں کی بھیڑ میں وہ آسانی سے ہمیں نشانہ نہیں بنا سکیں گے

اس لئے اٹھو اور بھیڑ میں شامل ہو جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"نہیں میں دو چار کو ختم کئے بغیر یہاں سے نہیں نکلوں گا"۔ جیر الڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ حماقت ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"تم باہر جاؤ۔ میں اکیلا ہی ان سب پر بھاری ہوں۔ جاؤ تم جلدی"...... جیر الڈ نے کہا اور ایک طرف کھسکنے لگا عمران دوسری طرف کھسکنے لگا۔ چند قدم بعد ہی اس نے اپنے قریب کی ایک میز کی آڑ میں کالے سوٹ والے کی جھلک دیکھی مگر وہ عمران کی موجودگی سے آگاہ نہیں تھا۔

عمران اس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ہال میں فائروں کی تیز آوازیں گونجی اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا اور وہاں یکلخت تاریکی چھاتی چلی گئی۔ عمران کے لئے موقع اچھا تھا اس نے آگے بڑھ کر کالے سوٹ والے پر چھلانگ لگا دی۔ کالے سوٹ والا کسی سانپ ہی کی طرح پلٹا مگر عمران پر سبقت لے جانا اس کے بس کی بات نہ تھی۔ عمران نے اسے دبوچ کر اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ مسلی تو اس نے فوراً ہی ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیے۔ عمران نے اسے اٹھا کر فوراً کمر پر لادا اور ریمپ کی طرف بڑھا جہاں لڑکیاں کیٹ واک کر رہی تھی لیکن فائرنگ کی آواز سنتے ہی وہ پردے کے پیچھے بھاگ گئی تھیں۔ ہال میں اب بھی مختلف آوازیں گونج رہی تھیں مگر گہری تاریکی میں کوئی شعلہ نہیں چمک رہا

تھا۔ وہ میزوں سے بچتا ہوا ریمپ پر چڑھا اور اس پر دوڑتا ہوا سامنے موجود پردے کے عقب سے ہوتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس سے لڑکیاں کیٹ واک کے لئے آتی تھیں۔ وہاں گہری خاموشی طاری تھی۔

دروازے سے گزر کر عمران عقبی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کی دوسری طرف راہداری تھی۔ اس راہداری میں تاریکی اور گہری خاموشی تھی۔ عقبی دروازے سے وہ باہر ایک چھوٹی سی گلی میں نکلا اور پھر اس گلی میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک سمت سے دوڑنا شروع ہو گیا۔ بے ہوش کالے سوٹ والا اس کے کندھے پر لدا ہوا تھا۔ گلی سے نکل کر وہ گلی کے سامنے موجود پارک میں جا گھسا۔ ایک اوٹ میں پہنچ کر اس نے بڑی بے دردی سے کالے سوٹ والے کو گھاس پر پھینکا اور اس کے لباس کی تلاشی لینے لگا جو کچھ ملا اپنی جیبوں میں ٹھونسنے کے بعد وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ چند لمحوں کے بعد وہ کسمسایا اور پھر اٹھ بیٹھا اب وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو گھور رہا تھا۔ روشنی بہت دور عمران کے عقب میں ہو رہی تھی اس لئے عمران کی کمر پر روشنی کا عکس تھا مگر چہرہ تاریک تھا۔

''کک۔ کک کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... کالے سوٹ والے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''تم خود سمجھ سکتے ہو کہ میں کون ہو سکتا ہوں''...... عمران نے

بدلے ہوئے لہجے میں غرا کر کہا۔

''میں تو ہوٹل میں تھا تم مجھے یہاں اٹھا کر لائے ہو۔ کیوں''۔ کالے سوٹ والے نے غرا کر کہا۔

''ہاں۔ یہ زحمت میں نے ہی کی ہے اور تم دیکھنے میں تو نہیں لیکن ہو کافی بھاری۔ تمہارے بوجھ سے ابھی تک میرا کندھا درد کر رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ مگر تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو''...... کالے سوٹ والے نے پوچھا۔

''تمہارا اچار ڈالنے کے لئے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب''۔ کالے سوٹ والے نے الجھن زدہ لہجے میں کہا

''مطلب کے چکر میں مت پڑو۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو جو کچھ پوچھوں صاف صاف بتاتے رہو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''کیا پوچھنا چاہتے ہو''...... نیلے سوٹ والے نے کہا۔

''یہی کہ تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہونہہ۔ کیا تم نے مجھے جرائم پیشہ سمجھ رہے ہو۔ یا پھر میرا کسی کرمنل گروپ سے تعلق جوڑنے کی کوشش کر رہے ہو''...... کالے سوٹ والے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پیشہ ور ایجنٹوں اور جرائم پیشہ افراد کا چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے سمجھے۔ میرے سامنے زیادہ اداکاری کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو پوچھ رہا ہوں صرف اسی کا جواب دو ورنہ......'' عمران نے پہلے

سے بھی زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مگر......" اس نے کہنا چاہا تو اسی لمحے عمران کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے منہ پر پڑا اور وہ دوسری جانب الٹ گیا۔

"اگر مگر کی تو اسی جگہ دفن کر دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"پچھتاؤ گے تم اور یہ تھپڑ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا"...... کالے سوٹ والے نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گر گیا۔ ٹھیک اسی لمحے بہت سے دوڑتے قدموں کی چاپ سنائی دی اور عمران نے بڑھ کر کالے سوٹ والے کو دبوچا اور اس کی کنپٹی پر زوردار مکا مار دیا۔ ایک ہی ضرب میں کالے سوٹ والا ساکت ہو گیا۔ عمران اسے گھسیٹتا ہوا سامنے موجود جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا آنے والے قریب آتے چلے گئے جن کی تعداد کم و بیش دس بارہ تھی۔

عمران فوراً جھاڑیوں میں دبک گیا اور پھر وہ ان افراد کو دیکھنے لگا جو اس سے کچھ فاصلے پر آ کر رک گئے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور اور مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے۔ اندھیرے میں ان کے لباسوں کے رنگ دکھائی نہیں دے رہے تھے اس لئے عمران کو یہ اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ نیلے سوٹ والے ہیں یا پھر کالے سوٹ والے۔ تاریکی ہونے کی وجہ سے عمران ان کے چہرے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کیا رہا"...... ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"بڑی مشکل سے قابو میں آیا ہے چیف"...... ایک اور آدمی کی آواز سنائی دی۔

"مجھے امید تھی کہ تم اسے قابو کر لو گے۔ اسی لئے میں باہر نگرانی کر رہا تھا"...... اسی آواز نے کہا جسے ان لوگوں نے چیف کہا تھا۔

"اسے لے چلنا ہے"...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

"نہیں پوچھ گچھ کر کے ان دونوں کو اسی جگہ ختم کر دینا۔ انہیں اپنے ساتھ لے جا کر ہم نے کوئی مصیبت مول نہیں لینی"۔ چیف نے کہا۔

"دونوں کو۔ کیا مطلب"...... دوسرے آدمی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ خیر اللہ اور دوسرا وہ جس سے خیر اللہ باتیں کر رہا تھا"۔ چیف نے کہا۔

"مگر چیف۔ دوسرا ہاتھ نہیں آ سکا"...... اس نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیوں ہاتھ نہیں لگا وہ اور کہاں ہے وہ"...... اس کی بات سن کر چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"خیر اللہ کے علاوہ ہمیں اور کوئی نہیں ملا چیف"...... تیسرے آدمی نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ دوسرا کہاں گیا"...... چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"اندھیرا ہوتے ہی وہ غائب ہو گیا تھا چیف"...... کسی نے کہا۔

"احمقو۔ جیرالڈ کا میں کیا کروں گا تمہیں پہلے ہی کہا گیا تھا کہ وہ دوسرا زیادہ اہم ہے وہ نکلنے نہ پائے"...... چیف نے کہا۔ لہجہ خونخوار تھا۔

"چیف وہ دروازے سے نہیں نکلا ہمارے آدمی دروازے پر موجود تھے وہ نکلتا تو پکڑ لیا جاتا"...... کسی نے کہا۔

"اسے گولی تو نہیں لگ گئی"...... چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے چیف"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"ہال میں اب کون ہے"...... چیف نے غرا کر پوچھا۔

"جونز"...... کسی نے جواب دیا۔

"کال کر کے معلوم کرو کہ وہ مارا تو نہیں گیا"...... چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... ان میں سے ایک نے کہا پھر عمران نے ٹرانسمیٹر آپریٹ کئے جانے کی آواز سنی وہ جونز سے رابطہ کر رہے تھے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جونز بول رہا ہوں۔ اوور"...... فوراً ہی دوسری جانب سے آواز آئی۔

"جونز۔ چیف جاننا چاہتا ہے کہ وہ دوسرا آدمی ہال میں موجود ہے یا نہیں جو جیرالڈ سے باتیں کر رہا تھا۔ اوور"...... رابطہ کرنے والے نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہال خالی ہے۔ اوور"...... جونز کی آواز آئی۔

"مجھے دو ٹرانسمیٹر"...... چیف نے غرا کر کہا۔

"وہاں کتنی لاشیں ہیں۔ اوور"...... ایک لمحے کے بعد چیف نے غراتے ہوئے جونز سے پوچھا۔

"پندرہ لاشیں ہیں چیف۔ اس میں چار ہمارے آدمیوں کی لاشیں ہیں اور تین بلیک ہیڈ کے آدمیوں کی اس کے علاوہ باقی عام افراد کی لاشیں ہیں۔ اوور"...... جونز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان لاشوں میں جیرالڈ کے ساتھی کی لاش نہیں ہے۔ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"نو چیف۔ اوور"...... جونز نے کہا۔

"ایک بار پھر دیکھو جا کر۔ اوور"...... چیف نے غرا کر کہا۔

"میں نے اچھی طرح سے جائزہ لیا تھا چیف اور آپ کو اطلاع دینے باتھ روم میں آیا ہی تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ یہاں جیرالڈ کے ساتھی کی نہ لاش ہے اور نہ ہی وہ زخمی حالت میں کہیں موجود ہے۔ اوور"...... جونز نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو پھر وہ کہاں گیا۔ اوور"...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہمارا کوئی ساتھی انہیں لے گیا ہو۔ اوور"۔ جونز نے کہا۔

"نہیں وہ صرف جیرالڈ کو لا سکتے ہیں۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"لیکن چیف۔ میں نے اسے ہال سے باہر نکلتے ہوئے نہیں

دیکھا کیونکہ میں دروازے پر ہی کھڑا تھا۔ اوور"...... جوزف نے کہا۔

"اندھیرے میں اس کا نکل جانا کیا مشکل ہے نانسنس۔ اوور"۔ چیف نے غرا کر کہا۔

"نو چیف۔ اندھیرا ہوتے ہی میں نے ٹارچ روشن کر لی تھی اور فیشن شو ہال سے گزرنے والا ہر آدمی میری نگاہ میں رہا ہے۔ اوور"...... جوزف نے کہا۔

"تو پھر وہ کہاں چلا گیا۔ اوور"...... چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں تھا۔

"مم۔مم میں کیا کہوں چیف۔ اوور"...... جوزف کی ہکلاہٹ بھری آواز آئی۔

"چیف"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"کیا بات ہے"...... چیف کی غراہٹ ابھری۔

"کہیں ایسا تو نہیں جس طرح ہم وہاں سے جیراللہ کو اٹھا لائے ہیں اسی طرح بلیک ہیڈ کے افراد جیراللہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو اٹھا کر لے گئے ہوں"...... اسی آدمی نے کہا جس نے چیف کو مخاطب کیا تھا۔

"اگر ایسا ہوا ہے تو بہت برا ہوا ہے۔ اصل آدمی وہی ہے اور ہمیں اس کی ضرورت ہے"۔ چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا

"جیراللہ سے پوچھ گچھ کریں چیف"...... اسی آدمی نے کہا۔

"ہاں اسے ہوش میں لے آؤ"...... چیف کی آواز ابھری اور

پھر خاموشی چھا گئی چند لمحوں کے بعد جیراللہ کی کراہ سنائی دی پھر ایسا لگا جیسے وہ آپس میں لڑ پڑے ہوں دھینگا مشتی اور اٹھا پٹخ کی آوازیں ابھریں تھیں۔

"بس مسٹر جیراللہ سیدھے ہو جاؤ۔ ورنہ کھوپڑی کے ٹکڑے اڑ جائیں گے"...... چیف کی غراہٹ ابھری۔

"کون ہو تم"...... جیراللہ نے بھی جواباً غرا کر کہا۔

"اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو گے تو ہم تمہارے دوست ثابت ہوں گے اور اگر تم نے حماقت کا ثبوت دیا اور ہم سے تعاون کرنے سے انکار کیا تو پھر ہم تمہارے دشمن ثابت ہوں گے۔ انتہائی بھیانک اور خوفناک دشمن"...... چیف نے کہا۔

"کیا چاہتے ہو"...... جیراللہ نے پوچھا۔

"تمہارا ساتھی کہاں ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"کون سا ساتھی"...... جیراللہ نے غرا کر پوچھا۔

"وہی جس سے تم میز پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے"...... چیف نے کہا۔

"وہ میرا ساتھی نہیں ہے"...... جیراللہ نے غرا کر کہا۔

"پھر کون تھا وہ جس سے تم باتیں کر رہے تھے"...... چیف نے پوچھا۔

"مادام کا ایک شیدائی وہ مجھ سے مادام کے لئے بات کر رہا تھا"...... جیراللہ نے کہا۔

''اور تم اس سے مادام کا سودا کر رہے تھے کیوں''...... چیف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مادام نے اسے پسند کیا تھا مگر وہ احمق مادام کی اہمیت نہیں سمجھ رہا تھا اور صرف بیس ہزار ڈالر دینا چاہتا تھا''...... جیر اللہ نے کہا۔

''اور تم پچاس ہزار مانگ رہے تھے کیوں ٹھیک ہے نا''۔ چیف نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم ہماری ٹوہ میں تھے اور ساری گفتگو بغور سن رہے تھے''...... جیر اللہ نے غرا کر کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لو اگر زندگی چاہتے ہو تو اس کا پتہ بتا دو کہ وہ کہاں مل سکے گا''...... چیف نے کہا۔ لہجہ میں سے غراہٹ کم نہیں ہوئی تھی وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے غرا غرا کر بات کر رہے تھے۔

''کیا۔ ابھی میں نے کیا بتایا ہے''...... جیر اللہ نے کہا۔

''وہ سب جھوٹ ہے۔ اصل بات بتاؤ''...... چیف نے کہا۔

''اچھا''...... جیر اللہ نے کہا لہجہ طنزیہ تھا۔

''ہاں اور ہم تمہاری وہ ساری گفتگو بھی سنتے رہے ہیں جو تم سرگوشی بھرے لہجے میں کر رہے تھے''...... چیف نے کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ یہ بات کہتے ہوئے چیف کے لہجے میں کھوکھلا پن تھا جیسے وہ اندھیرے میں تیر چلانے کی کوشش کر رہا ہو۔

''اپنے کانوں کا علاج کراؤ۔ میری اس کے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی سوائے اس کے جو میں پہلے ہی تم جیسے نانسنس کو بتا چکا ہوں''...... جیر اللہ نے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور چیف کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا۔

''اس قسم کی باتوں سے مجھے غصہ نہیں آیا کرتا مسٹر جیر اللہ''۔ چیف نے ہنستے ہوئے کہا۔

''نانسنسوں کو غصہ آتا ہی کب ہے''...... جیر اللہ نے غرا کر کہا۔

''بکو مت اور بتاؤ کہ وہ کہاں ملے گا''...... چیف نے کہا۔

''کون''...... جیر اللہ نے ہنس کر کہا۔

''وہی جو تمہاری مادام کے لئے بہت دور سے رپورٹ لے کر آیا تھا''...... چیف نے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... جیر اللہ نے حیرت سے کہا۔

''وہی جو حقیقت ہے۔ تمہاری مادام اس سے مل کر رپورٹ حاصل کرنا چاہتی ہے جو وہ خاص طور پر لایا ہے''...... چیف نے کہا۔

''یہ سب جھوٹ ہے''...... جیر اللہ نے غرا کر کہا۔

''لگتا ہے لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے۔ ٹھیک ہے اب مجھے تمہاری زبان کھلوانے کے لئے دوسرا ہی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا''...... چیف نے غرا کر کہا۔

"دوسرا، تیسرا یا جو بھی چاہو طریقہ استعمال کر لو لیکن میرا وہی جواب ہو گا جو میں دے چکا ہوں"...... جیراللہ نے کہا۔

"مارٹی"...... چیف نے اپنے کسی ساتھی کو پکارا۔

"یس چیف"...... ایک شخص کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"خنجر سے اس کے جسم کی بوٹی بوٹی کر دو"...... چیف نے غرا کر کہا۔

"یس چیف"...... مارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چاقو کھلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"بتا رہے ہو یا اپنے جسم کی بوٹیاں کرانی ہیں"...... چیف نے ایک بار پھر جیراللہ سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے ہال میں اس کے ساتھ دیکھا تھا نا"...... جیراللہ نے کہا۔

"ہاں اور اسی لئے تم سے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں"...... چیف نے کہا۔

"ہال ہی سے تم مجھے بیہوش کر کے لائے ہو۔ کیوں"۔ جیراللہ نے کہا۔

"یہ سب ٹھیک ہے مگر......" چیف نے کہنا چاہا۔

"مگر یہ کہ جب ہال میں وہ میرے ساتھ تھا اور تم مجھے ہال سے اٹھا لائے ہو تو میں کس طرح بتا سکتا ہوں کہ وہ تمہیں کب کہاں اور کس جگہ مل سکتا ہے۔ بولو"...... جیراللہ نے چیف کی بات

کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"پہیلیاں مت بجھواؤ۔ جو کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔ میں الجھی ہوئی باتیں سننا پسند نہیں کرتا"...... چیف نے کہا۔

"میں پہیلیاں نہیں بجھوا رہا۔ تمہاری غلط فہمی دور کرنا چاہتا ہوں اسے پکڑنا ہے تو ہال میں تلاش کرو"...... جیراللہ نے کہا۔

"وہ ہال میں نہیں ہے"...... چیف نے کہا۔

"پھر میں کیا بتا سکتا ہوں"...... جیراللہ نے کہا۔

"تمہیں اس کا ٹھکانہ ضرور معلوم ہو گا"...... چیف نے کہا۔

"اس سے ملاقات ابھی اور اسی میز پر ہوئی تھی جہاں تم نے مجھے اس کے ساتھ دیکھا تھا"...... جیراللہ نے غرا کر کہا۔

"یہ ملاقات پہلی تھی تو اس سے رابطہ کیسے ہوا تھا"...... چیف نے پوچھا۔

"فون پر اس سے ملاقات طے ہوئی تھی"...... جیراللہ نے جواب دیا۔

"وہ کیا رپورٹ لے کر آیا تھا"...... چیف نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس کا کہنا یہی تھا کہ وہ رپورٹ کا متن صرف مادام ہی کو بتائے گا کسی اور کو نہیں"...... جیراللہ نے کہا۔

"وہ ہمیں کہیں بھی نہیں ملا اور ہم اسے ہر صورت میں ٹریس کرنا چاہتے ہیں خواہ تمہاری بوٹیاں ہی کیوں نہ کرنا پڑیں"...... چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میری بوٹیوں سے بھی اس کا پتہ نہیں ملے گا اور وہ اس لئے کہ میں اس کے پتے سے واقف ہی نہیں ہوں''...... جیرالڈ نے بھی جواباً غرا کر کہا۔

''یہ ایسے نہیں مانے گا''...... چیف نے کہا۔

''تمہارے علاوہ وہاں دوسری پارٹی بھی تو موجود تھی''۔ جیرالڈ نے جلدی سے کہا۔

''ہاں بلیک ہیڈ کے گروہ کے افراد موجود تھے وہاں''...... چیف نے کہا۔

''تو تم بلیو برڈ سے تعلق رکھتے ہو''...... جیرالڈ نے غرا کر کہا۔

''اوہ''...... چیف کے منہ سے نکلا۔ ایسا لگا تھا کہ جیسے اس سے زبردست غلطی سرزد ہو گئی ہو۔ وہ ہونٹ کاٹنے لگا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے بلیک ہیڈ گروپ کے لوگ لے گئے ہوں''...... جیرالڈ نے پھر کہا۔

''شاید''...... چیف نے کہا۔

''تو پھر مجھ سے پوچھنے کی بجائے تم بلیک ہیڈ کے افراد سے اس سلسلے میں بات کرو''...... جیرالڈ نے کہا۔

''تم احمق ہو۔ اس احمق کو بے ہوش کر دو مارٹی۔ جلدی کرو''...... چیف نے پہلے جیرالڈ سے اور پھر اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بے ہوش کر کے مارنے سے بہتر ہے کہ ہوش میں......''

جیرالڈ نے کہنا چاہا تھا۔

''مار ڈالنے کے لئے ایک گولی کافی ہوتی ہے جیرالڈ اور میں تم پر اپنی گولی ضائع نہیں کرنا چاہتا''...... چیف نے جیرالڈ کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا چاہتے ہو تم''...... جیرالڈ نے غرا کر کہا۔

''تمہیں زندہ چھوڑ جائیں گے کیونکہ تمہاری موت سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہے''...... چیف نے کہا تو جیرالڈ غرا کر رہ گیا اس کے ساتھ ہی عمران نے جیرالڈ کی کراہ سنی تھی پھر جیرالڈ کی دوسری کراہ سنائی دی اور ایک انسانی جسم گھاس پر گرا۔

''اب کیا حکم ہے چیف''...... عمران نے مارٹی کو کہتے سنا۔

''اسے یہاں پڑا رہنے دو اور واپس جاؤ اور معلوم کرو کہ وہ بلیک ہیڈ کے قبضے میں ہے یا نہیں''...... چیف نے کہا۔

''ٹھیک ہے چیف''...... مارٹی نامی آدمی نے کہا۔

''وہ بہت اہم ہے اس لئے ہر قیمت پر اسے حاصل کرنا ہے''۔ چیف نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ اگر وہ بلیک ہیڈ کے قبضے میں ہے تو ہم اسے حاصل کر لیں گے چیف''...... عمران نے مارٹی کو کہتے سنا تو اس کے لبوں پر بے اختیار طنز آمیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

لڑکی نے کمرے میں داخل ہو کر اطمینان کا سانس لیا تھا پھر اس نے دروازہ لاک کیا اور سائیڈ دیوار کے پاس پڑی ہوئی ایک فولادی الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ الماری کھول کر اس نے اپنا ہینڈ بیگ نکالا اور پلٹ کر بیڈ کی طرف بڑھی اور بیڈ پر بیٹھ کر اس نے ہینڈ بیگ کو الٹا کیا اور ہینڈ بیگ کے اوپر والے فریم کو ٹٹولنے لگی۔ پھر ہلکی سی کھٹ کی آواز سنائی دی اور ہینڈ بیگ کے فریم کا نچلا حصہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ کھل جانے والے حصے میں ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ مادام ایس کالنگ۔ ہیلو۔ ہیلو۔ اوور''...... اس نے ٹرانسمیٹر آپریٹ کر کے دوسری طرف مسلسل کال دینی شروع کر دی۔

''یس۔ میجر ٹاڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور''......چند لمحوں کے بعد ہی

جواب میں ٹرانسمیٹر سے انتہائی سرد اور کرخت آواز ابھری۔

''مادام سلینا بول رہی ہو چیف۔ کافرستان سے۔ اوور''۔ لڑکی نے کہا۔

''کوڈ۔ اوور''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''آپریشن اَپ ڈاؤن۔ اوور''......لڑکی نے مودبانہ لہجے میں کہا جس نے اپنا نام مادام سلینا بتایا تھا۔

''کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کرخت آواز میں پوچھا۔

''اس سے ملاقات کا وقت طے ہو گیا تھا اور وہ مقررہ وقت پر فیشن شو ہال میں بھی پہنچ گیا تھا۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''پھر۔ اوور''......میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''میں نے کیٹ واک کے دوران اس سے بات کر لی تھی اور اسے بتا دیا تھا کہ وہ آج ہی رات مجھے یہاں کمرے میں ملے۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''گڈ۔ پھر کیا کہا اس نے۔ اوور''...... میجر ٹاڈ کی کرخت آواز آئی۔

''اس نے مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا ہے چیف۔ لیکن کیٹ واک ختم ہونے سے پہلے ٹھیک اس وقت جبکہ جیراللہ اس کی میز پر پہنچ کر اس سے گفتگو کر رہا تھا اچانک فائرنگ شروع ہو گئی۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کیا مطلب۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''بلیو برڈ اور بلیک ہیڈ والے وہاں موجود تھے چیف۔ ان لوگوں نے ہی فائرنگ شروع کی تھی۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہونہہ۔ رزلٹ کیا رہا۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''بہت سے افراد مارے جا چکے ہیں۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''میں نے پوچھا ہے رزلٹ کیا رہا کیا جیراللہ اس سے رپورٹ لینے میں کامیاب رہا یا نہیں۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''رپورٹ وہ مجھے کمرے میں آ کر دیتا میں نے جیراللہ کو دوسرے مقصد کے لئے اس کے پاس بھیجا تھا اور وہ اس سے گفتگو مکمل کرنے سے پہلے ہی فائرنگ کی زد میں آ گیا تھا۔ اوور''۔ مادام سلینا نے کہا۔

''تو کیا جیراللہ ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''نو چیف اس کی لاش نہیں مل سکی البتہ وہ اور رپورٹر دونوں ہی غائب ہیں ان میں سے کسی کا پتہ نہیں ہے نجانے دونوں کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کہیں جیراللہ اسے ساتھ تو نہیں لے گیا۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''نو چیف۔ اگر وہ اسے ساتھ لے جاتا تو مجھے کال کر کے ضرور

مطلع کر دیتا۔ اوور''...... مادام سلینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ کہاں گئے ہیں دونوں۔ اوور''۔ میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''میرا خیال یہ ہے کہ ان دونوں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور''۔ مادام سلینا نے کہا۔

''اوہ۔ اس خیال کی وجہ۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے چونک کر پوچھا۔

''ہال میں موجود ایک ویٹر نے بتایا ہے کہ کچھ لوگ عقبی راستے سے باہر گئے ہیں اور انہوں نے دو افراد کی لاشیں کاندھوں پر اٹھا رکھی تھیں۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ جیراللہ اور رپورٹر ہو سکتے ہیں۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ اگر ان کا مقصد لاشیں ہی لے جانا ہوتا تو اپنے باقی ساتھیوں کی لاشیں وہ وہاں کیوں چھوڑ جاتے۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ کیا اس ویٹر نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ ان دونوں کو کون لے گیا ہے بلیو برڈ گروپ یا بلیک ہیڈ گروپ۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''بلیو برڈ یا بلیک ہیڈ میں سے کون ان کو لے گیا ہے یہ مجھے معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ اندھیرے میں ویٹر ان کے لباسوں کے

رنگ نہیں دیکھ سکا تھا۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اسے تلاش کرنا بے حد ضروری ہے مادام سلینا۔ اصل رپورٹ اس کے پاس ہے اگر وہ نہ ملا تو ہمارے مشن کو نقصان پہنچے گا اور ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اس لئے اسے ہر حال میں ڈھونڈو چاہے اس کے لئے تمہیں کافرستان میں قتل عام ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ اوور''...... دوسری جانب سے میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ اگر وہ زندہ ہے تو میں اسے ہر صورت میں تلاش کر لوں گی۔ میں ابھی اپنے آدمی اس کام پر لگا دیتی ہوں۔ وہ جلد ہی معلوم کر لیں گے کہ وہ دونوں کس کے قبضے میں ہیں۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ویسے مجھے طریقہ کار پر اختلاف ہے چیف۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کس طریقہ کار پر۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''رپورٹر سے ملنے کے لئے کوئی اور طریقہ اختیار کیا جانا چاہئے تھا اس طرح وہ محفوظ رہتا۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اس طریقہ پر اختلاف رائے سے بہتر ہے کہ ہم یہ سوچیں کہ یہ بات لیک آؤٹ کیسے ہوئی۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''لیک آؤٹ وہاں سے ہوئی ہو گی جہاں سے رپورٹر آیا ہے۔ کیونکہ اس نے آج ہی کال کی تھی اور اس کے چند گھنٹے بعد ہی یہ

ہنگامہ شروع ہو گیا۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''شاید۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''میرے لئے کیا حکم ہے۔ اوور''...... مادام سلینا نے پوچھا۔

''رپورٹر اور جیرالڈ کی بازیابی تک دوسری ساری مصروفیت ترک کر دو۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ مگر اس طرح ہماری کمزوری ان لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی اور وہ بڑھ چڑھ کر ہمارے مقابلے پر آئیں گے۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ اس طرح ان لوگوں سے نمٹنے میں آسانی رہے گی۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''جو حکم چیف۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ان لوگوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملتے ہی فوراً کال کرنا۔ اوور''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اوکے چیف۔ اوور''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اوور اینڈ آل''...... دوسری جانب سے کہا گیا اور رابطہ منقطع ہو گیا۔ مادام سلینا نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے بند کر کے ہینڈ بیگ سیدھا کیا اور مڑی ہی تھی کہ چونک پڑی اس کی آنکھیں حیرت سے اس سیاہ سوٹ والے پر جم گئیں جو اس سے چار قدم کے فاصلے پر کھڑا اسے گھور رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں پر سیاہ دستانے آنکھوں پر تاریک شیشوں والی عینک تھی۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔ وہ

خالی ہاتھ تھا لیکن اس کے باوجود اسے دیکھ کر مادام سلینا کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"بلیک ہیڈ"...... مادام سلینا کے منہ سے سرسراتے الفاظ نکلے۔

"ہاں"...... سیاہ سوٹ والے نے غرا کر کہا۔

"یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"کیا چاہتا ہوں یہی میں بھی سوچ رہا ہوں"...... بلیک ہیڈ نے تمسخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب"...... مادام سلینا نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ اگر میں نے تمہاری لاعلمی میں میجر ٹاڈ سے ہونے والی تمہاری گفتگو نہ سنی ہوتی تو میں جیرالڈ اور رپورٹر کے بارے میں جاننے کے لئے تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر دیتا"۔ بلیک ہیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے ہماری ساری باتیں سن لی ہیں"...... مادام سلینا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

"ہاں اور اگر نہ سنتا تو میں تمہاری اس بات پر کبھی یقین نہ کرتا کہ تم رپورٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی مگر اب......" بلیک ہیڈ کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر اب کیا"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"رپورٹر اور تمہارا باڈی گارڈ جیرالڈ دونوں شاید بلیو برڈ گروپ کے قبضے میں ہیں"...... بلیک ہیڈ نے کہا۔

"مجھے اس کا یقین ہے کہ وہی ان دونوں کو اغوا کر کے لے گئے ہیں"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ان سے ہم ان دونوں کو چھڑا لیں گے مگر......" بلیک ہیڈ نے کہا۔

"مگر کیا۔ تم رک کیوں جاتے ہو"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"مگر یہ کہ ان کو برآمد کرنے سے پہلے تم ہمیں بتاؤ گی کہ اس رپورٹر نے تمہیں کیا بتایا ہے"...... اس نے غرا کر کہا۔

"کچھ بھی نہیں اور یہ بات تم میری اور چیف کی گفتگو سن کر بھی جان چکے ہو کہ وہ آج رات یہاں آ کر رپورٹ دیتا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"چلو یہی بتا دو کہ رپورٹ کس قسم کی ہے"...... بلیک ہیڈ نے پوچھا۔

"اس بارے میں معلوم ہوتا تو پھر باقی کیا رہ جاتا اور میں اس سے اتنے پیچیدہ طریقے سے ملاقات کیوں کرتی"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ناممکن ہے رپورٹ کے بارے میں معلوم ہوئے بغیر تم لوگ اس سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے تھے"...... بلیک ہیڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''اس سلسلے میں اگر کچھ معلوم ہوگا تو وہ چیف کو ہوگا۔ مجھے اس سلسلے میں کچھ علم نہیں ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم آسانی سے کچھ نہیں بتاؤ گی''۔ بلیک ہیڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

''تم احمق ہو''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کیا مطلب''...... وہ غرایا۔

''مطلب یہ کہ جب رپورٹر سے تفصیلی بات ہی نہیں ہوئی تو مجھے کسی بات کا یا اس کی لائی ہوئی رپورٹ کا علم کیسے ہو سکتا ہے''۔ مادام سلینا نے کہا۔

''ننھی بچی ہو اور میں ننھی بچیوں سے اپنے مطلب کی باتیں معلوم کرنے کا گر بخوبی جانتا ہوں''...... بلیک ہیڈ نے ہنس کر کہا۔

''ہونہہ۔ اب تک میں تمہارا لحاظ کر رہی تھی لیکن اب......'' مادام سلینا نے غراتے ہوئے کہا۔

''لیکن اب کیا''...... وہ غرایا۔

''اگر ایک منٹ کے اندر اندر تم یہاں سے چلے نہ گئے تو میں تمہارا اس قدر بھیانک حشر کروں گی کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ایسا اس لئے کہہ رہی ہو کہ میں خالی ہاتھ ہوں''...... بلیک ہیڈ نے مسکرا کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اور میرے ہاتھ میں تو توپ ہے نا جس سے تمہیں نشانہ بنا

رکھا ہے''...... مادام سلینا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ''...... بلیک ہیڈ نے ہنکارہ بھرا اور پھر اس طرح جھکا جیسے مادام سلینا پر جھپٹنا چاہتا ہو پھر جیسے ہی مادام سلینا نے پینترا بدلا اس نے مادام سلینا پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن اگر وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ مادام سلینا کو ڈاج دینے میں کامیاب رہا ہے تو یہ اس کی بھول تھی مادام سلینا اس سے زیادہ چوکنی تھی۔

جیسے ہی وہ مادام سلینا کی طرف آیا مادام سلینا کا مکا اس کے منہ پر پڑا۔ وہ لڑکھڑایا ہی تھا کہ مادام سلینا تیزی سے گھومی اور اس کی بائیں ٹانگ قوس بناتی ہوئی کسی بھاری ہتھوڑے کی طرح اس کے جبڑے پر پڑی اور وہ الٹ کر دور جا گرا پھر اٹھنا ہی چاہ رہا تھا کہ مادام سلینا نے جمپ لگائی اور ہوا میں قلابازی کھاتی ہوئی بلیک ہیڈ کی کمر پر کود گئی اور وہ ایک بار پھر زمین بوس ہوتا چلا گیا۔ اس کا فرش سے بری طرح ٹکرایا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا دماغ جھنجھنا اٹھا پھر وہ سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ مادام سلینا کی لاتیں اس کے جسم پر پڑنے لگیں اور کمرہ اس کی کراہوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ وہ خود کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن مادام سلینا تو جیسے چھلاوہ بنی ہوئی تھی وہ اسے سنبھلنے کا کوئی موقع ہی نہ دے رہی تھی اور اس کے ہاتھ پاؤں مشینی انداز میں چل رہے تھے جس کے نتیجے میں بلیک ہیڈ اچھل اچھل کر گر رہا تھا۔ مادام سلینا نے اچانک اس کے پہلو پر مخصوص انداز میں ٹانگ ماری تو بلیک ہیڈ ہوا میں

اٹھ گیا۔ جیسے ہی وہ ہوا میں اٹھا اسی لمحے مادام سلینا کی ٹانگ ایک بار پھر اس کے پہلو پر پڑی۔ اس بار بلیک ہیڈ ہوا میں رول ہوتا ہوا پوری قوت سے سامنے دیوار سے ٹکرایا اور پھر دھڑام سے نیچے آ گرا۔ اس کے حلق سے تیز چیخ کی آواز نکلی تھی۔

"اب بتاؤ بلیک ہیڈ۔ تمہاری طبیعت صاف ہوئی یا نہیں"۔ مادام سلینا نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا"...... بلیک ہیڈ نے سر اٹھا کر اس کی طرف انتہائی نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی وہ اچھلا اور اس نے مادام سلینا پر حملہ کر دیا۔ مادام سلینا نے چھلانگ لگا کر اس کے حملے سے بچنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے بلیک ہیڈ زمین پر گرا اور وہ کمر کے بل فرش پر گھوم گیا۔ دوسرے لمحے اس کی دونوں ٹانگیں ایک ساتھ چلیں اور مادام سلینا کے گھٹنے سے ٹکرائیں اور اس نے جھٹکے سے گھٹنوں پر ضرب لگا کر مادام سلینا کو پیچھے دھکیل دیا۔ مادام سلینا لڑکھڑاتی ہوئی کئی فٹ تک پیچھے ہٹتی چلی گئی تھی۔ بلیک ہیڈ کے لئے جیسے اتنا ہی وقفہ کافی تھا وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ نہ صرف وہ کھڑا ہو گیا بلکہ تیزی سے اس نے آگے بڑھ کر مادام سلینا کی طرف چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس نے مادام سلینا کو زور دار فلائنگ کک مار دی۔ مادام سلینا کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ تقریباً اڑتی ہوئی پیچھے موجود بیڈ پر جا گری اور فوم کے گدے نے اسے

اچھال کر دوسری طرف پھینک دیا۔ فلائنگ کک مارتے ہی بلیک ہیڈ کا جسم گھوما اور وہ جیسے ہی فرش پر اپنے پیروں پر آیا اس نے پوری قوت سے بیڈ کی طرف چھلانگ لگا دی۔ دوسرے ہی لمحے وہ بھی فوم کے گدے پر گرا اور اچھل کر قلابازی کھاتا ہوا فرش سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی مادام سلینا پر جا پڑا۔

مادام سلینا پر گرتے ہی اس نے کوشش کی تھی کہ مادام سلینا کو دبوچ لے مگر مادام سلینا مچھلی کی طرح تڑپ کر پلٹی اور اس کی گرفت سے نکل گئی۔ گرفت سے نکلتے ہی اس نے پلٹ کر بلیک ہیڈ کے منہ پر لات مارنے کی کوشش کی لیکن۔ بلیک ہیڈ نے فوراً دونوں ہتھیلیاں آگے کر کے مادام سلینا کی لات روکی اور مادام سلینا کے پیر کا پنجہ پکڑ کر بری طرح موڑ دیا اور پنجہ پکڑے پکڑے اس نے قلابازی کھائی اور دوسرے ہی لمحے مادام سلینا اچھلی اور اس کے سر پر سے گزر کر دیوار سے جا ٹکرائی۔ مادام سلینا کے حلق سے نکلنے والی چیخ بڑی زور دار تھی۔ دوسرے ہی لمحے وہ آگے بڑھا اور مادام سلینا کو جھپٹ کر کسی ننھی سی بچی کی طرح اٹھایا اور گھما کر ایک بار پھر بیڈ پر پھینک دیا۔ مادام سلینا بیڈ سے اچھل کر دیوار سے ٹکرائی اور پھر وہ نیچے آ گری۔ اس کا چہرہ تکلیف سے بگڑا ہوا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکی۔ بلیک ہیڈ نے مخصوص حربے استعمال کر کے اس کے سارے کس بل نکال دیئے تھے۔ بلیک ہیڈ غراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے مادام سلینا کے

قریب آ کر جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر چمک رہا تھا۔

''تیار ہو جاؤ مادام سلینا۔ میں سب سے پہلے تمہاری ناک کاٹوں گا''...... بلیک ہیڈ نے جھک کر مادام سلینا کی گردن پکڑ کر اسے اچھال کر بیڈ پر ڈالا اور خنجر اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تم ایسا نہیں کر سکتے''...... مادام سلینا نے کہا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

''مجھے کون روکے گا''...... وہ غرایا۔

''اگر تم نے مجھے نقصان پہنچایا تو میرے ساتھی تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''تمہیں اذیت ناک موت دینے کے بعد تمہارے ساتھیوں سے بھی نمٹ لیا جائے گا''...... بلیک ہیڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... مادام سلینا اس کی گرفت میں بری طرح تڑپی تھی مگر بلیک ہیڈ نے اس طرح اس کی گردن دبوچ رکھی تھی کہ وہ کسمسانے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکی اور بے بسی سے اسے گھورنے لگی۔

''اگر تم اپنا یہ حسین چہرہ میرے ہاتھوں داغدار کرا کر بدصورت نہیں بننا چاہتی تو جو میں جاننا چاہتا ہوں وہ بتا دو''...... بلیک ہیڈ نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں رپورٹ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ رپورٹر کا نام کیا ہے اور وہ آیا کہاں سے ہے''...... بلیک ہیڈ نے سرد لہجے میں پوچھا۔

''مجھے اس کا نام نہیں معلوم اور نہ ہی میں یہ جانتی ہوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ اس کے بارے میں صرف چیف ہی جانتا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر تم خود ہی بتا دو کہ تم اس کے بارے میں کیا جانتی ہو''...... بلیک ہیڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے صرف اس سے ملاقات کا حکم ملا تھا اور میں نے بتائے ہوئے طریقے پر اس سے ملاقات کرنی تھی''...... مادام سلینا نے بے بسی سے کہا۔

''ہونہہ۔ اور کچھ''...... بلیک ہیڈ نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ اور کچھ بھی نہیں۔ ملاقات کا منظر تمہارے اور بلیو برڈ گروپ کے آدمیوں نے اچھی طرح سے دیکھا ہے چاہو تو ان سے''...... مادام سلینا نے کہنا چاہا۔

''میں خود ہال میں موجود تھا''...... بلیک ہیڈ نے مادام سلینا کی بات کاٹ کر کہا۔

''پھر میری باتوں پر تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا''...... مادام سلینا نے کہا۔

"اس لئے کہ تم مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہی ہو"...... بلیک ہیڈ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاج۔ کیا مطلب"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"اگر تم اس کے بارے میں لاعلم ہوتی تو تم اس سے کبھی نہ ملتی۔ میجر ناڈ نے تمہیں اس کے بارے میں کوئی تو بریفنگ دی ہو گی کہ وہ کون ہے اور کس قسم کا پیغام لایا ہے"...... بلیک ہیڈ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یقین کرو ایسا ہی ہے میں واقعی رپورٹ کی نوعیت سے قطعی ناواقف ہوں اور اس سے بھی کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ہونہہ۔ نکٹی مادام سلینا کیسی لگے گی"...... بلیک ہیڈ نے غرا کر کہا اور خنجر کی نوک مادام سلینا کے چہرے کی طرف بڑھا دی۔

"کیا تم اب بھی میری باتوں کو جھوٹ سمجھ رہے ہو"...... مادام سلینا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے صرف رپورٹ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیا ہے اور کس کی طرف سے ہے ورنہ......" بلیک ہیڈ نے خنجر مادام سلینا کی ناک کے قریب کر دیا چمکدار خنجر پر پڑنے والی روشنی منعکس ہو کر مادام سلینا کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی اور اس کا چہرہ خوف سے زرد ہونے لگا تھا۔ وہ انتہائی خوف بھری نظروں سے خنجر کو دیکھ رہی تھی جس کی نوک آہستہ آہستہ آگے آ رہی تھی اور پھر جیسے ہی مادام سلینا

کی ناک سے خنجر کی نوک لگی تو نہ چاہتے ہوئے بھی مادام سلینا کے حلق سے خوف بھری چیخ نکل گئی۔

"تمہاری ناک ابھی سلامت ہے مادام سلینا۔ میں تمہیں لاسٹ وارننگ دے رہا ہوں۔ اس کے بارے میں جو کچھ جانتی ہو بتا دو ورنہ......" بلیک ہیڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ کچھ بھی نہیں"...... مادام سلینا نے کہا تو اسی لمحے بلیک ہیڈ کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کمرہ یکلخت تیز انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

چند لمحوں کے بعد وہ پارک خالی ہو گیا۔ وہ لوگ ایک ایک کر کے وہاں سے جا چکے تھے عمران اپنے شکار کو دبوچے اب بھی اسی جگہ موجود تھا۔ مزید پانچ منٹ گزر گئے اور جب وہاں مزید کوئی آہٹ سنائی نہ دی تو وہ اپنے شکار کو چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران کو یقین تھا کہ اس کا شکار جلد ہوش میں نہیں آئے گا۔ اپنے شکار سے دو قدم آگے بڑھنے کے بعد اس نے جیب ٹٹولی اور پنسل ٹارچ نکال کر روشن کر لی۔ اب وہ ٹارچ کی روشنی میں اردگرد کا جائزہ لے رہا تھا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ لوگ جیرالڈ کو وہیں چھوڑ گئے تھے یا اپنے ساتھ لے گئے تھے۔

جیرالڈ وہاں موجود تھا لیکن وہ زخمی حالت میں اور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران فوراً اس کے پاس آیا اور وہ اس پر جھک گیا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔ جیرالڈ زندہ تھا۔ اس کا سانس چل رہا تھا۔ سانس لینے کے انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ اس کی بے ہوشی جلد ختم

ہونے والی نہیں ہے۔ اس نے ٹارچ آف کی اور جیرالڈ کے لباس کی تلاشی لینے لگا مگر اس کی جیبیں خالی تھیں۔ وہ لوگ پہلے ہی ہر چیز نکال کر لے گئے تھے۔ عمران کھڑا ہوا اور اس نے پارک کا جائزہ لیا پھر آس پاس کسی کی موجودگی محسوس نہ کر کے وہ اپنے شکار کی طرف پلٹا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا کچھ دیر ناک اور منہ دباتے ہی وہ بلبلا کر ہوش میں آ گیا تھا۔

"چپ چاپ پڑے رہو دوسری صورت میں ایک ہی جھٹکے میں گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے اس کی گردن دبوچتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کون ہو تم"...... اس نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی جسے تم ہلاک کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"تم جیرالڈ نہیں ہو سکتے"...... کالے سوٹ والے نے کہا۔

"ہاں۔ میں جیرالڈ نہیں ہوں۔ اس کا ساتھی ہوں جسے تم نے جیرالڈ سے باتیں کرتے دیکھا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو تم رپورٹر ہو"...... کالے سوٹ والے کے منہ سے سرسراتے ہوئے الفاظ نکلے۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا چاہتے ہو"...... کالے سوٹ والے نے بغیر کسی تاثر کے کہا۔

"اپنا نام بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

''فرینک۔ میرا نام فرینک ہے''...... کالے سوٹ والے نے کہا۔

''تمہارا کس گروپ سے تعلق ہے۔ کیا تم بلیک ہیڈ گروپ سے تعلق رکھتے ہو''...... عمران نے کہا تو کالے سوٹ والا چونک پڑا۔

''تت تت۔ تم بلیک ہیڈ گروپ کے بارے میں جانتے ہو''۔ اس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہارے کالے کوٹ کے کالر پر کھوپڑی کا نشان بنا ہوا ہے جو بلیک ہیڈ گروپ کی مخصوص نشانی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... فرینک نے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ تمہارا گروپ میری جان کا دشمن کیوں بنا ہوا ہے اور تم مجھے کیوں مار ڈالنا چاہتے تھے''...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

''ہم صرف جیرالڈ کو ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ تمہیں تو صرف اغوا کر کے مخصوص ٹھکانے پر پہنچانا تھا''...... فرینک نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ کئی گولیاں میری طرف آئی تھیں اور اگر میں جیرالڈ کے ساتھ فرش پر نہ لیٹ جاتا تو اس کے ساتھ میرا بھی قصہ تمام ہو گیا ہوتا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے''...... فرینک نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے غرا کر پوچھا۔

''مطلب یہ کہ وہ گولیاں صرف جیرالڈ کے لئے تھیں۔ تمہیں

نقصان پہنچانا ہمارا مقصد نہیں تھا''...... فرینک نے جلدی سے کہا۔

''اگر میں فرش پر نہ گرتا تو اس وقت تم سے پوچھ گچھ کے لئے زندہ نہ ہوتا سمجھے''...... عمران نے کہا۔

''غلط فہمی کا میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے''...... فرینک نے منہ بنا کر کہا۔

''اوکے۔ یہ بتاؤ کہ تم لوگ میرے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہو۔ کیا چاہتے ہو مجھ سے''...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

''اس رپورٹ کے لئے جو تم لائے ہو''...... فرینک نے کہا۔

''کیسی رپورٹ''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ جو تم مادام سلینا کو دینا چاہتے ہو۔ ہمارا چیف وہی رپورٹ جاننے کیلئے تمہیں اغوا کرانا چاہتا تھا''...... فرینک نے بتایا۔

''میرے بارے میں کیسے علم ہوا تھا کہ میں کوئی رپورٹ لا رہا ہوں''...... عمران نے پوچھا۔

''اس بارے میں صرف چیف کو علم ہو گا''...... فرینک نے کہا۔

''چیف کہاں ملے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''اس کے کئی ٹھکانے ہیں اور نہیں کہہ سکتا کہ وہ کب اور کہاں ملے گا''...... فرینک نے کہا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

''سارے ٹھکانوں کے پتے بتاؤ''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''پتے۔ کیا مطلب۔ میں تمہیں چیف کے پتے کیسے بتا سکتا ہوں''...... فرینک نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور

دار چیخ نکل گئی۔ عمران نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا تھا۔ اس تھپڑ نے جیسے فریک کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے۔ اس کا دایاں جبڑا پھٹ گیا تھا اور خون بہنے لگا تھا۔

''جلدی بتاؤ ورنہ......'' عمران نے اس کے دوسرے گال پر تھپڑ مارتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اب یہ اس کے زوردار تھپڑ کا اثر تھا یا پھر اس کے سرد لہجے کا، فریک بری طرح سے کانپ اٹھا اور وہ ٹیپ ریکارڈر کی طرح عمران کو چیف کے ٹھکانوں کے پتے بتانے لگا۔ عمران اس کا بتایا ہوا ہر پتہ ذہن نشین کرتا جا رہا تھا۔ عمران کچھ دیر تک اس سے مختلف سوالات کرتا رہا۔ دونوں گالوں پر تھپڑ کھا کر فریک پر انتہائی خوف غالب آ گیا تھا اس لئے وہ بغیر کسی حیل و حجت کے عمران کو اس کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔

''کیا مادام سلینا تم لوگوں سے ملی ہوئی ہے''...... معلومات حاصل کرنے کے بعد عمران نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''نہیں۔ وہ اپنی ایجنسی کی وفادار ہے''...... فریک نے کہا۔

''اس کا تعلق کس ملک اور ایجنسی سے ہے۔ بولو''...... عمران نے پوچھا۔

''کیا مطلب''...... فریک نے حیرت زدہ لہجے میں کہا جیسے عمران نے اس سے کوئی انہونی بات پوچھ لی ہو۔

''کس چیز کا مطلب بتاؤں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''یہی کہ تم اس کے لئے رپورٹ لائے ہو اور اس کے باوجود نہیں جانتے کہ اس کا تعلق کس ملک اور ایجنسی سے ہے''۔ فریک نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے صرف رپورٹ پہنچانے کے لئے ہائر کیا گیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''گویا تم فری لانسر ہو''...... فریک نے کہا۔

''یہی سمجھ لو اور تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا''۔ عمران نے کہا۔

''اس کا تعلق اسرائیلی ایجنسی بگ کیٹ سے ہے''...... فریک نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیا وہ بگ کیٹ کی چیف ہے''...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ چیف کوئی اور ہے''...... فریک نے کہا۔

''کیا تم چیف کو جانتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اسے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون ہے''...... فریک نے کہا۔

''کیا مادام سلینا چیف کا نام جانتی ہے اور کیا وہ اس سے ملتی رہتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کہہ نہیں سکتا''...... فریک نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارے پاس تو میرے کام کی کوئی معلومات نہیں

ہیں۔ تم میرے لئے بے کار ہو''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم اس کے لئے کیا رپورٹ لائے ہو اور تمہارا تعلق کس ملک سے ہے''...... فرینک نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس بارے میں تمہارا نہ جاننا ہی بہتر ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر چاہو تو میرے ساتھ میرے چیف تک چلو''...... فرینک نے کہا۔

''وہ کس لئے''...... عمران نے پوچھا۔

''تم مادام سلینا کے لئے جو رپورٹ لائے ہو وہ رپورٹ تم چیف کو بتا دو تو وہ تمہیں مالا مال کر دے گا''...... فرینک نے کہا۔

''میں بد عہدی پسند نہیں کرتا۔ رپورٹ مادام سلینا کو پہنچانے کا میں نے وعدہ کیا ہے اور معاوضہ لیا ہے اس لئے رپورٹ صرف مادام سلینا ہی کو ملے گی''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میرے یا بلیو برڈ گروپ نے تمہیں پکڑ لیا تو اس وقت تک تمہاری بوٹیاں کاٹتے رہیں گے جب تک تم ہمیں سب کچھ نہ بتا دو گے''...... فرینک نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تم مجھے ڈرا رہے ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہاں اور اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ چیف کے پاس چلو۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے''...... فرینک نے کہا۔

''بوٹیاں کٹوانے کے لئے''...... عمران نے طنز کیا۔

''نہیں بلکہ بوٹیاں محفوظ رکھنے کے لئے''...... فرینک نے کہا۔

''اچھا۔ مگر کس طرح''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میرے ساتھ چلو گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم چیف سے تعاون کر رہے ہو اور تعاون کرنے والے کو چیف بے حد پسند کرتا ہے''...... فرینک نے کہا۔

''مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ میرا مطلب ہے تمہارا چیف مجھے کتنا معاوضہ دے سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اگر تم اسے صحیح پیغام بتاؤ گے تو وہ تمہیں اس کے عیوض کئی لاکھ ڈالرز دے سکتا ہے''...... فرینک نے کہا۔

''کئی لاکھ سے تمہاری کیا مراد ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''دو تین لاکھ ڈالرز''...... فرینک نے کہا۔

''بس دو تین لاکھ ڈالرز''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ تم چاہو تو یہ رقم بڑھ سکتی ہے''...... فرینک نے پھر کہا۔

''تمہارے چیف کا نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''فریڈرک''...... فرینک نے کہا۔

''وہ کس کے لئے کام کرتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کیا مطلب''...... فرینک نے چونک کر پوچھا۔

''مطلب یہ کہ اگر میں اسے رپورٹ دوں گا تو وہ یہ رپورٹ کسے بتائے گا''...... عمران نے کہا۔

''کسی کو بھی نہیں''...... فرینک نے جواب دیا۔
''جھوٹ مت بولو۔ میں تم سے شرافت سے بات کر رہا ہوں اس لئے میری باتوں کا شرافت سے ہی جواب دو ورنہ......'' عمران نے غرا کر کہا۔
''میں واقعی نہیں جانتا کہ چیف تمہاری دی ہوئی رپورٹ کسے پہنچائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ چیف نے اس رپورٹ کے لئے کسی سے ڈیل کی ہو لیکن وہ جو بھی ڈیل کرتا ہے خود تک ہی محدود رکھتا ہے۔ اس کے گروپ کا کوئی آدمی اس ڈیل کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ ہی چیف کسی کو کچھ بتاتا ہے''...... فرینک نے کہا۔
''ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ اگر مجھے اغوا کر لیا جاتا تو مجھے کہاں پہنچایا جاتا''...... عمران نے پوچھا۔
''بلیک کلب میں''...... فرینک نے کہا۔
''کیا بلیک کلب بلیک ہیڈ کا ہیڈ کوارٹر ہے''...... عمران نے پوچھا۔
''ہاں''...... فرینک نے جواب دیا۔
''اور کہاں کہاں ہیں تمہارے ٹھکانے''...... عمران نے پوچھا۔
''ہمارا مین ہیڈ کوارٹر بلیک کلب ہی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے دو خاص ٹھکانے اور بھی ہیں''...... فرینک نے کہا۔
''کون سے ٹھکانے ہیں۔ بتاؤ ان کے بارے میں''...... عمران نے کہا۔

''ان میں ایک سپر کلب ہے اور دوسرا ڈارک ہاؤس ہے''۔ فرینک نے کہا۔
''پتے بتاؤ''...... عمران نے کہا تو فرینک نے اسے تینوں ٹھکانوں کے پتے بتا دیئے۔
''کیا بلیو برڈ گروپ کو تمہارے ان ٹھکانوں کا علم ہے''۔ عمران نے پوچھا۔
''ہاں ہمیں ایک دوسرے کے سارے اڈوں کا پتہ معلوم ہے''...... فرینک نے جواب میں کہا۔
''گڈ۔ تو بتاؤ کہ بلیو برڈ گروپ کے اڈے کون کون سے ہیں اور کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔
''ان کے چار اڈے ہیں''...... فرینک نے کہا اور اس نے بلیو برڈ گروپ کے چاروں ٹھکانوں کے نام اور پتے عمران کو بتا دیئے۔
''ان کا ہیڈ کوارٹر کون سا ہے''...... عمران نے اس کے خاموش ہونے پر پوچھا۔
''ری ہاک کلب۔ بلیو برڈ وہیں بیٹھتا ہے''...... فرینک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''بلیو برڈ سے تمہاری مراد گروہ کا چیف ہے''...... عمران نے کہا۔
''ہاں۔ ہمارا چیف بلیک ہیڈ کہلاتا ہے''...... فرینک نے کہا۔
''بلیو برڈ کا اصل نام کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا اصل نام کروچ ہے۔ ماسٹر کروچ''...... فرینک نے جواب دیا اور پھر عمران اس سے کرید کرید کر مختلف معلومات حاصل کرتا رہا پھر جب یہ یقین ہو گیا کہ اب اس سے کچھ معلوم نہیں ہو سکتا تو عمران نے اچانک فرینک کی گردن پکڑ لی۔ اس سے پہلے کہ فرینک کچھ کہتا عمران نے دونوں ہاتھ مخصوص انداز میں جھٹکے تو فرینک کی گردن کی ہڈی زور دار آواز سے ٹوٹتی چلی گئی۔ فرینک کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ ظاہر ہے اسے زندہ چھوڑ کر وہ یہ خطرہ ہرگز مول نہیں لے سکتا تھا کہ وہ ساری باتیں اپنے چیف کو بتا کر اسے الرٹ کر دے۔ فرینک کو ہلاک کرنے کے بعد عمران جیراللہ کی طرف آیا تا کہ اسے ہوش دلا سکے لیکن جب اس نے جیراللہ کو چیک کیا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ جیراللہ بھی ہلاک ہو چکا تھا۔ بلیک ہیڈ گروپ نے اس کے سر پر وار کیا تھا جو شاید اس کے لئے جان لیوا ثابت ہوا تھا۔

عمران نے ایک طویل سانس لی اور اٹھ کر پارک سے نکلتا چلا گیا۔ پارک سے نکل کر وہ کراؤن ہوٹل کے فرنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ کراؤن ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر وہ کار پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پارکنگ میں واش رومز تھے عمران رکے بغیر ایک واش روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ واش روم سے باہر آیا تو اس کا حلیہ بدلا ہوا تھا۔ اس نے واش روم میں جا کر دوسرا میک اپ کر لیا تھا اور کوٹ الٹا کر پہن لیا تھا۔ اس نے

اپنے سر کے بالوں کا اسٹائل بھی بدل لیا تھا۔ اب وہ کسی طرح سے پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔ پارکنگ سے نکل کر وہ ہوٹل کے مین ہال میں آ گیا۔ یہ دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی کہ اس کے ساتھی ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے وہ اسی کے انتظار میں وہاں موجود تھے۔ عمران ان کی طرف بڑھنے کی بجائے لفٹوں کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں کے بعد وہ ایک لفٹ سے ہوٹل کی تھرڈ فلور پر پہنچ گیا۔ تھرڈ فلور پر وہ روم نمبر تھرٹی کے سامنے پہنچ کر رک گیا۔ ٹھیک اسی لمحے اس نے ہلکی سی چیخ کی آواز سنی۔ بے ساختہ اس نے چاروں طرف دیکھا اور راہداری سنسان پا کر حیران رہ گیا۔ پھر وہ کمرے کے دروازے کے کی ہول پر جھک گیا اور پھر اندر جو کچھ اس نے دیکھا وہ اسے چونکا دینے کے لئے کافی تھا۔ اندر مادام سلینا بیڈ پر پڑی تھی اور ایک سیاہ لباس والا اس کے سر پر کھڑا خنجر اس کے چہرے کے سامنے لہرا رہا تھا شاید وہ اسے دھمکا رہا تھا۔ اسی لمحے اس نے سیاہ لباس والے کو خنجر اٹھا کر مادام سلینا پر حملہ کرتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مادام سلینا کو خنجر مارتا، مادام سلینا کی ٹانگ چلی اور سیاہ لباس والا چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ عمران نے چند لمحے سوچا پھر دروازے کا ہینڈل گھمایا مگر دروازہ لاک تھا اس نے دروازے پر زور سے دستک دی۔

''دروازہ کھولو۔ پولیس''...... اس نے اونچی آواز میں کہا اور

ساتھ ہی وہ تیزی سے کی ہول پر جھک گیا۔ اس نے سیاہ لباس والے کو فرش سے اٹھتے اور جیب سے ریوالور نکالتے دیکھا پھر وہ بائیں سمت پڑے ہوئے پردے کے عقب میں چلا گیا۔ پردے کے عقب میں جانے سے پہلے اس نے ریوالور کی نال مادام سلینا کی طرف کر کے اس سے کچھ کہا۔ اسی لمحے مادام سلینا بیڈ سے اتری اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی چلی آئی۔ عمران فوراً سیدھا کھڑا ہو گیا۔

''کون ہے''...... اندر سے مادام سلینا کی آواز آئی۔

''پولیس۔ دروازہ کھولو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''ون منٹ''...... مادام سلینا کی آواز آئی اور دروازے کا لاک کھلنے کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا لیکن اس سے پہلے کہ مادام سلینا اسے دیکھ کر چونکتی عمران نے جھپٹ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کھینچ لیا۔ جیسے ہی مادام سلینا اچھل کر باہر راہداری میں آئی عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر دیا۔

''کون ہو تم''...... مادام سلینا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ادھر آؤ۔ جلدی کرو''...... عمران نے غرا کر کہا اور اسے لئے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا رخ اس گیلری کی جانب تھا جہاں سے وہ مادام سلینا کے کمرے کا عقب دیکھ سکتا تھا اس نے یک سیاہ پوش کو بڑی تیزی سے کھڑکی سے نکل کر ڈرینج سے

اترتے دیکھا تو وہ مسکراتا ہوا مڑا اور چونک پڑا۔ مادام سلینا ریوالور تانے اس سے ایک فٹ دور کھڑی تھی اس کے چہرے پر خونخوار مسکراہٹ تھی اور انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ اگر عمران نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو وہ بے دریغ فائر کر دے گی۔ اس نے اپنی جیکٹ سے ریوالور نکالا تھا۔

''احمق ہو تم''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''بکومت۔ کون ہو تم۔ بولو ورنہ......'' مادام سلینا نے غراتے ہوئے کہا۔

''پہلے اسے بھاگتا دیکھ لو۔ جو تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دیکھو باہر''...... عمران نے ایک جانب ہٹتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ''...... عمران کی دیکھو کے جواب میں مادام سلینا کے منہ سے غراہٹ نکلی اور پھر آگے بڑھ کر کمرے کے عقب میں دیکھنے لگی پھر عمران کی جانب مڑی۔

''ٹھیک ہے تمہاری وجہ سے میری جان بچ گئی ہے۔ اس کے لئے تمہارا شکریہ لیکن تمہاری زندگی اب بھی خطرے میں ہے۔ اگر تم مجھے اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گے تو میں تمہیں گولی مار دوں گی''۔ مادام سلینا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تمہیں شاید گولی چلانی نہیں آتی اگر تمہارے پاس گن تھی تو تم نے اسے جانے کیوں دیا اور وہ تم پر حاوی کیوں ہو گیا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس نے مجھے ڈاج دے کر اپنے قابو میں کر لیا تھا لیکن میں اس کے لئے اتنا بھی تر نوالہ نہیں تھی کہ وہ مجھے آسانی سے نگل جاتا۔ میں اس کا اب بھی آسانی سے مقابلہ کر سکتی تھی لیکن وہ بھاگ گیا''...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

''تم حسین ہوتی تو شاید وہ تمہیں چھوڑ کر اس طرح نہ بھاگتا''۔ عمران نے کہا تو مادام سلینا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں حسین نہیں ہوں۔ بولو''...... مادام سلینا نے غراتے ہوئے کہا۔

''حسین ہو لیکن اتنی بھی نہیں کہ کوئی تم پر مر مٹے۔ کم از کم میں تو تم پر مر مٹنے کے لئے تیار نہیں ہوں''...... عمران نے اصل آواز میں کہا تو مادام سلینا چونک پڑی۔

''اوہ اوہ۔ تمہاری آواز۔ کیا تم وہی ہو جس نے مجھ سے فیشن شو ہال میں ملاقات کی تھی''...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں وہ نہیں ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اگر تم وہ نہیں ہو تو کون ہو اور تمہاری آواز۔ تمہاری آواز مجھے اس سے ملتی جلتی کیوں محسوس ہو رہی ہے''...... مادام سلینا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم بتاؤ کہ تم کون ہو''...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

''میں وہی ہوں جس سے ملنے کے لئے تم یہاں ٹھہری ہوئی

ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو مادام سلینا اسے گھور کر رہ گئی۔

''کیا مطلب''...... مادام سلینا نے بے یقینی سے کہا۔

''کس بات کا مطلب بتاؤں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اگر تم وہی ہو تو کوڈ ورڈز بتاؤ''...... مادام سلینا نے کہا اور پھر ان دونوں نے آپس میں کوڈ ورڈز کا تبادلہ کیا تو مادام سلینا مطمئن ہو گئی۔ اس نے گن جیکٹ کی جیب میں ڈال لی۔

''میرے ساتھ آؤ''...... مادام سلینا نے مڑتے ہوئے کہا اور وہ آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے اس کی تقلید کی تھی۔ وہ کمرے میں داخل ہو گئی تو عمران بھی اس کے پیچھے اندر آ گیا اور اندر سے دروازہ لاک کر کے آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ مادام سلینا کمرے کے ایک ایک گوشے کو دیکھ رہی تھی پھر اس نے کھڑکی بند کی اور عمران کی طرف پلٹ آئی۔ بیڈ پر بیٹھ کر وہ عمران کو غور سے دیکھنے لگی جس نے کرسی پر بیٹھ کر اس کی پشت سے ٹیک لگا کر یوں آنکھیں موند لی تھیں جیسے وہ بری طرح سے تھک گیا ہو اور اب کرسی پر ریسٹ کر رہا ہو۔

''کیا تم تھکے ہوئے ہو''...... مادام سلینا نے عمران سے پوچھا۔

''نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر سو کیوں رہے ہو''...... مادام سلینا نے کہا۔

''رات کا وقت ہے۔ اس وقت عموماً الو جاگتے ہیں اور میں تمہیں یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں الو نہیں ہوں''...... عمران

نے کہا تو مادام سلینا بے اختیار ہنس پڑی۔

"شکل تو تمہاری الوؤں جیسی ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"شاید میک اپ میں گڑبڑ ہوگئی ہے ورنہ میں نے تو انسانی میک اپ کرنے کی کوشش کی تھی"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو مادام سلینا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"وہ کون تھا"...... عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک ہیڈ کا چیف"...... مادام سلینا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ کیوں آیا تھا وہ یہاں اور تم سے کیا چاہتا تھا"...... عمران نے پوچھا تو مادام سلینا نے اسے وہ ساری باتیں بتا دیں جو اس کے اور سیاہ پوش کے درمیان ہوئی تھیں۔

"ہونہہ۔ بلیک ہیڈ اور بلیو برڈ کو میرے بارے میں کیسے علم ہوا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں"...... مادام سلینا نے مسکرا کر کہا۔

"تم نے اپنے چیف کو اس کی اطلاع دی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی دینی ہے مگر پہلے بلیک ہیڈ کا چیف سامنے آ گیا اور اب تم موجود ہو"...... مادام سلینا نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا۔

"اب چیف کو اطلاع دے دو"...... عمران نے کہا۔

"پہلے تم رپورٹ بتاؤ اس کے بعد ہی میں چیف کو رپورٹ دوں

گی ورنہ اس سے کیا کہوں گی"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم جانتی ہو کہ وہ دونوں میزائل راستے میں کیوں بلاسٹ ہوئے تھے"...... عمران نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں۔ ان میں شاید کوئی فنی خرابی تھی جس کی وجہ سے میزائلوں میں موجود پاور گیس نے آگ پکڑ لی اور دونوں میزائل راستے میں ہی بلاسٹ ہو گئے تھے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"یہ اس سائنس دان کا بیان ہے جس نے اپ ڈاؤن میزائل تیار کئے تھے۔ وہ درحقیقت اپنے تجربے میں ناکام ہو گیا تھا۔ اپنی ناکامی چھپانے کے لئے اس نے میزائلوں میں تکنیکی خرابی کا بہانہ بنایا تھا تاکہ اسے موردِ الزام نہ ٹھہرایا جائے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ایسا ہی ہو۔ ویسے ہمیں جو رپورٹس ملی ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق یہی کہا جا سکتا ہے کہ فائر ہونے والے دونوں میزائل تکنیکی خرابی کی وجہ سے ہی راستے میں بلاسٹ ہو گئے تھے اور وہ اپنے ٹارگٹس تک نہ پہنچ سکے تھے۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو"...... مادام سلینا نے کہا۔

"اس کی ایک خاص وجہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا وجہ ہے"...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

"کیا تم نے یا تمہارے چیف نے ان میزائلوں کی بلاسٹنگ کی

کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا رپورٹس دیکھی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کمپیوٹرز نے وہی رپورٹ ریکارڈ کی تھی جو میں نے تمہیں ابھی بتائی ہے۔ کیوں"...... مادام سلینا نے کہا۔

"اس لئے کہ دونوں میزائلوں کے بلاسٹ ہونے کی وہ وجہ نہیں ہے جو کمپیوٹروں نے ریکارڈ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... مادام سلینا نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ ایک بہت بڑی سازش ہے مادام سلینا اور مجھے اسی سازش کے بارے میں متعلقہ افراد کو خبردار کرنے کے لئے ہی یہاں خاص طور پر بھیجا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیسی سازش ہے اور اس سازش کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے"...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا جواب میں تمہیں نہیں بلکہ تمہارے چیف کو دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ چیف کے بارے میں تم کیسے اور کیا کچھ جانتے ہو۔ بولو"...... مادام سلینا نے حیرت سے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

"جنہوں نے مجھے بھیجا ہے انہوں نے مجھے ضروری معلومات بھی فراہم کی ہیں اس لئے کیا اور کیوں کے چکر میں مت پڑو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا تم جانتے ہو کہ میرا تعلق کس سے ہے اور چیف کون ہے"...... مادام سلینا کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ میں تمہارے بارے میں اور تمہارے چیف کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ اگر تم میرے سامنے چیف سے رابطہ قائم نہیں کرنا چاہتی تو میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہوں۔ تم اس سے بات کر لو اور اسے میرا پیغام پہنچا دو کہ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے ملنے پر آمادہ ہو جائے تو اس کے لئے بہتر ہو گا ورنہ میں جس خاموشی سے یہاں آیا ہوں اسی خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اور تم اور تمہارا چیف بھی مجھے کبھی نہیں ڈھونڈ سکیں گے۔ میرے جانے کا نقصان تمہیں ہو گا اور تم اس سازش کے بارے میں کچھ نہیں جان سکو گی جو انتہائی بھیانک اور خطرناک ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا یہ سازش ہمارے ملک کے خلاف ہے"...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

"ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم مجھے نہیں بتاؤ گے"...... مادام سلینا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جو بات میں نے تمہیں بتانی تھی وہ بتا دی ہے۔ باقی سب کچھ میں تمہارے چیف سے مل کر ہی بتاؤں گا۔ اب سوچ لو کہ تمہیں اپنے چیف سے بات کرنی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا

تو مادام سلینا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔

"اگر چیف تم سے ملنے پر آمادہ نہ ہوا تو"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"تو اسے ساری زندگی پچھتانا ہو گا کیونکہ میں جو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں اسی کا مفاد ہے میرا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم باہر جاؤ۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ پھر میں تمہیں واپس کمرے میں بلا لوں گی"...... مادام سلینا نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ہال میں ہونے والے ہنگامے کے بعد جولیا اور اس کے ساتھی کافی دیر تک ہال میں بیٹھے عمران کا انتظار کرتے رہے لیکن عمران وہاں نہیں آیا تھا۔ فیشن شو ہال میں چلنے والی گولیوں اور ہلاکتوں نے انہیں بے چین کر دیا تھا۔ ان کی بے چینی کی وجہ ظاہر ہے عمران تھا جو اسی ہال میں موجود تھا۔ جب لوگ خوفزدہ ہو کر وہاں سے نکل گئے تو صفدر اور کیپٹن شکیل خاص طور پر فیشن شو ہال میں گئے اور انہوں نے وہاں پڑی ہوئی لاشیں چیک کی تھیں لیکن وہاں عمران موجود نہ تھا۔ پھر ہال میں متعلقہ پولیس پہنچ گئی اور انہوں نے اپنی کارروائی شروع کر دی۔ عمران کے نہ ملنے کی وجہ سے جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اپنے کمروں میں جانے کی بجائے عمران کا ہال میں ہی رک کر انتظار کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا لیکن عمران نہیں آیا تھا۔

جولیا کے کہنے پر تنویر متعدد بار کمروں کو چیک کرنے گیا تھا کہ

کہیں عمران اپنے کمرے میں نہ پہنچ گیا ہو لیکن عمران کا کمرہ لاکڈ تھا۔ رات کا آخری پہر تھا اس لئے انہوں نے اپنے لئے کافی منگوا لی تھی تاکہ ہال میں بیٹھے رہنے کا جواز بنا رہے۔ اچانک صفدر کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہوئیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے مضطربانہ انداز میں جولیا کی طرف دیکھا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر پوچھا۔

''کال''...... صفدر نے مختصراً کہا۔

''باتھ روم ہو آؤ''...... جولیا نے کہا۔

''لیکن کال کس کی ہو سکتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''عمران کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے اس وقت تمہیں کال کرنے والا''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''تم جاؤ صفدر''...... جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر اس طرف چلا آیا جس طرف باتھ روم بنے ہوئے تھے۔ دس بارہ باتھ روم تھے وہ ایک میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے اس نے بیسن کا نل کھول دیا اور پانی گرنے کی آواز سنتے ہی ریسٹ واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''لیس۔ ایس ایس اٹنڈنگ۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''ایکسٹو۔ اوور''...... دوسری جانب سے چیف کی مخصوص سرد آواز سنائی دی تو صفدر بری طرح سے چونک پڑا۔

''اوہ۔ چیف آپ۔ اوور''...... صفدر نے حیرت سے پوچھا۔

''کیوں۔ تمہیں حیرت کیوں ہوئی ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''آپ نے عمران صاحب کو ہمارے ساتھ بھیجا تھا اور عمران صاحب کے کہنے کے مطابق ہم یہاں محض تفریح کرنے کے لئے آئے ہیں اس لئے آپ کی کال پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت کا عنصر تھا۔

''اب وہ کہاں ہے۔ اوور''...... چیف نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ یہاں فیشن شو کیٹ واک کے دوران ہنگامہ ہو گیا تھا چیف۔ اس کے بعد سے وہ نجانے کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ ہم بھی انہی کے انتظار میں ہیں۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

''یس چیف۔ عمران صاحب ہمیں کراؤن ہوٹل میں فیشن شو دکھانے لائے تھے۔ ہمیں یہ سب پسند نہیں آیا تو ہم سب ہال سے اٹھ آئے تھے مگر عمران صاحب وہیں رہ گئے تھے اس کے بعد ہال سے فائرنگ کی آوازیں آئیں پھر وہاں بھگدڑ مچ گئی۔ ہم محض عمران صاحب کی وجہ سے یہاں رکے تھے مگر عمران صاحب کا اب تک کچھ پتہ نہیں۔ اوور''...... صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کتنے افراد ہلاک ہوئے ہیں اس فائرنگ میں۔ اوور''۔ چیف

نے پوچھا۔

''پندرہ افراد ہلاک ہوئے ہیں چیف۔ اوور''...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ان میں عمران کی لاش بھی تھی۔ اوور''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''نو چیف۔ وہ مرنے والوں میں بھی نہیں ہے اور نہ ہی زخمیوں میں۔ ہمارا خیال یہی ہے کہ انہیں اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور''۔ صفدر نے کہا۔

''اس خیال کی وجہ۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''کچھ ویٹروں نے عقبی راستے سے چند افراد کو بھاگتے دیکھا تھا وہ لوگ اپنے شانے پر لاشیں یا زخمیوں کو اٹھائے ہوئے تھے۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''گویا وہ اغوا کرنے والوں کو اس طرف سے لے گئے ہیں۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف جن کو لے جایا گیا ہے ان کی تعداد دو ہے ایک کی شناخت ہو گئی ہے وہ کسی عورت مادام سلینا کا سیکرٹری جیرالڈ تھا جبکہ دوسرے اغوا کنندہ کی کوئی شناخت نہیں ہو سکی۔ مرنے والے دو گروہوں کے لوگ ہیں ایک بلیک ہیڈ اور دوسرا بلیو برڈ کہلاتا ہے۔ اوور''...... صفدر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب غور سے احکامات سنو۔ اوور''۔ ایکسٹو نے کہا

''یس چیف۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''تم کراؤن ہوٹل کی تیسری منزل پر روم نمبر تیس میں موجود مادام سلینا کی نگرانی کرو گے اور ہر لمحے اس پر نظر رکھو گے۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''بہت بہتر جناب۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''ممکن ہے ابھی یا کچھ دیر بعد وہ کہیں جائے اس صورت میں تمہیں بہت چوکنے رہ کر اس کا تعاقب کرنا ہے۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''میں یہ نہیں سننا چاہوں گا کہ وہ تمہیں ڈاج دے گئی ہے۔ اسے ہر حال میں تمہاری نظروں میں رہنا چاہئے۔ اوور''۔ ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ایسا نہیں ہو گا چیف۔ میں اس کی نظر میں آئے بغیر اس کا تعاقب کروں گا۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ رپورٹ میں خود لے لوں گا البتہ ایمرجنسی کی صورت میں تم رابطہ کر سکتے ہو۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف۔ مگر عمران صاحب کے بارے میں آپ نے کوئی حکم نہیں دیا۔ اوور''...... صفدر نے کہا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو۔ اوور''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یہی کہ عمران صاحب کے معاملے کو بھی دیکھنا چاہئے۔ اوور''۔

صفدر نے کہا۔

"اگر وہ اغوا ہوا ہے تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ عمران کو اس کی مرضی کے بغیر اغوا کیا جا سکتا ہے۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا......" صفدر نے کہنا چاہا۔

"ہاں اگر وہ اغوا ہوا ہے تو یہ یقیناً اس کی کسی پلاننگ کا حصہ ہو گا۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور"...... صفدر نے کہا۔

"بس تو روانہ ہو جاؤ۔ اوور"...... ایکسٹو نے کہا۔

"مس جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے لئے کوئی حکم۔ اوور"...... صفدر نے پوچھا۔

"ان سے کہو کہ اپنے کمروں میں جا کر اگلے حکم کا انتظار کریں"۔ چیف نے کہا اور ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن پریس کر کے ٹرانسمیٹر آف کیا اور چند لمحے باتھ روم میں رک کر وہ باہر آ گیا۔ باہر نکل کر اس نے گہری نظروں سے آس پاس کا جائزہ لیا اور ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں وہ اپنے ساتھیوں کے پاس تھا۔

"کس کی کال تھی"...... صفدر کے بیٹھتے ہی جولیا نے پوچھا۔

"بتاتا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"کال عمران کی تھی نا۔ کیا وہ ٹھیک ہے"...... جولیا نے مضطربانہ

لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ عمران صاحب کی کال نہیں تھی"...... صفدر نے انکار میں سر ہلایا۔

"کیا مطلب۔ ریسٹ واچ پر عمران نے نہیں تو اور کس نے کال کی تھی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف کی کال تھی"...... صفدر نے بتایا۔

"کیا"...... ان سب کے منہ سے حیرت بھرے انداز میں نکلا۔

"ہاں۔ انہوں نے ایک کام میرے سپرد کیا ہے"...... صفدر نے سنجیدگی سے کہا۔

"مگر چیف یہاں کہاں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہم اکثر بھول جاتے ہیں کہ چیف ہمیشہ ہمارے آس پاس ہی ہوتا ہے اور خاص خاص مواقعوں پر ہمیں اس کا ثبوت بھی مل چکا ہے پھر بھی ایسے موقع پر ہم حیرت ظاہر کرتے ہیں۔ چیف کی کال کا مطلب واضح ہے کہ میرا اور کیپٹن شکیل کا اندازہ غلط نہیں تھا۔ عمران صاحب ہمیں یہاں محض سیر و تفریح کرانے کے لئے نہیں لائے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ کیوں لایا ہے وہ ہمیں یہاں"...... تنویر نے پوچھا۔

"یہاں ہم کسی خاص مشن پر آئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کون سا مشن۔ کیا چیف نے تمہیں مشن کے بارے میں کچھ بتایا ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف نے مشن کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا لیکن
ان کا یہاں ہونے کا مطلب یہی ہے کہ ہم یہاں کسی انتہائی اہم
مشن پر ہیں ورنہ چیف، عمران صاحب کو جب بھی ہمارے ساتھ
بھیجتے ہیں وہ خود ہمارے پیچھے کبھی نہیں آتے۔ ان کا یہاں ہونے کا
مطلب واضح ہے کہ معاملہ انتہائی اہم ہے"...... صفدر نے کہا۔
"لیکن ایسا کون سا اہم معاملہ ہوسکتا ہے کہ چیف کو بذات خود
یہاں آنا پڑا ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ابھی اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن چیف کا انداز بتا
رہا تھا کہ معاملہ ہماری سوچوں سے کہیں بڑھ کر اہم اور خطرناک
ہے"...... صفدر نے کہا۔
"کیا کام سپرد کیا ہے چیف نے تمہارے"۔ جولیا نے پوچھا۔
"مادام سلینا کی نگرانی"...... صفدر نے کہا۔
"مادام سلینا۔ کون ہے یہ مادام سلینا"...... جولیا نے حیرت
سے کہا۔
"وہ اس ہوٹل میں تھرڈ فلور پر روم نمبر تھرٹی میں ٹھہری ہوئی
ہے۔ چیف نے مجھے اس پر نظر رکھنے اور اس کی مستقل نگرانی کرنے
کا حکم دیا ہے"...... صفدر نے کہا۔
"اب سمجھی"...... جولیا نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کیا"...... صفدر نے پوچھا۔
"عمران جو حماقتیں کرتا رہا ہے اس کا مقصد اب میری سمجھ میں

آیا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"وہ کیا"...... تنویر نے پوچھا۔
"یہی کہ وہ ایسی حرکتیں کر کے ہمیں فیشن شو ہال سے ہٹانا چاہتا
تھا"...... جولیا نے کہا۔
"مگر کیوں۔ اس سے عمران صاحب کا کیا مقصد تھا"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔
"یہی کہ ہم اس لڑکی کو نہ دیکھ سکیں اور لڑکی اس سے مل کر اور
کھل کر اس سے بات کر سکے"...... جولیا نے کہا۔
"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"میں نے کچھ فاصلے پر ایک لڑکی کو دیکھا تھا جو غور سے عمران
کو دیکھ رہی تھی۔ عمران نے بھی اسے ایک دو بار دیکھا تھا۔ اس
وقت میں نے ان دونوں کو آنکھوں ہی آنکھوں میں بات کرتے
دیکھا تھا۔ وہ شاید آپس میں آئی کوڈز میں بات کر رہے تھے۔ اس
وقت میں عمران کی ان حرکتوں کو اس کی اوچھی حرکتیں سمجھی تھی لیکن
اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ لڑکی عمران کو آئی کوڈز میں ہمیں وہاں سے
ہٹانے کا کہہ رہی تھی"...... جولیا نے کہا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں اور اب میں وثوق سے کہہ سکتی ہوں کہ واقعی عمران ہمیں
یہاں صرف سیر و تفریح کرانے کے لئے نہیں لایا ہے بلکہ ہم کسی
ایسے مشن پر کام کرنے کے لئے آئے ہیں جس کے بارے میں

شاید ابھی عمران کے سامنے بھی کوئی پلان نہیں ہے اور وہ جو سارا
سارا دن غائب رہتا ہے وہ شاید انہی چکروں میں لگا ہوا ہے۔ اب
چیف بھی یہاں پہنچ گئے ہیں اس سے تو یہ بات کلیئر ہو جاتی ہے کہ
معاملہ ضرورت سے زیادہ اہم اور سیکرٹ ہے''...... جولیا نے کہا۔

''مگر ہمارے اٹھ جانے سے عمران کو کیا فرق پڑ سکتا تھا''۔ تنویر
نے پوچھا۔

''یقیناً وہ نہیں چاہتا تھا کہ لڑکی سے کی جانے والی گفتگو ہم میں
سے کسی کے علم میں آئے''...... جولیا نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو وہ ہم سے لڑکی حقیقت چھپانا چاہتا تھا کہ وہ کون
ہے اور وہ اس سے کیا بات کرنا چاہتی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ اور اس کے پیچھے بھی اس کا ضرور کوئی نہ کوئی مقصد
پوشیدہ ہو گا کیونکہ عمران کوئی بھی کام بغیر کسی مقصد کے نہیں
کرتا''...... جولیا نے کہا تو عمران کی تعریف سن کر تنویر ایک طویل
سانس لے کر رہ گیا۔

''کسی حد تک آپ کی بات ٹھیک ہے مس جولیا۔ اگر ایسا نہ ہوتا
تو چیف مجھے لڑکی مادام سلینا کی نگرانی کرنے کا حکم نہ دیتے''۔ صفدر
نے کہا۔

''بالکل ٹھیک۔ یہی بات ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ممکن ہے مادام سلینا جب آئے تو عمران صاحب اسی کے
ساتھ ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ اگر عمران اس کے ساتھ ہوتا تو چیف تمہیں اس سے
آگاہ ضرور کر دیتا تا کہ تم محتاط رہو اور عمران کو اس کے ساتھ دیکھ کر
حیران نہ ہو جاؤ''...... جولیا نے صفدر کی بات سن کر پہلے انکار میں
سر ہلایا پھر کہا۔

''میں سمجھ گیا۔ اور اب میں چلتا ہوں ایسا نہ ہو کہ مادام سلینا
نکل جائے اور مجھے چیف کا عتاب سہنا پڑے''...... صفدر نے کہا۔

''ٹھیک ہے جاؤ۔ ہاں چیف نے ہمارے لئے کچھ کہا تھا''۔
جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ چیف کا حکم ہے کہ آپ سب اپنے کمروں میں چلے
جائیں اور ان کے حکم کا انتظار کریں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے
بھی رابطہ کریں''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم اپنے کمروں میں چلے جاتے ہیں۔ تم اپنا
ریسٹ واچ ٹرانسمیٹر آن رکھنا تا کہ ضرورت پڑنے پر تم یا ہم میں
سے کوئی تم سے رابطہ کر سکے''...... جولیا نے کہا۔

''اوکے''...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر اس طرف بڑھنے لگا جس
طرف اوپر جانے کے لئے لفٹس لگی ہوئی تھیں۔ ایک لفٹ نے
اسے چند لمحوں میں تھرڈ فلور پر پہنچا دیا تھا۔ روم نمبر تھرٹی کے سامنے
رک کر اس نے آس پاس کا جائزہ لیا اور پھر وہ کی ہول پر جھک
گیا۔ اندر صرف اندرونی کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ یہاں ہر
کمرے کے اندر دو کمرے اور ایک سٹنگ روم تھا صرف سوٹ کے

اندر چار کمرے اور ایک سٹنگ روم تھا اور اس وقت اسے صرف ایک کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔

صفدر سوچ رہا تھا کہ دروازہ بند ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ مادام سلینا کہیں چلی گئی ہو۔ اگر وہ کمرے میں موجود ہوتی تو دروازہ بند نہیں ہونا چاہئے تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے دروازے کا ہینڈل گھمایا۔ ہینڈل گھوم گیا مگر دروازہ نہیں کھلا۔ بس ہلکی سی آواز ہو کر رہ گئی ٹھیک اسی لمحے اس نے اندرونی کمرے کا دروازہ کھلتے دیکھا اور حیرت زدہ رہ گیا کمرے سے نکلنے والا اس کے لئے انجان نہیں تھا۔ یہ عمران تھا۔ عمران کا میک اپ بدلا ہوا تھا۔ اس نے ماسک میک اپ کر رکھا تھا اور اس میک اپ میں صفدر اسے پہلے بھی دیکھ چکا تھا اس لئے اسے عمران کو پہچاننے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ عمران دوسری طرف بڑھ کر نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور سیدھا ہو گیا۔ عمران کی اندر موجودگی سے ایک بات صاف ہو گئی تھی کہ مادام سلینا اندر ہی موجود ہے اور اس کے بارے میں جولیا کا خیال صحیح ثابت ہوا تھا کہ عمران نے محض انہیں فیشن شو ہال سے ہٹانے کے لئے وہ حرکتیں کی تھیں۔ یقیناً وہ نہیں چاہتا تھا کہ مادام سلینا اور عمران کی ملاقات سے ان میں سے کوئی بھی واقف ہو سکے۔ مگر کیوں؟ یہ ایک ایسا سوال تھا جس کا جواب صفدر کے پاس نہیں تھا اس کا جواب مادام سلینا کے تعاقب اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو

سننے کے بعد ہی مل سکتا تھا۔ چند لمحے وہ اسی گومگو کی کیفیت میں رہا پھر وہ ایک بار پھر کی ہول پر جھکا۔ مگر کچھ نظر نہیں آیا تو اس نے ایک طویل سانس لی اور سیدھا ہو کر دروازے سے ہٹ آیا اور راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ سامنے موجود ایک گیلری میں جا کھڑا ہوا۔ وہ گیلری کے ایک ستون کے پاس کھڑا تھا تاکہ اگر مادام سلینا یا عمران کمرے سے نکلیں تو وہ تیزی سے ان کی نظروں میں آئے بغیر ستون کی آڑ میں ہو جائے۔

وہ انتظار کرتا رہا اور وقت آہستہ آہستہ گزرنے لگا۔ پھر پندرہ منٹ کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور صفدر کو مادام سلینا کمرے سے نکلتی نظر آئی تھی۔ عمران بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں لفٹ کے بجائے راہداری کے دوسرے حصے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ صفدر سمجھ گیا کہ وہ عقبی زینے کی طرف جانا چاہتے ہیں صفدر کا اندازہ صحیح نکلا وہ دونوں چلتے ہوئے زینوں کی طرف مڑ گئے۔ یہ اندازہ کر کے کہ وہ دونوں نصف زینے عبور کر چکے ہوں گے صفدر بھی اسی طرف بڑھا اور زینے طے کرنے لگا۔ گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر وہ رک گیا۔ عمران اور مادام سلینا عقبی دروازے سے باہر نکل رہے تھے۔ جیسے ہی باہر نکل کر انہوں نے دروازہ بند کیا صفدر تیزی سے اسی طرف دوڑا۔ وہ لوگ تاریک گلی میں آگے بڑھ رہے تھے۔ صفدر بھی دیوار سے لگ کر اسی طرف بڑھنے لگا پھر وہ ایک اسٹیشن ویگن کے پاس جا کر رک گئے صفدر نے مادام سلینا کی آواز سنی مگر

اس نے کیا کہا تھا یہ وہ نہیں سمجھ سکا مگر یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی موجود ہے۔ وہ دونوں آگے سے گھوم کر اگلی سیٹ کی طرف بڑھے اور صفدر دوڑ کر ویگن کے عقبی حصے کے پاس پہنچا اس نے ویگن کے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر کھینچا تو دروازہ آسانی سے کھل گیا۔ دروازہ کھلتے دیکھ کر صفدر کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ویگن میں آ گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ بند کیا اسی لمحے ویگن حرکت میں آ گئی۔ ویگن کے پچھلے حصے میں چند بڑے بڑے باکس رکھے ہوئے تھے۔ باکسز سیلڈ تھے۔

صفدر ویگن کے حرکت میں آنے کے جھٹکے سے گرتے گرتے بچا تھا۔ وہ ویگن کے اگلے حصے کی طرف بڑھا ڈرائیونگ سیٹ اور عقبی حصے کی درمیانی دیوار میں جالی لگی ہوئی تھی۔ یہ جالی ایسی تھی کہ اس میں سے ہوا اور آواز دونوں اندر آ سکتی تھیں مگر دوسری طرف سے اس طرف دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کسی نے اسے ویگن کا عقبی دروازہ کھولتے اور اسے ویگن میں داخل ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ صفدر اس جالی کے پاس آ کر رک گیا۔ اسے دوسری طرف سے عمران، مادام سلینا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص کی آوازیں سنائی دیں۔ صفدر غور سے ان کی باتیں سننے لگا۔ جیسے جیسے وہ ان کی باتیں سن رہا تھا اس کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی۔

عمران نے ایک خالی کمرے میں جا کر صفدر کو چیف کی حیثیت سے کال کی اور پھر وہ اسے ہدایات دے کر کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ کمرے سے باہر آتے ہی وہ دوبارہ مادام سلینا کے کمرے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے پر رک کر دستک دی۔

''آ جاؤ'' ...... مادام سلینا کی آواز آئی اور عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

''کیا رہا۔ بات ہوئی چیف سے'' ...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے چیف سے بات کر لی ہے'' ...... مادام سلینا نے کہا۔

''کیا کہا چیف نے'' ...... عمران نے پوچھا۔

''پہلے تم مجھے اپنا نام بتاؤ'' ...... مادام سلینا نے کہا۔

''میں بے نام ہوں'' ...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''بے نام۔ کیا مطلب'' ...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

"بے نام وہ ہوتا ہے جس کا کوئی نام نہیں ہوتا۔ سیدھے لفظوں میں یہ کہ میں گمنام ہوں۔ تم مجھے گمنام کہہ کر پکار سکتی ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"گمنام۔ یہ کیسا نام ہے"...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نام نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں تمہیں گمنام کہہ سکتی ہوں"۔ مادام سلینا نے کہا۔

"ہاں۔ صرف کہہ سکتی ہو۔ مجھے یہ نام دے نہیں سکتی"...... عمران نے کہا تو مادام سلینا اسے الجھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی۔

"اگر ایسی بات ہے تو تم مجھے اپنا اصل نام کیوں نہیں بتا دیتے"...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا رکھا ہے نام میں، میں بے نام ہی بلکہ گمنام ہی بھلا ہوں"...... عمران نے کہا تو مادام سلینا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"اب اپنے چیف کے بارے میں بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ تم سے ملنے کے لئے تیار تو ہے مگر......" مادام سلینا کہتے کہتے رک گئی۔

"مگر کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"تمہیں چیف تک پہنچانے کے لئے مجھے چند خاص ہدایات دی

گئی ہے اور تمہیں ان ہدایات پر عمل کرنا ہوگا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"کیا ہدایات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"گاڑی میں بتا دوں گی۔ بہرحال بتاؤ اس وقت کیا پیؤ گے تم"...... مادام سلینا نے کہا اور بار کیبنٹ کی طرف بڑھ گئی۔

"خون جگر بھی پی سکتا ہوں مگر اس وقت تم صرف ٹھنڈا پانی پلا دو میں اس سے کام چلا لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم شراب نہیں پیتے"...... مادام سلینا نے چونک کر اور حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"پیتا ہوں مگر فرصت میں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس وقت فرصت نہیں ہے"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے فرصت کے لمحات تب میسر آتے ہیں جب میرے پاس کوئی کام نہ ہو اور میں اپنے فلیٹ میں تنہا ہوتا ہوں۔ اس وقت میں اتنی پیتا ہوں کہ شراب بھی مجھ سے تنگ آ جاتی ہے"۔ عمران نے کہا تو مادام سلینا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم نہیں پینا چاہتے تو میں بھی نہیں پیوں گی"۔ مادام سلینا نے کہا اور اس نے کیبنٹ بند کر دیا۔

"گاڑی میں کہاں چلنا ہے"...... عمران نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

''یہ میں نہیں جانتی''...... مادام سلینا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے پوچھا۔

''مجھے حکم ملا ہے کہ عقبی راستے سے باہر نکلیں اور گلی میں کھڑی ویگن میں بیٹھ جائیں۔ ویگن میں ڈرائیور موجود ہے جو ہمیں سیدھا سوپر چیف کے سیکرٹ ہیڈ کوارٹر تک لے جائے گا''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اوہ۔ کب چلنا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''پندرہ منٹ بعد''...... مادام سلینا نے کہا۔

''پندرہ منٹ انتظار کرنے کے لئے تو بیٹھنا پڑے گا اگر کہو تو میں بیٹھ جاؤں یا اسی طرح کھڑے رہنے کا پروگرام ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ تم بیٹھ سکتے ہو''...... مادام سلینا نے مسکرا کر کہا تو عمران سر ہلا کر آگے بڑھا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ مادام سلینا اس کے سامنے بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی۔

''چائے یا کافی کی طلب ہے تو بتا دو''...... مادام سلینا نے کہا۔

''نہیں۔ فی الحال چائے یا کافی کی طلب نہیں ہے۔ ہو گی تو بتا دوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ٹھنڈا پانی لا کر پلا دیتی ہوں''...... مادام سلینا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بیرونی دروازے کی طرف گئی

اور پھر باہر نکل گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک یخ بستہ منرل واٹر کی بوتل لے آئی۔ اس نے بوتل عمران کو دی تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور بوتل کا ڈھکن کھول کر بوتل منہ سے لگا لی۔

''تم چاہو تو موقع کا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ میرے پاس پرانی سے پرانی شراب کی بھی بوتلیں موجود ہیں''...... مادام سلینا نے کہا۔

''نہیں۔ میں نہ پینے کی وجہ بتا چکا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''احمق ہو''...... مادام سلینا نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔

''ازلی ہوں تم نے کوئی نئی بات نہیں کی''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو مادام سلینا بے اختیار ہنس پڑی۔

''پندرہ منٹ ہونے والے ہیں''...... عمران نے کچھ دیر بعد ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہونے دو''...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میرا فرض پورا ہو گیا اب تمہاری مرضی ہے کہ تم میرے پاس موجود رپورٹ سے فائدہ اٹھاتی ہو یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''دھمکی مت دو۔ چلو اٹھو''...... مادام سلینا نے اسی انداز میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ عمران بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ پانچ منٹ بعد وہ عقبی راستے سے باہر نکل رہے تھے۔ باہر دروازے سے کچھ دور تاریکی میں ویگن کھڑی تھی۔ مادام سلینا

اسی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مادام سلینا نے آگے بڑھ کر ویگن کے ڈرائیور کو دیکھا تو اس نے مادام سلینا سے کچھ کہا جس کے جواب میں مادام سلینا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ان سے کچھ فاصلے پر تھا اس لئے وہ نہ سن سکا تھا کہ ڈرائیور نے مادام سلینا سے کیا کہا ہے۔ مادام سلینا ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ چونکہ سیٹ کافی کشادہ تھی اس لئے مادام سلینا کے کہنے پر عمران بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ان دونوں کے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے ویگن آگے بڑھا دی۔ ویگن ڈرائیور ایک عام مقامی دکھائی دے رہا تھا جس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کہاں چلنا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اب خاموشی سے بیٹھے رہو"...... مادام سلینا نے سرد لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات کرنے کا کون سا طریقہ ہے"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"چیف جو حکم دیتا ہے اس کی خلاف ورزی ہم میں سے کوئی نہیں کر سکتا"...... مادام سلینا نے خود کو سنبھالتے ہوئے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"گویا منزل کے بارے میں بتانے سے چیف نے منع کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... مادام سلینا نے اسی لہجے میں کہا۔

"تمہیں بتانے سے منع کیا ہے۔ اس شریف آدمی کو تو اس نے منع نہیں کیا۔ کیا یہ نہیں بتا سکتا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ گونگا اور بہرہ ہے۔ یہ نہ کچھ بول سکتا ہے اور نہ ہی اسے کچھ سنائی دیتا ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"شکر ہے کہ یہ اندھا نہیں ہے ورنہ یہ وقت سے پہلے ہی مجھے نجانے کہاں پہنچا دیتا"...... عمران نے کہا تو مادام سلینا اسے گھور کر رہ گئی۔

"سازش کے بارے میں کچھ بتاؤ"...... مادام سلینا نے کہا۔

"نہیں۔ تم لوگ راز داری برت رہے ہو تو مجھے بھی ضرورت نہیں کہ تمہیں سازش کے بارے میں کچھ بتاؤں"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیٹ ہو"...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی درست ہے"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"چیف کے سامنے تو بتاؤ گے ہی"...... مادام سلینا نے کہا۔

"مجھے اسی کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا پچھلے دنوں کئے جانے والے دونوں میزائلوں کے تجربات بھی کسی سازش ہی کا نشانہ بنے تھے"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا"...... عمران نے ننھے بچوں کی طرح منہ

بسورتے ہوئے کہا تو اس کی شکل دیکھ کر مادام سلینا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''ناراض ہو گئے'' ...... مادام سلینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ہو گیا ہوں ناراض۔ اب تم مناؤ گی بھی تو نہیں مانوں گا'' ...... عمران نے کہا تو مادام سلینا کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''ٹھیک ہے نہ بتاؤ۔ اب میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی''۔ مادام سلینا نے کہا۔

''راز داری کی وجہ سے جب تم اور تمہارے ساتھی مجھے کچھ نہیں بتاتے تو میں تمہیں اپنا راز کیوں بتاؤں بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ہمیں یہ راز و نیاز کی باتیں چھوڑ دینی چاہیں اور کوئی اور بات کرنی چاہئے'' ...... عمران نے کہا۔

''مثلاً کون سی بات'' ...... مادام سلینا نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم کتنی دیر میں پہنچیں گے'' ...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی تم آرام کرو۔ منزل ابھی بہت دور ہے'' ...... مادام سلینا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں سیٹ کی پشت سے ٹیک لگائی اور آنکھیں موند لیں۔

''یہ کیا۔ تم نے آنکھیں کیوں بند کر لی ہیں'' ...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ ابھی آرام کرو۔ منزل دور ہے تو جب تک منزل نہیں آ جاتی میں آرام کر لیتا ہوں'' ...... عمران نے آنکھیں کھولے بغیر کہا تو مادام سلینا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ عمران نے باقاعدہ خراٹے لینا شروع کر دیئے تھے۔ اس کے خراٹوں کی آوازیں سن کر مادام سلینا برے برے منہ بنانے لگی لیکن عمران کو بھلا کسی کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔

''اب اٹھ جاؤ۔ ہم منزل پر پہنچنے والے ہیں'' ...... کافی دیر بعد مادام سلینا نے اسے کاندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو عمران یوں ہڑبڑا کر اٹھ گیا جیسے اسے واقعی گہری نیند سے جگایا گیا ہو۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میں اس گاڑی میں کیسے آ گیا۔ میں تو ابھی پرستان کی پریوں کے حسین جھرمٹ میں بیٹھا، بادام اخروٹ، پستے اور انگور کھا رہا تھا'' ...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فضول باتیں مت کرو اور سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ'' ...... مادام سلینا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران فوراً سیدھا ہوا اور ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگا۔ ویگن اس وقت پہاڑی علاقے میں دوڑ رہی تھی۔ پہاڑی علاقے کی طرف جانے والی سڑک کچی ضرور تھی لیکن اسے خاصا ہموار بنایا گیا تھا اس لئے ویگن معمولی سے ہچکولے کھاتی ہوئی خاصی تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی۔ سڑک کے دائیں

بائیں اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں جن کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ تھوڑی دور جاتے ہی ڈرائیور نے ویگن روک لی۔ اس نے مادام سلینا کو اشارہ کیا تو مادام سلینا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے وین کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے سیاہ رنگ کی دو پٹیاں نکال لیں۔

"یہ کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم چیف کے ٹھکانے کے قریب ہیں۔ چیف کا یہی حکم تھا کہ جب ڈرائیور ویگن روکے تو ہم دونوں کو اپنی آنکھوں پر سیاہ پٹیاں باندھنی ہوں گی تاکہ ہم چیف کے ٹھکانے کی طرف جانے والا راستہ نہ نوٹ کر سکیں۔ مجھے یہی ہدایات دی گئی تھیں اور میرے ساتھ ساتھ تمہیں بھی چیف کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ اس لئے اپنا سر آگے کرو تاکہ میں تمہاری آنکھوں پر سیاہ پٹی باندھ سکوں"۔ مادام سلینا نے کہا۔

"اور تمہاری آنکھوں پر کون باندھے گا سیاہ پٹی"...... عمران نے کہا۔

"یہ ڈرائیور اور کون"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں گہری نیند سویا ہوا تھا۔ مجھے اسی حالت میں لے چلتے چیف کے ٹھکانے پر تو نیند کے عالم میں بھلا میں نے کون سا راستہ دیکھ لینا تھا۔ تم نے تو وہی بات کی ہے کہ ایک مریض گہری نیند سو رہا تھا اور نرس اسے زبردستی جگا جگا کر کہہ رہی تھی کہ اٹھو

تمہاری نیند کی دوا لینے کا وقت ہو گیا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک لطیفہ تھا جو تمہارے سر سے گزر گیا ہے تو میں بھلا کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"اچھا۔ اب باتیں چھوڑو اور آنکھوں پر پٹی بندھوا لو"۔ مادام سلینا نے کہا۔

"اگر میں پٹی نہ بندھواؤں تو"...... عمران نے کہا۔

"جب تک ہم دونوں کی آنکھوں پر پٹی نہیں بندھے گی تب تک ڈرائیور گاڑی آگے نہیں لے جائے گا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"اگر اس سے ویگن آگے نہیں لے جائی جاتی تو اس سے کہو کہ یہ ویگن پیچھے سے لے جائے ریورس گیئر لگا کر"...... عمران نے کہا۔

"تم فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو"...... مادام سلینا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس وقت ہی وقت ہے۔ اگر میں اسے ضائع نہیں کروں گا تو میرا وقت گزرے گا کیسے"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر بیٹھے رہو ایسے ہی۔ یہ ویگن اب نہ آگے

جائے گی اور نہ پیچھے"...... مادام سلینا نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"ارے باپ رے۔ اگر ویگن آگے یا پیچھے نہ گئی تو کیا ہمیں یہیں رہنا پڑے گا۔ ان ویران اور خشک پہاڑیوں کے درمیان"۔ عمران نے بوکھلا کر کہا۔

"ہاں بالکل۔ ایسا ہی ہو گا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"مجھے ویران اور سنسان علاقوں سے بے حد ڈر لگتا ہے اس سے تو بہتر ہے کہ تم میری آنکھوں پر پٹی باندھ دو اور پھر مجھے کسی گنجان آبادی والے علاقے میں لے چلو جہاں ایسی خاموشی اور ویرانی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"ابھی لو"...... مادام سلینا نے کہا اور اس نے ایک پٹی عمران کی آنکھوں پر چڑھا دی۔ پٹی اتنی چوڑی تھی کہ اس نے آنکھوں کے ساتھ ناک اور ماتھے کا کچھ حصہ بھی گھیر لیا تھا۔ اسی لمحے عمران کی ناک سے تیز اور انتہائی ناگوار بو کا بھبکا سا ٹکرایا۔ عمران کے ذہن میں چھناکا سا ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ اسے بے ہوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر سانس روکا اور ساتھ ہی یوں لڑھک گیا جیسے اس پر گیس کا اثر ہو گیا ہو۔

"سنبھالو اسے"...... اچانک ویگن کے ڈرائیور نے انتہائی سرد لہجے میں مادام سلینا سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

"اگلی پہاڑی سے رائٹ ٹرن لے لینا"...... مادام سلینا نے

عمران کو کھڑکی کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ تم ہدایات مت دو"...... ڈرائیور نے غرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... مادام سلینا نے غرا کر کہا اور خاموش ہو گئی۔ ویگن کچھ دیر پہاڑی راستے پر دوڑتی رہی پھر ڈرائیور ویگن موڑ کر ایک کارپٹڈ سڑک پر لے آیا اور ویگن تیزی سے مین سڑک پر دوڑنے لگی۔ ایک گھنٹے کی مسافت کے بعد ویگن ایک شہری علاقے میں داخل ہو رہی تھی۔ شہر میں مختلف راستوں سے ہوتی ہوئی ویگن شہر کے ایک ہوٹل کے احاطے میں داخل ہوئی۔ عمران جو کن انکھیوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا ہوٹل کا نام پڑھ کر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ہوٹل کا نام ویل ڈن تھا۔ ڈرائیور رکے بغیر ویگن پارکنگ میں لے گیا۔ اس نے پارکنگ میں ویگن روکی اور پھر اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا اور فرنٹ سے گھوم کر اس طرف آیا جہاں کھڑکی سے عمران بے ہوش پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈرائیور نے دروازہ کھولا تو عمران جان بوجھ کر باہر کی طرف لڑھکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا ڈرائیور نے فوراً اسے سنبھال لیا اور پھر اس نے عمران کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر لاد لیا۔ مادام سلینا بھی ویگن سے باہر آ گئی اور پھر وہ ہوٹل کے عقبی حصے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہاں صرف ایک آدمی عقبی دروازے پر موجود تھا انہیں دیکھتے ہی اس نے فوراً دروازہ کھول دیا

تھا۔ دروازے کی دوسری طرف سیڑھیاں دکھائی دیں جو اوپر جا رہی تھیں۔

''کیا رپورٹ ہے''...... ڈرائیور نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''سب ٹھیک ہے چلے جاؤ''...... اس آدمی نے کہا۔

''چیف موجود ہے''...... ڈرائیور نے پوچھا۔

''ہاں اور تمہارا انتظار کر رہا ہے''...... اس آدمی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... ڈرائیور نے کہا اور آگے بڑھا اور اوپر جانے والے زینے طے کرنے لگا۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو رابرٹ''...... مادام سلینا نے پوچھا۔

''کیوں کیا ہوا''...... ڈرائیور نے پوچھا جس کا نام رابرٹ تھا۔

''ہمیں چھٹے فلور پر جانا ہے۔ کیا ہم اوپر سیڑھیاں چڑھ کر جائیں گے''...... مادام سلینا نے پوچھا۔

''میں احمق نہیں ہوں۔ دوسری منزل سے لفٹ لے لیں گے''۔ رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے''...... مادام سلینا نے کہا اور وہ دوسری منزل پر پہنچ کر وہ لفٹ والے حصے میں پہنچے اور لفٹ نے چند لمحوں میں انہیں چھٹی منزل پر پہنچا دیا۔ چھٹی منزل پر وہ کمرہ نمبر دس کے سامنے رک گئے۔

''دستک دو''...... رابرٹ نے مادام سلینا سے مخاطب ہو کر کہا تو

مادام سلینا آگے بڑھی اور اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

''یس کم ان''...... اندر سے انتہائی کرخت آواز سنائی دی تو مادام سلینا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ رابرٹ بھی عمران کو کاندھے پر لادے اندر آ گیا۔ یہ ایک ہال نما وسیع کمرہ تھا جسے دفتری انداز میں نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر ایک گینڈے جیسا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کا سر گنجا تھا اور اس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر جیسے سنجیدگی اور کرختگی ثبت دکھائی دے رہی تھی۔ مادام سلینا نے اس آدمی کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''کیا یہی ہے وہ''...... گینڈے جیسے آدمی نے مادام سلینا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''یس چیف''...... مادام سلینا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''رابرٹ''...... گینڈے جیسے آدمی نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اس کی تلاشی لی ہے''...... چیف نے رابرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔ وہ بگ کیٹ ایجنسی کا چیف میجر ناڈ تھا۔

''تو چیف''...... عمران کو اٹھا کر لانے والے نے کہا۔

''نانسنس۔ کیوں نہیں لی اس کی تلاشی۔ چلو جلدی کرو۔ سب سے پہلے اس کی تلاشی لو اور اس کی جیبوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب نکال لو فوراً۔ نانسنس''...... میجر ٹاڈ نے پھاڑ کھانے والے انداز میں کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے میجر ٹاڈ کو غصے میں دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ عمران کو نیچے قالین پر ڈال کر اس کے لباس کی تلاشی لینے لگا۔

''اس کے پاس کچھ نہیں ہے چیف۔ اس کی جیب سے صرف اس کا والٹ نکلا ہے''...... رابرٹ نے عمران کی تلاشی لینے کے بعد سر اٹھاتے ہوئے میجر ٹاڈ سے مخاطب ہو کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہے اس کے والٹ میں''...... چیف نے غرا کر کہا۔

''صرف کرنسی ہے چیف''...... رابرٹ نے جلدی سے کہا۔

''کس ملک کی کرنسی ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''مقامی کرنسی ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''ہونہہ۔ اسے ہوش میں لاؤ''...... میجر ٹاڈ نے غرا کر کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے کہا اور دیوار کے ساتھ لگی میز کی طرف بڑھ گیا پھر پانی کا گلاس لا کر اس نے عمران کے منہ پر انڈیل دیا۔ عمران پہلے کسمسایا پھر آہستہ آہستہ آنکھیں کھول دیں اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ میں کہاں ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت چیف کے روبرو ہو''...... مادام سلینا نے کہا جو چیف کے اشارے پر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

''چیف۔ کون ہے چیف۔ کہاں ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ حیرت سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے گینڈے جیسے آدمی کو دیکھ ہی نہ رہا ہو۔

''چیف تمہارے سامنے ہیں نانسنس''...... رابرٹ نے غرا کر کہا تو عمران چونک کر گینڈے جیسے آدمی کی طرف دیکھنے لگا۔

''یہ چیف ہے''...... عمران نے چیف کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہی ہے ہمارا چیف''...... مادام سلینا نے کہا۔

''حیرت ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ تمہارا چیف کوئی انسان ہو گا لیکن یہ تو......'' عمران نے کہا اور جان بوجھ کر اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''یہ تو کیا''...... میجر ٹاڈ نے اسے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو عمران بری طرح سے اچھل پڑا۔

''ارے باپ رے۔ یہ گینڈا تو انسانی آواز میں بول رہا ہے''۔ عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر مادام سلینا اور رابرٹ کے رنگ

زرد ہو گئے البتہ میجر ٹاڈ کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ تم اس وقت چیف کے سامنے ہو۔ تمہیں چیف سے متعلق ایسی باتیں کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی"...... مادام سلینا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں چیف کی شان میں کوئی گستاخی نہیں کر رہا۔ میں تو اس گینڈے کے بارے میں کہہ رہا ہوں جو گنجا بھی ہے"...... عمران نے کہا تو مادام سلینا غصے سے چیختی ہوئی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ رابرٹ جو عمران کے قریب کھڑا تھا اس نے بھی انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جیب سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ عمران کی جانب کر دیا۔

"ہاتھیوں اور گینڈوں کا شکار ریوالوروں سے نہیں کیا جاتا۔ ان کا شکار کرنے کے لئے تھری ناٹ تھری رائفل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس چھوٹے سے ریوالور سے اس گینڈے کا بھلا کیا بگڑے گا"...... عمران نے رابرٹ کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر مخصوص لہجے میں کہا تو رابرٹ غرا کر رہ گیا۔

"اسے گولی مار دو رابرٹ۔ یہ آدمی زندہ رہنے کے قابل نہیں ہے"...... مادام سلینا نے چیختے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ رابرٹ نے فوراً ریوالور کے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالا۔

"رک جاؤ رابرٹ"...... اس سے پہلے کہ رابرٹ عمران پر فائر

کرتا، میجر ٹاڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو رابرٹ کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"سنو۔ تمہارا نام کیا ہے"...... میجر ٹاڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ تم سے پوچھ رہا ہے"...... عمران نے مادام سلینا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مادام سلینا تلملا کر رہ گئی۔

"نانسنس۔ چیف مجھ سے نہیں تم سے بات کر رہے ہیں"۔ مادام سلینا نے غرا کر کہا۔

"بات نہیں کر رہا یہ تمہارا نام پوچھ رہا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو مادام سلینا کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"یہ تم کس نانسنس کو اپنے ساتھ لے آئی ہو سلینا"...... رابرٹ نے مادام سلینا کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مادام سلینا۔ واقعی یہ تم کس نانسنس رابرٹ کو اپنے ساتھ لے آئی ہو"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ لگتا ہے میں واقعی کسی غلط آدمی کو لے آئی ہوں۔ یہ وہ نہیں ہو سکتا۔ آپ اگر حکم دیں تو ہم اسے ابھی گولی مار کر ہلاک کر دیتے ہیں"...... مادام سلینا نے میجر ٹاڈ کی طرف دیکھ کر ندامت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے''...... میجر ناڈ نے کہا۔ اس نے حیرت انگیز طور پر خود کو سنبھال لیا تھا اور اب اس کے چہرے پر غصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''کیا نام بتایا ہے اس نے تمہیں''...... میجر ناڈ نے مادام سلینا سے پوچھا۔

''میں نے اس سے کئی بار اس کا نام پوچھا تھا لیکن اس نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ بے نام ہے اور میں اسے گمنام کہہ کر پکار سکتی ہوں''...... مادام سلینا نے کہا۔

''جو کوڈ ورڈز طے ہوئے تھے کیا تم نے اس سے پوچھے تھے''۔ میجر ناڈ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اس نے ہر کوڈ کا ٹھیک جواب دیا تھا۔ اسی لئے تو میں اسے یہاں آپ کے پاس لائی ہوں''...... مادام سلینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ تمہارا نام کیا ہے''...... میجر ناڈ نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''تم شاید مجھ سے کچھ پوچھ رہے ہو''...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تم سے مخاطب ہوں''...... میجر ناڈ نے خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ کیا کہہ رہے ہو تم''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا

کر اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں کہہ نہیں رہا۔ تم سے تمہارا نام پوچھ رہا ہوں''...... میجر ناڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا''...... عمران نے کہا۔

''کیا اچھا۔ اپنا نام بتاؤ نانسنس''...... مادام سلینا نے غرا کر کہا۔

''کس کو بتاؤں۔ تمہیں یا اس گینڈے۔ اوہ۔ ارے ہپ۔ میرا مطلب ہے تمہارے چیف کو''...... عمران نے جان بوجھ کر بڑبڑانے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ تم سے پوچھ رہا ہے''...... مادام سلینا نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ شاید عمران کی ان حرکتوں پر اسے حقیقتاً گولیاں مار کر ہلاک کر دیتی۔

''اپنا نام بتاؤ مجھے''...... میجر ناڈ نے ایک بار پھر کہا۔

''کون سا نام۔ میرے باپ نے جو رکھا تھا وہ یا وہ نام جو میری ماں نے رکھا تھا۔ ان کے علاوہ میری بہن اور میرے کزنوں نے میرے بہت سے نام رکھے ہوئے ہیں میرے دادا سمیت''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو میجر ناڈ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو تم اپنا نام نہیں بتانا چاہتے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''جب تک تم پوچھو گے نہیں میں تمہیں اپنا نام کیسے بتا سکتا

ہوں"...... عمران نے کنواری دلہن کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔

"تو بتاؤ۔ کیا نام ہے تمہارا"...... میجر ناڈ نے زچ ہونے والے انداز میں کہا۔ عمران کی احمقانہ باتیں سن کر رابرٹ اور مادام سلینا کا بھی چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔

"میرا نام سن کر تم ہنسو گے تو نہیں"...... عمران نے معصوم بچے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں ہنستا۔ تم بتاؤ نام"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"اوٹ پٹانگ"...... عمران نے کہا۔

"اوٹ پٹانگ۔ کیا مطلب"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"یہ میرا نام ہے۔ ڈیڈی نے میرا نام اوٹ رکھا تھا اور اماں بی نے پٹانگ"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"کہاں۔ کرسی پر یا تمہارے گنجے سر پر"...... عمران نے کہا تو میجر ناڈ اسے گھور کر رہ گیا۔

"کرسی پر بیٹھ جاؤ"...... میجر ناڈ نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور بڑے اطمینان بھرے انداز میں مادام سلینا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ مادام سلینا بھی اسے گھورتی ہوئی بیٹھ گئی۔

"مجھے کیا ہوا تھا"...... عمران نے مادام سلینا کی طرف فریفتہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم شاید ویں میں سو گئے تھے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"نہیں میں تمہیں اپنے اتنے قریب دیکھ کر بے ہوش ہو گیا تھا شاید"...... عمران نے کہا۔

"ایسی بات نہیں تھی"...... رابرٹ نے کہا۔

"مجھے اکثر حسیناؤں کے جلو میں بے ہوشی کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ کھڑے کھڑے یا پھر بیٹھے بیٹھے ہی میں بے ہوش ہو جاتا ہوں اب بھی ایسا ہی ہوا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہوا ہے۔ رابرٹ۔ اسے شراب دو"...... میجر ناڈ نے پہلے عمران سے پھر رابرٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ شراب نہیں پیتا ہے چیف"...... مادام سلینا نے کہا۔

"تو کیا پیتا ہے یہ"...... میجر ناڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چائے مل سکتی ہے پوست کے ڈوڈے والی۔ جس سے چائے دو آتشہ ہو جاتی ہے اور اگر مادام سلینا اپنے ہاتھوں سے بنائے گی تو پھر یہ چائے سہ آتشہ ہو جائے گی"...... عمران نے گردن گھما کر مادام سلینا کی طرف بدستور فریفتہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ پوست کے ڈوڈے کیا ہوتے ہیں"...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہاری آنکھوں کی طرح سحر انگیز"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''انہیں کافی مل سکتی ہے۔ جاؤ سلینا۔ اس کے لئے کافی بنا لاؤ''...... میجر ٹاڈ نے عمران کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا تو مادام سلینا عمران کو تیز نظروں سے گھورتی ہوئی اٹھی اور پھر وہ تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکلتی چلی گئی۔

''کیا نام بتایا تھا تم نے۔ ہاں۔ مسٹر اوٹ پٹانگ۔ مادام سلینا کہہ رہی تھی کہ تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ہاں اور کیوں ملنا چاہتا ہوں یہ آپ جانتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''مادام سلینا نے بتایا ہے کہ تم سپیشل رپورٹ صرف مجھے دینا چاہتے ہو''...... میجر ٹاڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے مادام سلینا سے یہی کہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''مگر کیوں''...... چیف نے پوچھا۔

''مجھے یہی حکم ملا تھا کہ میں سوائے میجر ٹاڈ کے کسی اور کو رپورٹ نہ دوں''...... عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

''میرے اس اصل نام کے بارے میں تمہیں کیسے علم ہوا''۔ میجر ٹاڈ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی میں نے کہا ہے کہ یہی حکم ملا تھا کہ سوائے میجر ٹاڈ کے کسی اور کو رپورٹ نہ دوں اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ کوڈ نام مجھے ان لوگوں سے معلوم ہوا ہے جنہوں نے رپورٹ تم تک پہنچانے کی

ذمے داری مجھے دی ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ رپورٹ کیا ہے۔ بتاؤ مجھے''...... میجر ٹاڈ نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

''وہ میں تنہائی میں ہی بتا سکتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''رابرٹ میرا خاص آدمی ہے۔ تم اس کی موجودگی میں ہر بات کر سکتے ہو''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''سوچ لو۔ اگر رپورٹ لیک آؤٹ ہوئی تو اس کی ساری ذمے داری تمہاری ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ رپورٹ بتاؤ''...... میجر ٹاڈ نے غرا کر کہا۔

''رپورٹ یہ ہے کہ جس طرح پہلے دو میزائل فائر ہوتے ہی راستے میں بلاسٹ ہو گئے تھے اسی طرح تیسرا میزائل بھی فضا میں بلند ہوتے ہی بلاسٹ ہو جائے گا اور کسی بھی صورت میں اپنے ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''یہ رپورٹ ہے''...... میجر ٹاڈ نے چونک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ تھرڈ میزائل کی مشینری میں فیول سسٹم کے ساتھ دھماکے سے بلاسٹ ہونے والی ریموٹ کنٹرولڈ ڈیوائس بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا۔ دھماکے سے بلاسٹ ہونے والی ریموٹ کنٹرول ڈیوائس''...... میجر ٹاڈ نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں۔ تم تھرڈ میزائل کو چیک کرالو لیکن میرا دعویٰ ہے کہ تم اور ماہر ترین سراغرساں اور ماہر سے ماہر انجینئرز بھی اس ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس کو چیک نہیں کرسکیں گے اسے انتہائی خفیہ طور پر اور نہایت مہارت سے لگایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"رپورٹ میں اور کیا ہے"...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

"مجھے اس ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس کے سلسلے میں سپیشل تربیت دی گئی ہے اور میں ان ماہرین میں سے ہوں جو تھرڈ میزائل کے فیول سسٹم میں نصب بلاسٹنگ ڈیوائس کو ہٹا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم یہ کام کیسے کرو گے"...... میجر ناڈ نے غرا کر کہا۔

"اس کے لئے تمہیں میزائل فائر ہونے سے پہلے مجھے میزائل اسٹیشن لے جانا ہو گا تاکہ میں میزائل میں نصب ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس کو ڈی فیوز کر کے تھرڈ میزائل کو محفوظ کر کے اسے کامیاب پرواز کے قابل بنا سکوں اور وہ راستے میں بلاسٹ ہونے کی بجائے اپنا ٹارگٹ ہٹ کر سکے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ سب کچھ تمہیں تحریری طور پر بھی لکھ کر دیا گیا ہے یا تمہیں سب کچھ زبانی سمجھایا گیا ہے"...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

"اس سوال کا جواب میں اس وقت دوں گا جب تم مجھے یقین دلا دو گے کہ میجر ناڈ تم ہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ مطلب۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں میجر ناڈ نہیں

ہوں۔ بولو"...... میجر ناڈ نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو"...... عمران نے کہا تو میجر ناڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہونہہ۔ میں کس طرح ثابت کروں کہ میں ہی میجر ناڈ ہوں۔ بولو"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"یہ تم بہتر سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں مادام سلینا اور رابرٹ کی گواہی پر شبہ ہے کہ میں میجر ناڈ نہیں ہوں"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"شبہ کرنا میرے پیشے کا پہلا اصول ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر۔ میں کس طرح تمہیں مطمئن کروں"...... میجر ناڈ نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اگر میں ثابت نہ کر سکا کہ اصل چیف میجر ناڈ میں ہوں تو اس صورت میں تم کیا کرو گے"...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

"واپس چلا جاؤں گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں تمہیں ایسے ہی یہاں سے واپس جانے دوں گا"...... میجر ناڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں اپنی مرضی سے آیا ہوں اور اپنی مرضی سے واپس جا سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"جب تک تم ہمیں سب کچھ نہیں بتاؤ گے تمہیں یہاں سے واپس نہیں جانے دیا جائے گا"...... رابرٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم میری ایک ایک بوٹی بھی الگ کر دو تو بھی تم مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں اگلوا سکو گے"...... عمران نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ان لوگوں نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ اصلی چیف کی شناخت کیا ہے"...... میجر ٹاڈ نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"بتایا ہے اور اگر اجازت دو تو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جس طرح چاہو اطمینان کر لو کہ میں ہی میجر ٹاڈ ہوں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اپنی قمیض دائیں کاندھے سے ہٹا دو"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... میجر ٹاڈ نے حیرت سے پوچھا۔

"ساٹھ کی دہائی میں پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان ہونے والی جنگ میں جب تم کافرستانی فوج کی کمان کر رہے تھے تو ایک محاذ پر تمہارے دائیں کاندھے پر پاکیشیائی ٹینک شکن میزائل کا ایک ٹکڑا آ کر لگا تھا جس سے تم شدید زخمی ہو گئے تھے۔ تم اس زخم کی وجہ سے کئی ماہ بستر پر پڑے رہے۔ تمہارا وہ زخم تو ٹھیک ہو گیا تھا مگر کاندھے پر تین کونے والا ایک نشان چھوڑ گیا یہی نشان تمہارے

اصل ہونے کی پہچان ہے"...... عمران نے کہا۔

"گڈ۔ تم تو میرے بارے میں ضرورت سے زیادہ معلومات رکھتے ہو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو مجھے خاص طور پر یہاں بھیجا گیا ہے"۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اب تم کاندھے پر زخم کا تین کونوں والا نشان دیکھنا چاہتے ہو"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو میجر ٹاڈ چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتا رہا پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کر کرسی کی پشت پر ڈالا اور پھر وہ اپنی قمیض کے بٹن کھولنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں اس نے اپنے دائیں کاندھے سے قمیض ہٹا کر اسے عمران کے سامنے کر دیا۔ اس کے کاندھے پر تین کونوں والے ایک پرانے زخم کا نشان تھا۔ اس نشان کو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"ہاں اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم ہی اصلی میجر ٹاڈ ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اب میرے سوال کا جواب بھی دے دو کہ رپورٹ زبانی ہے یا تحریری بھی"...... میجر ٹاڈ نے قمیض درست کرتے ہوئے کہا۔

"تحریری بھی موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ تحریری رپورٹ کہاں ہے"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"میرے پاس موجود ہے"...... عمران نے کہا اسی لمحے مادام سلینا ایک ٹرالی دھکیلتی ہوئی اندر آ گئی۔ اس نے ٹرالی ایک طرف روکی اور پھر اس نے رابرٹ کو اشارہ کیا تو رابرٹ ٹرالی سے کافی کے مگ اٹھا کر میجر ٹاڈ اور عمران کے سامنے رکھنے لگا۔ اس نے ایک مگ اس کرسی کے سامنے میز پر رکھ دیا جہاں مادام سلینا بیٹھی ہوئی تھی۔ مادام سلینا سر ہلاتی ہوئی اسی کرسی پر آ کر بیٹھ گئی۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ رابرٹ نے تمہاری تلاشی لی تھی۔ تمہاری جیب سے تو کوئی مسیج نہیں نکلا تھا"...... میجر ٹاڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری اجازت کے بغیر میری جیبوں سے کوئی کچھ نہیں نکال سکتا"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم مائیکروفلم پروجیکٹر منگواؤ۔ میرے پاس ایک مائیکروفلم ہے جس میں تحریری رپورٹ موجود ہے۔ میں تمہیں وہ رپورٹ دکھا بھی دیتا ہوں اور سمجھا بھی دیتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"رابرٹ۔ جاؤ مائیکروفلم پروجیکٹر لاؤ"...... میجر ٹاڈ چند لمحے عمران کی طرف غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کہاں ہے مائیکروفلم"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"ابھی دکھاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنا ایک جوتا اتار کر اس کی ایڑی کو کسی پیچدار ڈھکنے کی طرح گھمایا اور ایڑی الگ کر کے ایڑی کے اندر بنے والے خلا سے ایک مائیکروفلم نکال کر ایڑی دوبارہ جوتے میں ایڈجسٹ کی اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پھر اس نے مائیکروفلم میجر ٹاڈ کی طرف بڑھا دی جو بڑی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ تو اس میں ہے اصل رپورٹ"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رابرٹ ایک کیمرہ سائز پروجیکٹر لے کر اندر داخل ہوا۔ اس نے پروجیکٹر لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ میجر ٹاڈ نے مائیکروفلم عمران کو دی تو عمران نے پروجیکٹر میں مائیکروفلم ایڈجسٹ کی اور پروجیکٹر آن کر دیا۔ پروجیکٹر سے شعاع سی نکلی تو عمران نے اس کا رخ سامنے والی دیوار کی طرف کر دیا۔ فوراً ہی اسکرین کے طور پر استعمال کی جانے والی دیوار پر ایک تحریر ابھر آئی یہ کسی انسانی ہاتھ کی تحریر تھی۔ وہ غور سے تحریر پڑھنے لگا۔ تحریر کے خاتمے پر عجیب و غریب قسم کے دستخط تھے اور ایک مہر لگی ہوئی تھی۔ میجر ٹاڈ نے دستخط اور مہر کو بغور دیکھا۔

"ٹھیک ہے آگے چلو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اب فیول سسٹم کا نقشہ ہے"...... عمران نے کہا اور پروجیکٹر کا ایک بٹن دبا کر تصویر آگے کر دی۔ اب ایک نقشہ سامنے تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ نقشہ کسی پاور سسٹم یا اسٹیم سپلائی کا ہے۔ عمران نقشے کے بارے میں میجر ناڈ کو سمجھانے لگا جسے وہ بہت توجہ اور انہماک سے سمجھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران کے خاموش ہونے پر میجر ناڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس تحریر میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ تھرڈ میزائل وائٹ راک پر ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ اب یہ تم ہی مجھے بتا سکتے کہ وائٹ راک کہاں ہے تاکہ میں وہاں جا کر تھرڈ میزائل میں نصب بلاسٹنگ ڈیوائس کو اس سے الگ کر سکوں تاکہ میزائل تباہ ہونے سے بچ جائے اور جب اسے لانچ کیا جائے تو وہ راستے میں بلاسٹ نہ ہو اور ٹھیک اپنے ٹارگٹ پر جا کر اسے ہٹ کر سکے۔ اس کے لئے تمہیں ظاہر ہے مجھے وائٹ راک تک لے جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی کرنا پڑے گا"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"تو پھر کب لے جاؤ گے مجھے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آج ہی کسی وقت"...... میجر ناڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب صبح ہونے والی ہے"...... عمران نے کہا۔

"آج سے مراد ہونے والے دن سے ہے اس وقت تک تم ساتھ والے کمرے میں آرام کر سکتے ہو"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"کیا یہ بہتر نہیں ہو گا کہ ہم ابھی وائٹ راک کی طرف روانہ ہو جائیں تاکہ جلد از جلد کام ختم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"دس بجے سے پہلے وہاں نہیں جایا جا سکتا اور تمہیں وائٹ راک تک لے جانے کے لئے مجھے اوپر سے خصوصی طور پر اجازت لینی پڑے گی"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"اجازت۔ کیسی اجازت"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وائٹ راک میں موجود میزائل اسٹیشن میں جانے کی اجازت۔ جب تک مجھے اوپر سے اجازت نہیں مل جاتی میں تمہیں میزائل اسٹیشن تو کیا وائٹ راک تک بھی نہیں لے جا سکتا۔ سمجھے تم"۔ میجر ناڈ نے کہا۔

"اوہ۔ یہ اجازت کس سے لینی پڑتی ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہائی کمان سے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"ہائی کمان میں کسی کا نام تو ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں اس کا نام نہیں بتا سکتا۔ بہرحال تم کافی پیو اور پھر جا کر آرام کرو میں خود سب کچھ کر لوں گا"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"جیسے تمہاری مرضی"...... عمران نے سر ہلا کر کہا اور پھر وہ مگ اٹھا کر کافی کے سپ لینے لگا۔

''مادام سلینا اسے لے جاؤ اور دیکھو یہ ہمارا خاص مہمان ہے اسے کسی بھی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے''...... میجر ٹاڈ نے مادام سلینا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اسے یہاں کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ آؤ چلو''...... مادام سلینا نے پہلے میجر ٹاڈ سے پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مادام سلینا اسے لے کر چیف کے آفس سے باہر آئی اور پھر وہ مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے ایک لگژری کمرے میں آ گئے۔ کمرے میں آتے ہی عمران کی آنکھوں میں یکلخت اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے سر جھٹک کر خود کو سنبھالا لیکن دوسرے ہی لمحے عمران کو احساس ہوا کہ چوٹ ہو گئی ہے مگر یہ احساس بعد از وقت تھا ایک لمحے ہی میں اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا اور وہ صوفے پر گر پڑا۔ اسے میجر ٹاڈ کے آفس میں جو کافی پلائی گئی تھی اس میں کچھ ملا ہوا تھا جس کا اثر عمران پر اب ہوا تھا۔

عمران کو بے ہوش ہو کر صوفے پر گرتا دیکھ کر مادام سلینا مسکرا دی۔ اس نے آگے بڑھ کر عمران کو چیک کیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ عمران واقعی بے ہوش ہو چکا ہے اور اس کے جلد ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے تو وہ عمران کو وہیں چھوڑ کر کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ دوبارہ میجر ٹاڈ کے آفس میں داخل ہو رہی تھی۔

''کیا رہا''...... میجر ٹاڈ نے مادام سلینا کے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

''وہ بے ہوش ہو گیا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''چیف۔ کیا واقعی یہ اصل آدمی ہے''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''ہاں۔ مجھے اس پر شک نہیں ہے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''پھر آپ نے اسے وائٹ راک لے جانے کے لئے اجازت کا بہانہ کیوں کیا ہے''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''میں مائیکرو فلم میں موجود رپورٹ، مہر اور دستخط چیک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اصل ہیں یا نہیں''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''مجھے تو اصل لگے ہیں''...... رابرٹ نے کہا۔

''چیک کر لیں گے۔ تم چلنے کی تیاری کرو''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''وائٹ راک جانا ہے''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''ہاں۔ سب کچھ وہیں پر ہوگا''...... میجر ٹاڈ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا اسے ساتھ لے جانا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہاں۔ اگر اس کی رپورٹ درست ہے تو پھر ہمیں اسے ہر حال میں ساتھ لے جانا پڑے گا''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''لیکن اسے کیسے لے جایا جائے گا''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''جیسے لایا گیا ہے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اوکے چیف''...... رابرٹ نے سر ہلا کر کہا۔

''گاڑی پارکنگ میں ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''ہاں ویگن ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''یہ اور بھی اچھا ہے۔ اسے اٹھاؤ اور لے جا کر ویگن کے پچھلے حصے میں ڈال دو۔ میں بھی آ رہا ہوں''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے کہا اور کمرے سے نکل گیا۔ کچھ دیر بعد وہ لفٹ سے اتر کر اسی طرح عمران کو کاندھے پر ڈالے

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ پارکنگ میں پہنچ کر مادام سلینا نے رابرٹ سے چابی لی اور ویگن کا عقبی دروازہ کھول دیا۔ رابرٹ نے بے ہوش عمران کو ویگن کے اندر ڈال کر دروازہ بند کر دیا۔ اسی لمحے ایک خفیہ راستے سے میجر ٹاڈ نکل کر تیز تیز چلتا ہوا وہاں آ گیا۔

''کیا میں آپ کے ساتھ چلوں چیف''...... رابرٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ تم یہیں رکو۔ میں مادام سلینا کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''عقبی دروازہ لاک کر دیا''...... مادام سلینا نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ہاں''...... رابرٹ نے اثبات میں سر ہلا کر جواب دیا تو مادام سلینا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود میجر ٹاڈ بیٹھ گیا تھا۔ مادام سلینا نے چابی اسے دی تو میجر ٹاڈ نے چابی اگنیشن میں لگائی اور ویگن کا انجن اسٹارٹ ہو گیا رابرٹ ایک طرف ہٹ گیا اور ویگن حرکت میں آ گئی۔

''کیا آپ کو اس آدمی کے بارے میں پہلے سے علم تھا چیف''...... مادام سلینا نے پوچھا۔

''ہاں۔ مین ہیڈ کوارٹر سے اس کے بارے میں اطلاع مل گئی تھی''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''کیا وہ لوگ میزائل میں لگی ہوئی بلاسٹنگ ڈیوائس کے بارے میں ٹرانسمیٹر پر نہیں بتا سکتے تھے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''نہیں۔ ڈیوائس کو انتہائی ماہرانہ انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے اور اسے ماہر ٹیکنیکل انجینئر ہی ٹریس کر سکتا ہے اسی لئے انہوں نے ایک ماہر کو بھیج دیا ہے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اگر ڈیوائس کے بارے میں معلوم ہو جاتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر مائیکرو فلم اپنے سائنس دانوں کو دکھا دی جائے تو کیا وہ اس بلاسٹنگ ڈیوائس کو ٹریس نہیں کر سکتے کہ وہ میزائل میں کہاں نصب ہے اور اسے میزائل سے کیسے ہٹایا جا سکتا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ آسان نہیں ہے اسی لئے خصوصی طور پر اس اوٹ پٹانگ کو یہاں بھیجا گیا ہے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''مگر وہ تو سیکرٹ ایجنٹ ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''سیکرٹ ایجنٹ سائنس دان تو نہیں ہو سکتے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''مگر وہ اس ڈیوائس کو ٹریس کرنے اور اسے میزائل سے ہٹانے کی باقاعدہ تربیت لے کر آیا ہے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''چیف۔ میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی''...... مادام سلینا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کون سی بات''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اگر اوٹ پٹانگ بلاسٹنگ ڈیوائس ٹریس کر کے اسے ڈی فیوز کر سکتا ہے تو وہ لوگ ایسا کیوں نہیں کر سکتے جنہوں نے اپ ڈاؤن میزائل کی تخلیق میں حصہ لیا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اس کی سینکڑوں وجوہات ہو سکتی ہیں''...... میجر ٹاڈ نے کہا تو مادام سلینا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''اس کے علاوہ میرے ذہن میں ایک اور بھی خدشہ سر ابھار رہا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کون سا خدشہ''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اگر اوٹ پٹانگ میزائل میں لگی ہوئی ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس تلاش کرنے اور اسے ڈی فیوز کرنے میں ناکام رہا تو کیا ہو گا''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اس صورت میں میزائل کو فائر کرنے کی کارروائی ملتوی کر دی جائے گی''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ملتوی تو اب بھی ہے چیف''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہاں مگر سائنس دانوں نے 'اوکے' کی رپورٹ دے دی تھی اور اسے فائر کرنے کے انتظامات شروع کر دیے گئے تھے مگر ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملی کہ میزائل کو فائر کرنے کی کارروائی تا حکم ثانی ملتوی کر دی جائے اور اس لئے ایسا کیا گیا ہے''...... میجر ٹاڈ نے بتایا۔

''اس سلسلے میں کافرستانی حکومت نے کچھ نہیں کہا کہ میزائل

فائر کیوں نہیں کیا گیا یا اس میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے"۔ مادام سلینا نے کہا۔

"کافرستانی حکومت کو آگاہ کر دیا گیا تھا کہ میزائل ٹارگٹ کو ہٹ نہ کر سکے گا اس لئے اسے روکا گیا ہے چونکہ وہ لوگ خود بھی دو میزائلوں کی تباہی سے خوفزدہ ہیں اس لئے انہوں نے اس بات کو فوراً قبول کر لیا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اس معاملے میں ہمارا مفاد کیا ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"بہت بڑا مفاد ہے۔ اتنا بڑا کہ تم سوچ بھی نہیں سکتیں"۔ میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہمارا ذاتی مفاد یا اسرائیل کا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"دنیا کا کوئی یہودی ذاتی مفاد کے لئے اس طرح سر دھڑ کی بازی نہیں لگاتا ہر یہودی اسرائیل کی بقا کے لئے کام کرتا ہے۔ سمجھی تم"...... میجر ٹاڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"یس چیف۔ سوری چیف"...... مادام سلینا نے کہا۔

"اور کوئی بات"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ ایک سوال اور ہے اور وہ یہ کہ اگر مشن اپ ڈاؤن کا تھرڈ میزائل بھی راستے میں ہی تباہ ہو جاتا تو پھر کیا ہوتا۔ کیا آئندہ یہ پروگرام جاری رہتا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"نہیں۔ تھرڈ میزائل بھی راستے میں بلاسٹ ہو جاتا تو اس پروگرام کو یہیں پر روک دیا جاتا اس وقت تک کے لئے جب تک

کہ میزائلوں کی تباہی کا معاملہ صاف نہ ہو جاتا اور آئندہ کے لئے اس کا تدارک نہ کر لیا جاتا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"یہ سازش آخر کس ملک کی ہو سکتی ہے اور وہ کون ہے جو اپ ڈاؤن میزائلوں کو ٹارگٹ پر پہنچنے سے روکنا چاہتا ہے۔ پہلے دو میزائلوں کی تباہی اور اب تھرڈ میزائل میں بھی ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس لگا دی گئی ہے۔ کون کر رہا ہے یہ سب کچھ"۔ مادام سلینا نے پوچھا۔

"اسرائیل اور کافرستان کے دشمن مشترکہ ہیں اور یہ بات تم ہی نہیں ساری دنیا اچھی طرح سے جانتی ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"آپ کا اشارہ مسلمان ملکوں کی جانب ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"ہاں اور یہ سازش یقیناً کسی مسلمان ملک کی ہو سکتی ہے اور خاص طور پر مجھے اس سارے کھیل کے پیچھے پاکیشیا کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے چیف ایکسٹو کا ہاتھ ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ان کا اس معاملے سے کیا تعلق"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"بہت بڑا تعلق ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"وہ کیا"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"جو دو میزائل راستے میں بلاسٹ ہوئے تھے وہ میزائل عام

تجرباتی میزائل نہیں تھے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''کیا مطلب۔ مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ اسرائیل کے سائنس دانوں نے نئے میزائل اپ ڈاؤن بنائے ہیں اور کافرستانی حکومت سے ان کے ویران اور بنجر علاقوں میں تجربات کرنے کی اجازت لی گئی ہے۔ یہ میزائل خصوصی طور پر برف پوش پہاڑیوں کی چوٹیوں پر فائر کئے جانے تھے تاکہ ان کی پرواز اور خاص طور پر ان کے ٹارگٹ ہٹ کرنے کی کارکردگی کو چیک کیا جا سکے۔ یہ میزائل کافرستان کے پہاڑوں کی سب سے اونچی چوٹیوں پر فائر کئے جانے تھے جو کسی راکٹ کی طرح پرواز کرتے ہوئے پہلے سیدھے اوپر جاتے اور پھر ڈاؤن ہو کر پہاڑ کی چوٹیوں پر گرتے جہاں ان میزائلوں سے ہٹ کرنے کے لئے خصوصی ٹارگٹ بنائے گئے تھے''...... مادام سلینا نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ سب ڈاجنگ پلان تھا تاکہ دنیا پر یہی ظاہر کیا جا سکے کہ ہم اپنے میزائلوں کے تجربات پہاڑی چوٹیوں پر کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ اپ ڈاؤن میزائل ایسے میزائل تھے کہ جن کو نشانے پر گرا کر کسی بھی ملک کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا تھا۔ ان میزائلوں میں ایٹمی مواد بھرا ہوا تھا جس سے کسی بھی ملک کو آسانی سے تباہ کیا جا سکتا تھا۔ اپ ڈاؤن میزائلوں کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ ان میزائلوں کو نہ تو کسی سائنسی سسٹم سے چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے کسی بھی قسم کے میزائلوں سے ٹارگٹ پر جانے سے روکا جا سکتا

ہے۔ یہ میزائل ایک بار فائر ہو جائیں تو اس وقت تک نہیں رکتے جب تک ٹارگٹ کو ہٹ نہ کر دیں لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ دونوں میزائل راستے میں ہی بلاسٹ ہو گئے تھے اور بحر ہند میں جا گرے تھے۔ انہیں کیسے بلاسٹ کیا گیا تھا اور دونوں میزائل کیسے سمندر برد ہوئے تھے اس کے بارے میں ابھی تک کچھ علم نہیں ہو سکا ہے اور نہ ہی ہمیں ایسا کوئی ثبوت ملا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہو کہ میزائلوں کو کسی خاص طریقے سے روکا گیا ہے یا کوئی خاص میزائل فائر کر کے انہیں راستے میں ہی بلاسٹ کر کے سمندر برد کر دیا گیا ہے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''اوہ۔ لیکن ان دونوں میزائلوں سے کس ملک کو ٹارگٹ کیا گیا تھا چیف''...... مادام سلینا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا کو۔ اگر دونوں میزائل راستے میں بلاسٹ نہ ہوتے اور سمندر برد نہ ہوتے تو اب تک پاکیشیا کا نام و نشان تک اس دنیا سے غائب ہو چکا ہوتا''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''اوہ۔ مائی گاڈ۔ تو یہ بات تھی''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہاں ان دونوں میزائلوں کے حیرت انگیز طور پر راستے میں بلاسٹ ہونے اور سمندر برد ہونے کی وجہ سے پاکیشیا بچ گیا ہے اور اب ہمارے پاس اپ ڈاؤن کا تیسرا اور آخری میزائل بچا ہوا ہے جسے ہم کسی بھی صورت میں ضائع نہیں کرنا چاہتے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

"تو یہ تھرڈ میزائل بھی......" مادام سلینا کہتے کہتے رک گئی۔

"ہاں۔ اس تھرڈ میزائل سے پاکیشیا کو ہی نشانہ بنایا جانا تھا لیکن ہیڈ کوارٹر سے حکم آنے کی وجہ سے یہ کارروائی روک دی گئی ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اگر یہ سازش پاکیشیا کی ہے تو یہاں اس کے ایجنٹ کون ہو سکتے ہیں۔ بلیو برڈ گروپ یا بلیک ہیڈ گروپ"...... مادام سلینا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس بارے میں کافرستانی ایجنسیاں ہم سے تعاون کر رہی ہیں اور وہ ان کے بارے میں معلومات حاصل کر رہی ہیں۔ اگر پاکیشیائی ایجنٹ یہاں پہنچ گئے ہیں تو پھر کافرستانی ایجنسیاں جلد ہی ان کا پتہ چلا لیں گی۔ کافرستانی ایجنسیاں کسی بھی صورت میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہمارے کام میں مخل نہیں ہونے دیں گی اور نہ ہی وہ ہم تک پہنچ سکیں گے"...... میجر ٹاڈ نے بتایا۔

"کیا کافرستانی حکومت ہمارے اس پروگرام سے آگاہ ہے"۔ مادام سلینا نے پوچھا۔

"ہاں۔ کافرستان بھی پاکیشیا کی تباہی چاہتا ہے اس لئے اسرائیل اور کافرستان نے مل کر ہی یہ سارا سیٹ اپ بنایا ہے تاکہ اسرائیل کے طاقتور اور انتہائی تباہ کن اپ ڈاؤن میزائلوں سے پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیا جائے۔ اس مشن میں کافرستانی حکومت ہمارے ساتھ ہے اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے

کافرستان کی مرضی سے ہی ہو رہا ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"تو کیا بلیک ہیڈ اور بلیو برڈ گروپس کے بارے میں ابھی تک کچھ علم نہیں ہوا ہے کہ ان کا تعلق کس ملک سے ہے اور وہ ہمارے خلاف کیوں کام کر رہے ہیں"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک ان کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملی ہیں۔ میرے اندازے کے مطابق ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو گروپس ہوں اور اپنے اپنے طور پر ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں آئے ہوں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے یہاں پہنچی ہوئی ہے تو اس کا مطلب صاف ہے کہ انہیں ہمارے اپ ڈاؤن مشن کا پتہ چل چکا ہے اور وہ ہر صورت میں پاکیشیا کے دفاع کے لئے تھرڈ میزائل کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے ہیں"...... مادام سلینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم ان کی طرف سے الرٹ ہیں اور وائٹ راک پر ہم نے ان کے اٹیک سے بچنے کے لئے خاطر خواہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ اگر انہیں وائٹ راک میں موجود میزائل اسٹیشن کا علم ہو بھی گیا تو وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ وائٹ راک کی تمام سیکورٹی ہماری ہے جو کسی قیمت پر پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں نہیں پہنچنے دے گی"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''تو کیا ہماری حفاظت کے لئے وہاں کافرستان کی کوئی فورس موجود نہیں ہے''...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکیشیا کو تباہ کرنے کے بعد یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ پاکیشیا پر حملہ ہمارے میزائل اسٹیشن وائٹ راک سے کیا گیا ہے تو کافرستان اس سے اپنی لاعلمی ظاہر کر دے گا کہ انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہے کہ اسرائیلی ایجنٹوں نے کافرستان کے کسی علاقے میں میزائل اسٹیشن بنایا اور وہاں سے اَپ ڈاؤن میزائل پاکیشیا پر فائر کر کے پاکیشیا کو تباہ و برباد کر کے نکل گئے۔ اس طرح دنیا میں ان کی ساکھ بنی رہ جائے گی۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ دنیا کے اسلامی ممالک، پاکیشیا کی تباہی کے بعد اسرائیل کے خلاف سراپا احتجاج بن جائیں گے لیکن اسرائیل کو جو خطرات پاکیشیا سے ہیں وہ کسی اور ملک سے نہیں ہیں۔ اسرائیل کے ہاتھوں پاکیشیا کی تباہی کے بعد دنیا میں ایسا کوئی اسلامی ملک باقی نہیں رہ جائے گا جو اسرائیل کے خلاف اعلانِ جنگ کر سکے یا اسرائیل کے خلاف سر اٹھا سکے۔ پاکیشیا کی تباہی کے بعد اسرائیل کا مورال اور بلند ہو جائے گا اور تمام اسلامی ممالک اسرائیل کے وجود سے خوف زدہ ہو جائیں گے اور اگر کسی بھی اسلامی ملک نے اسرائیل کے خلاف سر اٹھانے کی کوشش کی تو اس ملک کو بھی اَپ ڈاؤن میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے گا''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''بڑی زبردست پلاننگ ہے چیف۔ میں تو ان میزائلوں کو محض

تجرباتی میزائل ہی سمجھ رہی تھی''...... مادام سلینا نے کہا۔

''اب چونکہ ہمارا لاسٹ آپریشن شروع ہونے والا ہے اور ہم تھرڈ میزائل کو فائر کر کے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کرنے والے ہیں اسی لئے میں نے تمہیں ساری تفصیلات بتا دی ہیں''۔ میجر ٹاڈ نے کہا۔

''لیس چیف۔ تھینک یو چیف''...... مادام سلینا نے کہا۔ ویگن انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی مختلف سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔

''اگر اجازت دیں تو آپ سے ایک اور بات پوچھوں''۔ مادام سلینا نے میجر ٹاڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''پوچھو۔ کیا پوچھنا چاہتی ہو''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ہمارے جو دو اَپ ڈاؤن میزائل راستے میں بلاسٹ ہوئے ہیں۔ کیا ان دونوں میزائلوں کے بلاسٹ ہونے سے خطے میں تابکاری نہیں پھیلی ان میزائلوں کے بلاسٹ ہونے کی وجہ سے تو ہر طرف تابکاری سے تباہی ہی تباہی پھیل جانی چاہئے تھی پھر اس کے بارے میں آخر دنیا میں شور کیوں برپا نہیں ہوا''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ایسا تب ہوتا جب میزائلوں میں موجود وار ہیڈز بھی فضاء میں ہی تباہ ہو جاتے۔ دونوں میزائل فیول سسٹم والے حصے سے تباہ ہوئے تھے جس کے نتیجے میں وہ سمندر میں جا گرے۔ دنیا کے تمام میزائلوں میں وار ہیڈز میزائلوں کے اگلے حصے میں لگائے جاتے

ہیں جو ٹارگٹ پر گرنے کے بعد ہی بلاسٹ ہوتے ہیں۔ چونکہ ہمارے فائر کئے ہوئے دونوں میزائل ٹارگٹ تک پہنچے ہی نہیں تھے اس لئے وار ہیڈ تباہ نہیں ہوئے تھے اور بحر ہند میں ہی گر گئے تھے''...... میجر ٹاڈ نے کہا تو مادام سلینا نے سمجھ جانے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن اپ ڈاؤن میزائلوں سے پاکیشیا کو ہی نشانہ کیوں بنایا جا رہا ہے۔ کیا اس لئے کہ پاکیشیا اٹمی ملک بن چکا ہے اور اسرائیل کے لئے خطرہ بنا ہوا ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ہاں۔ جوہری طاقت بننے کے بعد پاکیشیا سائنس کے میدان میں تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے اور ہمارے علم میں آیا تھا کہ پاکیشیا ہائیڈروجن بم اور لیزر بم بنانے کی تیاری کر رہا ہے۔ ان کی اٹمی ٹیکنالوجی دنیا کی اٹمی ٹیکنالوجی سے کہیں آگے ہے اور ہمیں جو اطلاعات ملی تھیں ان کے مطابق پاکیشیا جو ہائیڈروجن بم اور لیزر بم بنا رہا ہے ایسے بم دنیا کے کسی سپر پاور کے پاس بھی نہیں ہیں۔ تم یوں سمجھو کہ اگر پاکیشیا اس میدان میں آگے بڑھ گیا تو ساری اسلامی دنیا اس کے گرد جمع ہو جائے گی اور وہ پاکیشیا کو اس قدر سرمایہ فراہم کر دیں گے کہ پاکیشیا سائنسی، دفاعی اور جنگی میدان میں ان ممالک کا سرپرست بن جائے گا اور پاکیشیا نے اگر اپنی ٹیکنالوجی ان مسلم ممالک کو فروخت کر دی تو تمام اسلامی ممالک طاقتور ہو جائیں گے اور پھر تم خود ہی سوچو کہ ان کے سامنے

اسرائیل کی کیا اہمیت باقی رہ جائے گی۔ پاکیشیا جس طرح غزہ اور اسرائیل کے دشمن ممالک کو سپورٹ کرتا ہے اگر ان ممالک کو پاکیشیا نے جنگی اور دفاعی ٹیکنالوجی فراہم کر دی تو وہ ممالک اسرائیل کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کریں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسلامی ممالک مل کر اسرائیل کا وجود ہی مٹا دیں اس لئے اسرائیل نے کافرستان سے معاہدہ کیا ہے اور اس معاہدے کے تحت ہی ہم نے پاکیشیا کو اپ ڈاؤن میزائلوں سے تباہ کرنے کا پروگرام ترتیب دیا ہے جس میں ہمیں ہر حال میں کامیابی حاصل کرنی ہے''۔ میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اور یہ کامیابی ہم حاصل کر کے رہیں گے''...... مادام سلینا نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اب ہم کامیابی سے زیادہ دور نہیں ہیں۔ اگر دونوں میزائل راستے میں تباہ ہو کر سمندر برد نہ ہوئے ہوتے تو اب تک پاکیشیا کا نام صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہوتا لیکن خیر اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ ہمارا تھرڈ میزائل تیار ہے۔ بس ایک بار یہ اوٹ پٹانگ اس میزائل سے ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس ہٹا دے تو ہم اس میزائل کو ایک لمحے کی تاخیر کئے بغیر پاکیشیا پر فائر کر دیں گے اور پاکیشیا کا نام و نشان مٹ جائے گا''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... مادام سلینا نے کہا۔

''پاکیشیا کو تباہ کرنے کے بعد ہم یہ بھی معلوم کریں گے کہ

ہمارے دو میزائلوں کو تباہ کرنے میں کس کا ہاتھ تھا اور اگر وہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے تو اس قدر ٹائٹ سیکورٹی ہونے کے باوجود وہ ہمارے میزائل اسٹیشن تک پہنچے کیسے تھے اور وہ ان میزائلوں میں بلاسٹنگ ڈیوائس لگانے میں کیسے کامیاب ہو گئے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ یہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''تھرڈ میزائل کی لانچنگ اسی وجہ سے رکی ہوئی تھی لیکن اب چونکہ ہمیں رپورٹ مل گئی ہے کہ تھرڈ میزائل میں بھی ڈیوائس لگی ہوئی ہے اور ہمارے حامیوں نے ہماری مدد کے لئے اس اوٹ پٹانگ کو بھیج دیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب ہم جلد اس مشن میں کامیاب ہو جائیں گے''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ اور یہ ہماری زندگی کا سب سے بڑا مشن ہو گا۔ اسرائیلی ایجنسی بگ کیٹ کا بگ مشن''...... مادام سلینا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ بگ کیٹ کا واقعی بگ مشن ہے۔ پاکیشیا کی تباہی کے بعد پوری دنیا میں بگ کیٹ کا نام ہو گا۔ صرف بگ کیٹ کا''۔ میجر ٹاڈ نے کہا۔

''جب آپ نے مجھے یہ سب کچھ بتا دیا ہے تو یہ بھی بتا دیں کہ یہ آدمی ہے کون۔ میرا مطلب ہے اس آدمی کا تعلق کس ملک سے

ہے اور یہ جو رپورٹ لایا ہے یہ رپورٹ آپ کو کس نے بھیجی ہے''...... مادام سلینا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ پاکیشیا کی تباہی میں اسرائیل اور کافرستان کے ساتھ ساتھ ایکریمیا بھی ہمارا حامی ملک ہے اور ہم اس کے مشورے سے ہی یہاں آئے تھے۔ ایکریمیا کی ایک ایجنسی ڈارک ہارس ہمارے اس مشن کی نگرانی کر رہی ہے جس کے چند ایجنٹ پاکیشیا میں بھی موجود ہیں تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نظر رکھ سکیں اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے خلاف حرکت میں آئے تو وہ ہمیں ان کے بارے میں معلومات فراہم کر سکیں۔ ڈارک ہارس کا چیف کرنل ہورس ہے۔ یہ کرنل ہورس کا ہی آدمی ہے۔ کرنل ہورس کے ایجنٹوں نے ہی یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں اور چونکہ ڈارک ایجنسی اس معاملے میں ایکریمیا کا نام سامنے نہیں لانا چاہتی اس لئے کرنل ہورس نے اس آدمی کو خفیہ طور پر یہ رپورٹ دے کر یہاں بھیجا تھا تاکہ ہم اس بات سے آگاہ ہو سکیں کہ آخر ہمارے میزائل راستے میں کیوں اور کیسے بلاسٹ ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں میری کرنل ہورس سے بات بھی ہو چکی ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''تو کیا کرنل ہورس اور اس کی ایجنسی اس بات کا پتہ نہیں لگا سکی کہ دونوں میزائلوں پر ڈیوائس کس نے لگائی تھی''...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ میری دوبارہ کرنل ہورس سے بات نہیں ہوئی ورنہ شاید وہ مجھے بتا دیتا۔ میں اس کی رپورٹ کا ہی منتظر تھا۔ اب چونکہ رپورٹ آ گئی ہے اس لئے میں سب سے پہلے میزائل سے بلاسٹنگ ڈیوائس ہٹانا چاہتا ہوں تاکہ ہمارا تھرڈ میزائل نہ صرف محفوظ ہو جائے بلکہ اسے جلد سے جلد لانچ کر کے پاکیشیا کو نشانہ بنایا جا سکے"..... میجر ناڈ نے کہا۔ تیز رفتاری سے سفر کرتے ہوئے وہ پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے تھے اور پھر وہ پہاڑی راستوں سے ہوتے ہوئے تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک مادام سلینا چونک پڑی۔

"اوہ"..... اچانک مادام سلینا کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی میجر ناڈ بھی چونک پڑا۔ سامنے سڑک پر روڈ بلاک رکھا ہوا تھا اور دس مسلح آدمی مشین گنیں سنبھالے کھڑے تھے اور ایک میجر انہیں رکنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

صفدر نے بہت کوشش کی تھی کہ دروازہ کھول کر باہر نکل سکے مگر نجانے کس طرح سے ویگن کے عقبی دروازے کی کنڈی لگ گئی تھی ممکن ہے یہ ویگن کو لگنے والے جھٹکوں کا نتیجہ رہا ہو۔ اب وہ بے بس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ یہ بھی نہیں جان سکا تھا کہ ویگن کہاں روکی گئی ہے وہ کس جگہ موجود ہے پھر اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ ویگن کے عقبی دروازے کی اندرونی کنڈی کھلی چھوڑ کر اسٹیرنگ سیٹ والی کھڑکی کی طرف بڑھا پھر اس پر نصب جالی کو اکھاڑنے کی کوشش کرنے لگا۔

جالی کی پتیوں میں انگلیاں پھنسا کر زور لگانے پر جالی اکھڑ گئی۔ تین کونوں سے کیلیں نکل گئی تھیں جبکہ چوتھے کونے پر ایک کیل اٹکی رہ گئی تھی۔ اس نے جالی ہٹا کر دوسری طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ ویگن ایک پارکنگ میں کھڑی تھی۔ سامنے ایک بڑی سی دیوار تھی جس پر بڑے بڑے

حروف میں ویل ڈن ہوٹل لکھا ہوا تھا۔ ویل ڈن ہوٹل کا نام پڑھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ اس ہوٹل میں پہلے بھی آ چکا تھا اور اس ہوٹل کے ہر حصے کو پہچانتا تھا۔ گویا لڑکی اور ویگن کا ڈرائیور عمران کے ساتھ اس ہوٹل میں آئے تھے۔

''تو کیا یہ ہوٹل ہی ان کا ٹھکانہ ہے''...... صفدر نے سوچا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا لیکن وہ کسی فیصلے پر نہ پہنچ سکا۔ عمران کو یہاں لانے کا مقصد یہی ہو سکتا تھا کہ وہ اسے کسی کے سامنے پیش کرنے والے تھے کیونکہ ویل ڈن ہوٹل میں وہ عمران کو قید تو نہیں کر سکتے تھے۔ یہ بڑے لوگوں کا ہوٹل جہاں ایسی وارداتوں کا ہونا ناممکن ہوتا ہے۔

''مگر پھر عمران کو یہاں کیوں لایا گیا ہے''...... صفدر نے سوچا۔ وہ عمران کو لے جا چکے تھے اور اسٹیرنگ سیٹ والا حصہ خالی پڑا تھا۔ اس کی سوچ کا دھارا اس وقت ٹوٹا جب کافی دیر کے بعد اس نے عقبی حصے کے دروازے پر کھٹکا سنا۔ وہ پھرتی سے جالی کو واپس اس کی جگہ پر ایڈجسٹ کر کے وہاں رکھے ہوئے ایک بڑے باکس کی آڑ میں ہو گیا۔ ویگن کا عقبی دروازہ کھلا پھر کوئی بھاری سی چیز عقبی حصے میں ڈالی گئی اور دروازہ پھر بند ہو گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی وہاں ایک بار پھر تاریکی پھیل گئی۔ چند لمحوں کے بعد صفدر نے ویگن کو حرکت میں آتے محسوس کیا تھا وہ تیزی سے اس طرف بڑھا جس طرف کوئی بھاری چیز ڈالی گئی تھی۔ اس کا اندازہ تھا کہ یہ بھاری

وجود عمران ہی ہو سکتا ہے اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا وہ عمران ہی تھا جو بے ہوش تھا۔ صفدر چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے عمران کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اسے ناکامی نہیں ہوئی تھی چند لمحوں بعد عمران پہلے کسمسایا پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''کک۔ کک کیا میں اندھا ہو گیا ہوں''...... عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''نہیں آپ ٹھیک ہیں''...... صفدر نے سرگوشی سے کہا۔

''تم۔ کیا تم ملک الموت ہو''...... عمران نے حیرت سے کہا۔

''نہیں۔ میں صفدر ہوں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''ملک الموت کا نام صفدر کیسے ہو سکتا ہے۔ سچ سچ بتاؤ اگر تم ملک الموت ہو تو مجھے لے جانے سے پہلے میری ایک التجا سن لو۔ میں ابھی کنوارا ہوں اور کنواروں کا جنازہ جائز نہیں ہوتا اس لئے تم مجھے تھوڑی سی مہلت دے دو۔ میں جلد سے جلد شادی کر لوں گا پھر میں تمہارے ساتھ جانے سے انکار نہیں کروں گا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''عمران صاحب۔ پلیز۔ اس وقت ہم خطرے میں ہیں''۔ عمران کی بے معنی باتیں سن کر صفدر نے کہا۔

''ہائیں۔ تو پھر یہ خطرہ حرکت کیوں کر رہا ہے۔ کیا خطرہ اسی طرح سڑکوں پر دوڑتا پھرتا ہے''...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"آپ ویگن میں سفر کر رہے ہیں عمران صاحب اور میں ان کا تعاقب کر رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"قیدی بن کر۔ کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں"...... صفدر نے کہا اور ویگن میں آنے کا سارا واقعہ دوہراتا چلا گیا۔

"تو یہ بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں اور اب وہ لوگ آپ کو پھر کہیں لے جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"مجھے کچھ کچھ اندازہ ہے کہ وہ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں بھی تو سنوں جناب کہ یہ لوگ آپ کو کہاں لے جا رہے ہیں اور آپ نے کیسے اس کا اندازہ لگایا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"حالات اور واقعات کا تجزیہ کرنے سے۔ یہ مجھے اپنے خفیہ میزائل اسٹیشن لے جا رہے ہیں جہاں ان کا تھرڈ اَپ ڈاؤن میزائل لانچ کیا گیا ہے اور وہ چونکہ نہیں چاہتے کہ میں راستہ دیکھ سکوں اس لئے انہوں نے مجھے بے ہوش کر دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اَپ ڈاؤن میزائل۔ میں کچھ سمجھا نہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ یہ بتاؤ کہ ویگن کون ڈرائیو کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں تو یہیں تھا"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تمہیں کیسے پتہ ہو سکتا ہے تم تو خود قید ہو گئے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اسٹیرنگ سیٹ کے اور عقبی حصے کے درمیان ایک کھڑکی ہے اور میں نے اس کی جالی توڑ رکھی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"گڈ شو۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا پھر اس نے جالی ذرا سی کھسکا کر دوسری طرف کا جائزہ لیا۔ یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے کہ اسٹیرنگ پر میجر ٹاڈ تھا جبکہ مادام سلینا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمران اور صفدر ان کی باتیں سننے لگے۔

"یہ لوگ......" صفدر نے کہنا چاہا۔ وہ میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کی باتیں سن کر حیران ہو رہا تھا اور یہ سن کر اس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے کہ ایکریمیا، کافرستان اور اسرائیل مل کر پاکیشیا کے خلاف کس قدر بھیانک اور خوفناک سازش کر رہے ہیں۔ پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے اسرائیل نے کافرستان کے علاقے وائٹ راک علاقے میں میزائل اسٹیشن بنایا ہوا ہے جہاں پر اَپ ڈاؤن تھرڈ میزائل موجود ہے اور اس میزائل میں باقاعدہ وار ہیڈ لگا ہوا ہے۔ اگر وہ میزائل لانچ کر دیتے تو میزائل یہاں سے پرواز کرتا ہوا سیدھا پاکیشیا پر جا گرتا اور ایٹمی مواد سے

لیس اَپ ڈاؤن میزائل واقعی پاکیشیا کو صفحہ ہستی سے مٹا دیتا۔

''خاموشی سے سنتے رہو''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر''...... صفدر اتنا ہی کہہ سکا تھا۔ ان کی گفتگو کا سلسلہ اس وقت ٹوٹا تھا جب ویگن کی رفتار کم ہونے لگی تھی۔

''ارے۔ یہ مسلح آدمی یہاں کیوں کھڑے ہیں''...... مادام سلینا کی آواز آئی۔

''نہ صرف کھڑے ہیں بلکہ ہمیں رکنے کے لئے اشارہ کر رہے ہیں''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''رُکنا مت''...... مادام سلینا نے بے چینی سے کہا۔

''کیوں''...... میجر ٹاڈ نے رفتار کم کرتے ہوئے پوچھا۔

''یہ فراڈ بھی ہو سکتے ہیں''...... مادام سلینا نے کہا۔

''تم نے ان کے ہاتھوں کی طرف نہیں دیکھا''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں ہیں''...... مادام سلینا نے کہا۔

''میں مشین گنوں کا نہیں کہہ رہا۔ میرا اشارہ میجر کی طرف ہے۔ اس کے ہاتھ کی طرف غور سے دیکھو''...... میجر ٹاڈ نے ویگن روکتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یہ تو ہاتھ سے مخصوص انداز میں ہمیں کوئی اشارہ دے رہا ہے''...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ وہ ہمارا مخصوص کوڈ اشاراتی زبان میں دوہرا رہا ہے''۔

میجر ٹاڈ نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے ہی ساتھی ہیں لیکن اگر یہ ہمارے ساتھی ہیں تو پھر ان کا یہاں روڈ بلاک لگا کر ہمیں روکنے کا کیا مقصد ہے''...... مادام سلینا نے کہا۔

''ابھی معلوم ہو جائے گا''...... میجر ٹاڈ کی آواز آئی۔

''اوہ۔ میجر ٹاڈ آپ''...... اچانک ایک اور مرد کی آواز ابھری۔

''ارے میجر رائیڈر یہ تم ہو''...... عمران نے میجر ٹاڈ کی آواز سنی۔

''یس میجر ٹاڈ''...... میجر رائیڈر کی آواز آئی۔

''تم یہاں کیا کر رہے ہو اور تم نے ہمیں یہاں کیوں روکا ہے''...... میجر ٹاڈ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''محض چیکنگ کے لئے میجر ٹاڈ''...... میجر رائیڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... انہوں نے میجر ٹاڈ کی آواز سنی۔

''سپر چیف کے حکم کے مطابق وائٹ راک کی طرف جانے والی ہر گاڑی کو یہاں روک کر اسے چیک کیا جائے گا تاکہ کوئی غلط آدمی اس طرف نہ پہنچ سکے''...... میجر رائیڈر نے جواب دیا۔

''تلاشی لینی ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''یس میجر ٹاڈ۔ سپر چیف نے کہا تھا کہ آپ بھی اگر کسی گاڑی میں یہاں آئیں تو آپ کی گاڑی کو بھی مکمل چیک کیا جائے''......

میجر رائیڈر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سوپر چیف کا حکم ہے تو میں سوپر چیف کی حکم عدولی نہیں کر سکتا۔ تم میری گاڑی کی تلاشی لے سکتے ہو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"تھینک یو میجر ٹاڈ۔ اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو آپ دونوں نیچے آ جائیں تاکہ ہم تسلی سے ویگن کو چیک کر سکیں"...... میجر رائیڈر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... میجر ٹاڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور میجر ٹاڈ نیچے اتر گیا وہ شاید عقبی حصے کی طرف آ رہے تھے۔

"میں واپس اپنی جگہ پر جا رہا ہوں۔ تم چھپ جاؤ اور چوکنے رہنا"...... عمران نے کہا اور پھرتی سے آگے بڑھ کر اسی جگہ جا لیٹا جہاں اسے بے ہوشی کی حالت میں پھینکا گیا تھا۔ ایک لمحے کے بعد ہی دروازہ کھلا اور ٹارچ کی روشنی اندر پڑنے لگی۔

"یہ کون ہے"...... میجر رائیڈر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ سوپر چیف کا مہمان ہے۔ اسے راستوں کا علم نہ ہو سکے اسی لئے اسے ہم بے ہوش کر کے لے جا رہے ہیں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے"...... میجر رائیڈر نے کہا۔

"تلاشی پوری کرو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"بس کافی ہے۔ یہاں یہی آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے یہاں"...... میجر رائیڈر نے کہا تو میجر ٹاڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا پھر چند منٹ بعد ویگن حرکت میں آ گئی اور عمران اٹھ کر پھر صفدر کے پاس آ گیا۔

"اب یہ منزل پر پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے جب یہ مجھے اٹھا کر لے جائیں تو تم ویگن سے نکل کر خاموشی اور احتیاط کے ساتھ میرے پیچھے چلے آنا"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"اگر انہوں نے آپ کو نکال لے جانے کے بعد دروازہ بند کر دیا تو پھر میں تو یہاں قید ہو کر رہ جاؤں گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ واقعی ایک مشکل مرحلہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہوٹل ویل ڈن کی پارکنگ میں بھی ایسا ہی ہوا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"وہ تم بتا چکے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس کا ایک طریقہ میری سمجھ میں آ رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کے جانے کے بعد میں ویگن کی اسٹیئرنگ سائیڈ کے دروازے کا لاک توڑنے کی کوشش کروں"...... صفدر نے کہا۔

"ناممکن ہے۔ تم اس لاک کو خالی ہاتھوں نہیں توڑ سکتے اور بالفرض توڑنے میں کامیاب بھی رہے تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ لاک

توڑنے کی آوازیں وہاں موجود افراد کو سنائی نہیں دیں گی"۔ عمران نے کہا۔

"پھر اس طرح تو میں یہاں قیدی بن کر رہ جاؤں گا"۔ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوچنے دو مجھے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور کھڑکی کی جالی سے لگ کر مادام سلنا اور میجر ٹاڈ کی گفتگو سننے کی کوشش کرنے لگا مگر وہ دونوں خاموش تھے اور پچویشن ایسی تھی کہ صفدر جالی ہٹا کر ونڈ اسکرین کے پار نہیں دیکھ سکتا تھا اگر ایسا کرتا تو عقبی منظر دکھانے والے آئینے میں میجر ٹاڈ اسے دیکھ لیتا اور اس کا راز افشاں ہو جاتا اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

وہ سوچتا رہا اور ویگن حرکت کرتی رہی رفتار خاصی تیز تھی۔ اس نے عمران کی جانب دیکھا جو بدستور سوچ میں گم تھا اچانک ویگن ہلکے سے جھٹکے کے ساتھ رک گئی پھر کسی بھاری گیٹ کے کھلنے کی آواز آئی اور ویگن پھر چل پڑی۔

"شاید ان کی منزل آ گئی ہے"...... صفدر نے آہستہ سے عمران سے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی لگتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا سوچا ہے آپ نے جناب"...... صفدر نے پوچھا۔

"اسپیشل بندے کے لئے اسپیشل ترکیب"...... عمران نے مسکرا کر

کہا۔

"کون سی ترکیب"...... صفدر نے پوچھا۔

"سنو گے تو پھڑک اٹھو گے"...... عمران نے کہا اور صفدر کو اپنے ذہن میں آنے والی ترکیب بتانے لگا۔

"ویری گڈ۔ اس پلان پر عمل کر کے تو واقعی میں آسانی سے ویگن سے باہر نکل جاؤں گا"...... صفدر نے کہا۔

"نکل تو جاؤ گے مگر......" عمران نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"مگر کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"اگر چھپنے کی کوئی جگہ نہ ملی تو"...... عمران نے کہا۔

"رات کی تاریکی معاون ثابت ہو گی"...... صفدر نے کہا اور وہ چونک پڑے۔ ویگن پھر رک گئی تھی اور اس بار اس کا انجن بھی بند کر دیا گیا تھا اس کا مطلب یہی تھا کہ ویگن کی منزل آ چکی ہے۔

"تیار ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر دروازے کے قریب ویگن کی آہنی دیوار سے چپک کر کھڑا ہو گیا۔ دوسری دیوار سے صفدر چپک گیا تھا اب انہیں دروازہ کھلنے کا انتظار تھا تاکہ عمران اپنے پلان پر عمل کر سکے۔ چند لمحوں کے بعد کھٹکا سا ہوا اور پھر ویگن کے پٹ کھلتے چلے گئے۔

"اسے اٹھا کر لے چلو مگر احتیاط سے"...... عمران نے میجر ٹاڈ کی آواز سنی اور ساتھ ہی ان چار افراد کو دیکھا جو ایک اسٹریچر نیچے رکھ رہے تھے ان کے علاوہ دو مسلح گارڈ بھی ان کے قریب کھڑے

تھے پھر جیسے ہی اسٹریچر والے ویگن کے پچھلے حصے کی طرف بڑھے۔ عمران نے پوری قوت سے ان پر جست لگا دی اور ان سے ٹکرانے کے بعد دونوں مسلح افراد سے جا ٹکرایا اور وہ اوپر تلے ڈھیر ہو گئے۔ مسلح گارڈ نیچے دبے ہوئے تھے اور ان کے اوپر اسٹریچر لانے والے اور ان کے اوپر عمران تھا عمران کے ہاتھ پاؤں تیزی سے چل رہے تھے اور فضاء ان افراد کی زوردار چیخوں سے گونج رہی تھی۔

''ارے ارے۔ یہ تم کیا کر رہے ہو نانسنس۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ''...... عمران نے میجر ٹاڈ کی چیختی ہوئی آواز سنی۔

''رک جاؤ''..... مادام سلینا چلائی تھی۔ لیکن عمران کیسے رک جاتا۔ اگر رک جاتا تو اس کا سارا پلان فیل ہو جاتا۔ میجر ٹاڈ اور مادام سلینا اپنے ساتھیوں کو اس سے بچانے کے لئے جیسے ہی عمران کے قریب آئے عمران نے اٹھ کر ان پر حملہ کر دیا۔ اس کی ٹانگیں چلیں اور مادام سلینا اور میجر ٹاڈ چیختے ہوئے دور جا گرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران تیزی سے سامنے کی جانب دوڑنے لگا جہاں دو تین گارڈ اور نظر آ رہے تھے۔

''ٹھہرو۔ رک جاؤ''...... عمران نے میجر ٹاڈ کی چیختی ہوئی آواز سنی۔ اس کی آواز سن کر عمران رک گیا۔ اسے رکتے دیکھ کر میجر ٹاڈ اور مادام سلینا اٹھے اور بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ ویگن سے چار پانچ فٹ آگے تھے اسٹریچر لانے والے افراد اور مسلح گارڈ اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور ہکا بکا انداز میں

عمران کی جانب دیکھ رہے تھے۔

صفدر کے لئے بہترین موقع تھا وہ تیزی سے جھکے جھکے انداز میں باکس کی آڑ سے نکلا اور پھر کھلے ہوئے دروازے سے فوراً کود کر باہر آ گیا۔ باہر اندھیرا تھا۔ ویگن سے اترتے ہی وہ تیزی سے نیچے جھکا اور ویگن کے نیچے کھسک گیا پھر رینگتا ہوا ویگن کی دوسری سمت نکلا اور بڑی تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف لکڑی کی درجنوں بڑی بڑی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں۔ پیٹیوں کے قریب آتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے رکا اس نے سر اٹھا کر دائیں بائیں دیکھا اور پھر وہاں کسی کو نہ پا کر وہ اٹھا اور تیزی سے پیٹیوں کی آڑ میں ہو گیا۔ اس طرف نیم تاریکی تھی جبکہ دوسری طرف خاصی روشنی تھی جہاں عمران کھڑا تھا۔

صفدر نے پیٹی کی آڑ سے جھانکا۔ میجر ٹاڈ اور مادام سلینا عمران کے پاس کھڑے کچھ کہہ رہے تھے پھر وہ اسی طرف آنے لگے۔ ان کا رویہ عمران کے ساتھ دوستانہ ہی تھا پھر وہ اس کے ساتھ نکلتے چلے گئے۔ صفدر نے اب گارڈز کو اچھی طرح سے دیکھا ان کی وردیاں گہری نیلی یا کالی تھیں۔ ان کے سروں پر ہیلمٹ جیسی فولادی ٹوپیاں تھیں اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں دکھائی دے رہی تھیں۔۔ صفدر اپنی جگہ دبکا رہا۔ عمران، میجر ٹاڈ اور مادام سلینا آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک صفدر چونک پڑا۔

''کون ہو تم''...... عقب سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی

اور ساتھ ہی مشین گن کی نال اس کی پسلیوں سے آ لگی تھی اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"میں۔ وہ وہ......" صفدر نے ہکلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کا فولادی مکا عقب میں موجود مشین گن بردار کی کنپٹی پر پڑا۔ اس سے پہلے کہ اس آدمی کے منہ سے چیخ نکلتی صفدر اس پر کسی چیتے کی سی پھرتی سے جھپٹا اور اس نے اس آدمی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کا ایک اور مکا اس آدمی کی کھوپڑی پر پڑا۔ اس بار ضرب زور دار تھی۔ وہ فوراً صفدر کے ہاتھوں میں جھول گیا۔ صفدر نے احتیاطاً اس کے سر پر ایک اور ضرب لگائی لیکن جب اس آدمی کے جسم پر اس ضرب کا کوئی اثر نہ ہوا تو وہ مطمئن ہو گیا اور اس نے اس آدمی کو پیٹیوں کے پیچھے گھسیٹ لیا۔ پیٹیوں کے پیچھے لا کر صفدر نے اس آدمی کو زمین پر لٹایا اور پھرتی سے اس کا لباس اتارنے لگا۔

چونکہ اس آدمی کی جسامت صفدر سے قدرے بھاری تھی اس لئے صفدر نے یہ کمی پوری کرنے کے لئے اس کا اتارا ہوا لباس اپنے لباس کے اوپر ہی پہننا شروع کر دیا۔ لباس پہن کر صفدر نے اس کی ٹوپی سر پر رکھی اور پھر اس نے جھک کر اس آدمی کی گردن کی مخصوص رگ انگلیوں سے مسل دی۔ اب وہ آدمی دیر تک ہوش میں نہیں آ سکتا تھا۔

صفدر نے اس کی مشین گن اٹھائی اور پھر وہ پیٹیوں کی آڑ سے نکل کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ صفدر اسی طرف بڑھ رہا تھا جس طرف مادام سلینا اور میجر ناڈ عمران کو لے گئے تھے۔ کچھ فاصلے پر اسے ایک بڑی سی عمارت دکھائی دی۔ عمارت کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ صفدر آگے بڑھا اور اس عمارت میں داخل ہو گیا۔ یہ گودام تھا۔ بہت بڑا گودام۔ یہاں بڑی بڑی پیٹیاں اور کنٹینرز رکھے ہوئے تھے۔

کنٹینروں کے دروازے مقفل اور سیل تھے۔ صفدر اس گودام سے ہوتا ہوا دوسرے دروازے سے باہر آیا تو اسے کچھ فاصلے پر ایک اور عمارت دکھائی دی۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ میجر ناڈ، مادام سلینا، عمران اور مسلح گارڈ اس عمارت کے پاس کھڑے نظر آئے۔ عمارت کے باہر ہلکی روشنی کے بلب لگے ہوئے تھے جن کی مدھم روشنی میں وہ نظر آ رہے تھے۔ ان کے قریب کچھ فاصلے پر دس مسلح افراد بھی کھڑے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا مسلح گارڈ کے عقب میں آ کر رک گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ عمارت میں داخلے کے منتظر ہوں۔ عمارت کا بڑا دروازہ بند تھا اور اندر تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اچانک بڑا دروازہ کھلنے لگا اور وہ بے چینی سے اسے دیکھنے لگا دروازہ پورا کھلتے ہی میجر ناڈ، عمران اور مادام سلینا اندر داخل ہو گئے پھر مسلح گارڈ اندر داخل ہونے لگے۔ سب سے آخری آدمی صفدر تھا اس کے داخل ہوتے ہی گیٹ بند ہو گیا تھا۔ اندر زمین کے نیچے زینے جاتے نظر آ رہے تھے وہ بھی دوسرے گارڈز کی

طرح زینے طے کرنے لگا۔ چالیس ۔ قریب زینے طے کر کے نیچے مسطح جگہ پر پہنچتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ زینوں کا اختتام ایک پلیٹ فام پر ہوا تھا اور یہ پلیٹ فارم ایسا ہی تھا جیسے ریلوے اسٹیشن کا پلیٹ فارم ہوتا ہے۔ سامنے کچھ فاصلے پر ریلوے ٹریک بھی تھا۔ زمین دوز ریلوے ٹریک اس کے لئے حیرت انگیز تھا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا۔ عمران، میجر ٹاڈ، مادام سلینا اور مسلح گارڈ پلیٹ فارم پر کھڑے تھے اور پلیٹ فارم کے مختلف حصوں میں ویسی ہی بڑی بڑی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں جیسی اس نے ویگن میں دیکھی تھیں۔ اچانک دور فاصلے پر ہلکی سی سرخ تق روشن ہو گئی پھر وہ تق تیزی سے قریب آنے لگی اور ایسا محسوس ہونے لگا جیسے ٹریک پر کوئی ریلوے انجن آ رہا ہو۔ کچھ ہی دیر میں یہ دیکھ کر صفدر کی ایک بار پھر آنکھیں پھیل گئیں کہ واقعی وہ ٹرین ہی تھی۔ چھ ڈبوں والی ٹرین۔ ٹرین جیسے ہی پلیٹ فارم پر آ کر رکی۔ اس کے رکتے ہی وہاں پر موجود افراد نے پیٹیاں اٹھا اٹھا کر ٹرین کی بوگیوں میں لادنی شروع کر دیں۔ چھ میں سے پانچ مال بردار بوگیاں تھیں جبکہ ایک بوگی مسافروں کے لئے مخصوص تھی۔ مسلح افراد کو مال بردار بوگیوں میں پیٹیاں لادتے دیکھ کر صفدر بھی آگے بڑھا۔ اس نے مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور پھر وہ بھی ان افراد کے ساتھ پیٹیاں اٹھا اٹھا کر بوگیوں میں لادنے لگا۔

پیٹیاں رکھتے ہوئے اس کی نظریں مسافر بوگی کے پاس کھڑے

عمران، میجر ٹاڈ اور مادام سلینا پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ کچھ دیر باتیں کرتے رہے پھر صفدر نے ان تینوں کو بوگی میں سوار ہوتے دیکھا۔ جب پلیٹ فارم پر موجود تمام پیٹیاں لد گئیں تو مسلح افراد بھی ٹرین پر سوار ہو گئے۔ وہ سب انہی بوگیوں میں سوار ہوئے تھے جن پر پیٹیاں لادی گئی تھیں۔ صفدر بھی ان کی تقلید کرتے ہوئے ایک پیٹی پر جا بیٹھا۔ وہ سب ہی اس طرح پیٹیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد دور خاصے فاصلے پر ایک سبز بلب روشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی بجی اور ٹرین حرکت میں آ گئی۔ ٹرین کی رفتار آہستہ آہستہ رفتار تیز ہونے لگی اور پھر ٹرین انڈر گراؤنڈ ایک سرنگ میں دوڑنے لگی۔

سرنگ میں جگہ جگہ بلب لگے ہوئے تھے جن سے سرنگ روشن تھی۔ صفدر حیرت سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ زمین دوز ٹرین کا مطلب یہ تھا کہ میزائل اسٹیشن بہت دور کہیں واقع تھا اور وہاں تک جانے کا یہ خفیہ راستہ تھا۔ ٹرین دوڑتی رہی اور صفدر چوکنا بیٹھا ایک ایک چیز کو بغور دیکھتا رہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے تیز رفتار سفر کے بعد ٹرین کی رفتار کم ہوتی چلی گئی پھر ٹرین رک گئی۔ صفدر نے اندازہ لگایا تھا کہ ٹرین سے اس نے تقریباً پچاس کلو میٹر سے زیادہ کا سفر طے کیا ہے۔ جس جگہ ٹرین رکی تھی وہ جگہ بھی ایک پلیٹ فارم ہی تھا اور یہاں بھی مسلح گارڈ موجود تھے۔ ٹرین رکتے ہی مسلح افراد نیچے اترے اور انہوں نے پلیٹ فارم پر موجود افراد کی مدد

سے ٹرین سے پیٹیاں اتروانی شروع کر دیں۔ سامنے ایک زینہ تھا۔ مسلح افراد پیٹیاں اتار کر پلیٹ فارم پر رکھنے کی بجائے انہیں زینے کی طرف لے جا رہے تھے اور پھر وہ رکے بغیر پیٹیاں اٹھائے اس زینے پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ صفدر نے بھی ایک پیٹی اٹھائی اور زینوں کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ پیٹی اٹھا کر زینے طے کرنے لگا۔ زینے طے کر کے وہ اوپر پہنچا اور ایک بار پھر حیرت زدہ رہ گیا۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک مسلح آدمی کھڑا تھا۔ جس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور وہ صفدر ہی کو گھور رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے صفدر کو پہچان لیا ہو۔ صفدر کو اس کی نظریں اپنے رگ و پے میں اترتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور اس کے دل کی دھڑکن یکلخت بڑھ گئی۔

"ہاں اب بتاؤ وہ سب کیا تھا۔ مجھے کافی میں بے ہوشی کی دوا ملا کر بے ہوش کیوں کیا گیا تھا"...... عمران نے ٹرین کی مسافروں والی بوگی میں داخل ہو کر ایک سیٹ پر بیٹھتے ہوئے میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا۔

"یہ سب احتیاطاً کیا گیا تھا مسٹر اوٹ پٹانگ"...... میجر ٹاڈ نے سیٹ پر بیٹھنے کے بعد پرسکون لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ مجھے بے ہوش کر دینے میں تمہاری کون سی احتیاط پنہاں تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوپر چیف کا حکم ہے کہ میزائل اسٹیشن تک کوئی بھی شخص ہوش میں نہیں لایا جائے گا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اگر بے ہوش کرنے سے پہلے مجھے بتا دیتے تو کوئی حرج تھا"...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم رئیلی سوری۔ طریقہ کار کے مطابق ایسا ممکن نہیں تھا"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"ہونہہ طریقہ کار"...... عمران غرا کر رہ گیا۔

"لیکن میں تمہاری پھرتی کا قائل ہو گیا ہوں"...... میجر ناڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی پھرتی"...... عمران نے پوچھا۔

"ویگن کا دروازہ کھلتے ہی جس تیزی سے تم نے مسلح افراد کو بے بس کیا تھا وہ حیرت انگیز ہی تھا"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"وہ تو شکر کرو کہ تم اور مادام سلینا چلا پڑے تھے ورنہ......" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ورنہ کیا"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"ان میں سے دو تین کم بھی ہو سکتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"واقعی تم ایسے ہی لگتے ہو"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"مگر تم اسٹریچر والوں اور مسلح افراد کو چھوڑ کر اس طرف کیوں دوڑے تھے جس طرف بہت سے گارڈز کھڑے تھے"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"یقین کرو اگر تم لوگوں کی آوازیں میں پہچان نہ لیتا تو ان سے مشین گن چھین کر دس بارہ کو بھون ڈالتا"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ دونوں ہنس پڑے۔

"یقیناً تم ایسا کر گزرتے مگر تمہیں ایسا کرنا نہیں چاہئے تھا اس

لئے کہ تم دوستوں میں تھے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"مجھے جادو نہیں آتا۔ جس کے ذریعے مجھے معلوم ہو جاتا کہ میں دوستوں میں ہوں یا دشمنوں میں"...... عمران نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو جو ہوا سو ہوا اسے درگزر کرو اور خاک ڈالو"...... میجر ناڈ نے عمران کا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے منہ میں یا تمہارے گنجے سر پر"...... عمران نے پوچھا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... میجر ناڈ نے چونک کر کہا۔

"تم نے خود ہی خاک ڈالنے کی بات کی ہے تو میں پوچھ رہا ہوں کہ خاک تمہارے سر پر ڈالوں یا تمہارے منہ میں"...... عمران نے کہا تو میجر ناڈ نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"نجانے تم اس قدر احمقانہ باتیں کیوں کرتے ہو۔ میں تو سمجھتا تھا کہ ڈارک ہارس کے ایجنٹ انتہائی سخت گیر، ذہین اور شاطر ہوتے ہیں۔ لیکن تم ایسے نہیں لگتے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"تو کیا لگتا ہوں میں۔ بولو"...... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"سچ پوچھو تو تم مجھے پرلے درجے کے احمق اور گاؤدی لگتے ہو"...... مادام سلینا نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ شاید تمہاری تعریف کر رہی ہے"..... عمران نے میجر ٹاڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو میجر ٹاڈ غرا کر رہ گیا۔

"کام کی بات کرو"..... میجر ٹاڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کام کی بات کر چکا ہوں اب یہ تم پر ہے کہ تم مجھے میزائل اسٹیشن کتنی جلد لے جاتے ہو"..... عمران نے کہا۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے ہوش صرف تفریح کے لئے کیا تھا"..... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"مجھے بے ہوش کرنے سے تمہارا مقصد یہی ہو گا کہ تم مجھے خفیہ طور پر اس جگہ لے آؤ اور میں راستہ نہ جان سکوں"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ یہ سوپر چیف کا حکم تھا جس پر عمل کیا گیا ہے"۔ میجر ٹاڈ نے کہا تو عمران منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ ٹرین سبک رفتاری سے دوڑی جا رہی تھی۔ مسلسل اور کافی دیر سفر کرنے کے بعد ٹرین آخر ایک اور پلیٹ فارم پر آ کر رک گئی۔ ٹرین رکتے ہی میجر ٹاڈ اور مادام سلینا اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران بھی اٹھا اور پھر وہ تینوں ٹرین سے نکل آئے۔ عمران نے دیکھا کہ پلیٹ فارم پر بے شمار مسلح افراد موجود تھے اور وہ سب ٹرین کی مال بردار بوگیوں سے وہ پیٹیاں اتار رہے تھے جو پچھلے پلیٹ فارم سے بوگیوں میں لوڈ کی گئی تھیں۔

عمران نے مادام سلینا اور میجر ٹاڈ سے کوئی بات نہ کی۔ وہ

دونوں عمران کو لے کر فولادی زینوں کی طرف بڑھے اور پھر وہ فولادی زینے چڑھ کر اوپر آ گئے۔ فولادی زینہ ایک پہاڑی سرنگ میں جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر ٹاڈ اور مادام سلینا، عمران کو لے کر اس سرنگ کی طرف بڑھ گئے۔ سرنگ میں جگہ جگہ مسلح افراد موجود تھے۔

مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے وہ سرنگ کے اختتام پر پہنچے تو ان کے سامنے سپاٹ دیوار تھی۔ میجر ٹاڈ نے آگے بڑھ کر دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں ٹھوکر ماری تو تیز گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ دیوار کسی شٹر کی طرح کھلتی چلی گئی اور یہ دیکھ کر عمران کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ اس کے سامنے ایک بہت بڑا ہال موجود تھا۔ یہ ہال کسی شاندار سیون سٹار ہوٹل کے ہال جیسا تھا۔ جہاں ہر طرف قالین بچھے ہوئے تھے اور جگہ جگہ مسلح افراد گھومتے دکھائی دے رہے تھے۔ ہال سے گزر کر میجر ٹاڈ اور مادام سلینا، عمران کو لے کر ایک راہداری میں آئے اور پھر اس راستے سے ہوتے ہوئے وہ ایک ایسی جگہ آ گئے جہاں جگہ جگہ رہائشی کمرے بنے ہوئے تھے۔ عمران کو اس بات کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ ماحول زمین دوز ہے جسے انسانی ہاتھوں سے نہایت محنت کے ساتھ بنایا گیا ہے اور یہ جگہ اس انداز میں بنائی گئی تھی جیسے سیون سٹار ہوٹل ہو۔

میجر ٹاڈ ایک کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گیا۔

اس نے دروازے کی سائیڈ پر لگے ہوئے پینل پر اپنا پنجہ پھیلا کر رکھ دیا۔ جیسے ہی اس نے اپنا ہاتھ پینل پر رکھا سرر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھل گیا۔

"آؤ"...... میجر ناڈ نے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ مادام سلینا اور عمران بھی اس کے پیچھے کمرے میں آ گئے۔ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے ایک بڑی سی پورٹیبل مشین تھی جس پر چھوٹی سکرین لگی ہوئی تھی۔ مشین اور سکرین آف تھی۔

"مجھے میزائل اسٹیشن لے جانے کے لئے تمہارے سوپر چیف نے کیا کہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تم اس وقت میزائل اسٹیشن پر ہی ہو"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"کیا"...... عمران یکدم اچھل پڑا۔ اس نے حیرت زدہ ہونے کی بڑی اچھی اداکاری کی تھی کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس کے چہرے پر نظر آنے والے تاثرات اصلی نہیں مصنوعی ہیں اور یہ کہ وہ اداکاری کر رہا ہے۔

"ہاں۔ ہم اس وقت وائٹ راک میں ہیں"...... مادام سلینا نے مسکرا کر کہا۔

"تو کیا میزائل اسٹیشن شہر کے قریب ہی کہیں ہے"...... عمران نے انجان بننے کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے حیرت سے کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت شہر سے سوا سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہو"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"بس بس رہنے دو مجھے احمق مت بناؤ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں پہلے ہی بہت بڑا احمق ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین نہیں آیا"...... میجر ناڈ نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ اتنے کم وقت میں اتنا فاصلہ طے کر لینا میری سمجھ میں نہیں آیا"...... عمران نے ریسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو خفیہ طور پر تمہیں یہاں لایا گیا ہے تاکہ ذرائع روشنی میں نہ آ سکیں"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ دیکھنے میں گینڈے ہو لیکن دماغ سے لومڑی کے رشتہ دار معلوم ہوتے ہو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ بولتے ہو اور وہ بھی بے تکے انداز میں"...... میجر ناڈ نے منہ بنا کر کہا۔

"اب میں بانکے انداز میں کیسے بول سکتا ہوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ بتاؤ کہ تم میزائل سے بلاسٹنگ ڈیوائس کب ہٹاؤ گے۔ میرا مطلب ہے کہ تم اپنا کام کب شروع کرو گے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"آج سے بلکہ کہو تو ابھی اور اسی وقت سے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری سوپر چیف سے بات کرا دیتا ہوں۔ جیسا وہ کہے گی ہم اسی پر عمل کریں گے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"اوکے۔ رابطہ کرو"...... عمران نے کہا تو میجر ناڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دیوار کے پاس رکھی پورٹیبل مشین کی طرف بڑھ گیا۔ میجر ناڈ اسے آپریٹ کرنے لگا فوراً ہی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک نقاب پوش کا چہرہ ابھر آیا۔

"یس میجر ناڈ۔ کیا رپورٹ ہے"...... نقاب پوش نے کہا۔

"کرنل ہورس کا آدمی حاضر ہے سوپر چیف"...... میجر ناڈ نے نقاب پوش کی طرف دیکھ کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سامنے لاؤ"...... چیف نے کہا تو میجر ناڈ نے عمران کو اشارہ کیا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ سکرین کے سامنے آ گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے سکرین میں نظر آنے والا سیاہ نقاب پوش اسے غور سے دیکھ رہا ہو۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... نقاب پوش نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"مائیکل"...... عمران نے جواب دیا تو مادام سلینا اور میجر ناڈ بھی اچھل پڑا۔

"مائیکل۔ لیکن تم نے پہلے تو اپنا نام کچھ اور بتایا تھا"...... مادام سلینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام ہے میں جب چاہوں بدل لوں۔ تمہیں کیا اعتراض ہے"...... عمران نے بوڑھی عورتوں کی طرح ہاتھ نچا کر کہا تو مادام سلینا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو تمہارا نام مائیکل ہے"...... نقاب پوش نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"ہاں میں مائیکل ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میجر ناڈ نے مجھے تمہاری رپورٹ پہنچا دی ہے لیکن تم کام کس طرح سے کرو گے"...... نقاب پوش نے پوچھا جو سوپر چیف تھا۔

"مجھے میزائل تک پہنچا دیا جائے اور ضروری آلات اور اوزار فراہم کر دیئے جائیں تو میں کام ابھی سے شروع کر سکتا ہوں"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"سب چیزیں ابھی مل جائیں گی مگر میرے آدمی تمہارے ساتھ رہیں گے"...... چیف نے کہا۔

"وہ کیوں۔ کیا مجھ پر اعتماد نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس طرح میرے آدمی یہ دیکھ لیں گے کہ ریموٹ کنٹرولڈ بلاسٹنگ ڈیوائس کہاں اور کس طرح نصب کی گئی ہے تاکہ پھر کبھی یہ صورتحال پیش آئے تو وہ خود ہی یہ کام کر سکیں"...... سوپر چیف نے کہا اس کے لہجے میں بدستور کرختگی تھی۔

"نہیں میں تنہا کام کروں گا"...... عمران نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تنہا کیوں۔ میرے آدمیوں کو ساتھ رکھنے میں کیا حرج

ہے"...... سوپر چیف نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"حرج نہیں یہ اصول کی خلاف ورزی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اصول کی خلاف ورزی۔ کیا مطلب"...... سوپر چیف نے کہا۔

"مطلب یہ کہ اس طرح سے میرے اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی اور اس کے ساتھ ہی کرنل ہورس کے احکامات کی بھی اور کوئی کرنل ہورس کے احکامات کی خلاف ورزی کرے یہ وہ برداشت نہیں کر سکتا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم ضرورت سے زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو"...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"یہ میری عادت ہے اور تمہارے لئے میں اپنی عادتیں نہیں بدل سکتا۔ کام کرانا ہے تو کراؤ ورنہ مجھے اجازت دو۔ میں واپس چلا جاتا ہوں پھر تم جانو اور کرنل ہورس جانے"...... عمران نے منہ بنا کر سخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ تم سوپر چیف سے اس لہجے میں بات نہیں کر سکتے"...... میجر ناڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میرا لہجہ ہے۔ میں جیسے چاہوں بات کروں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"تم اکیلے کام کرنے کے لئے کیوں بضد ہو"...... نقاب پوش نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل ہورس کا حکم ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو تم اس سے رابطہ کر

کے معلوم کر سکتے ہو"...... عمران نے جواباً غرا کر کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آج آرام کرو کل آلات اور اوزار مہیا کر دیئے جائیں گے تو کام شروع کر دینا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور سکرین یکلخت تاریک ہوتی چلی گئی۔

''یہ تم کس طرح سے چل رہے ہو۔ تمہاری ٹانگوں میں جان نہیں ہے کیا''...... مسلح آدمی نے صفدر کو گھورتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا تو صفدر کی جان میں جیسے جان آ گئی۔ اس آدمی نے اسے نہیں پہچانا تھا وہ اس کی سست روی کی وجہ سے اسے گھور رہا تھا۔

''یس سر۔ سوری سر''...... صفدر نے کہا اور تیزی سے اس کے سامنے سے گزرتا چلا گیا پھر اس نے پیٹی وہاں رکھی جہاں دوسرے افراد رکھ رہے تھے۔ یہاں بھی نیم تاریکی تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کسی کو اپنی طرف متوجہ نہ پا کر وہ تیزی سے پیٹیوں کی آڑ میں کھسک گیا پھر یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کوئی اسے نہیں دیکھ رہا وہ تیزی سے دور ہیولے کی طرح نظر آنے والی عمارت کی طرف بڑھنے لگا وہ پوری طرح سے چوکنا تھا۔ اچانک اسے ٹھٹھک کر رک جانا پڑا پیٹیوں کی قطار کے سرے پر سے کچھ لوگوں کے

بولنے کی آواز سنائی دی تھی وہ محتاط انداز میں اس طرف بڑھا اور آخری پیٹی سے چپک کر ان کی گفتگو سننے لگا۔ وہ دو مسلح افراد تھے۔

''دیکھا میری بات صحیح نکلی نا آسٹن''...... ایک آدمی نے کہا۔

''کون سی بات''...... دوسرے نے پوچھا جس کا نام آسٹن تھا۔

''وہی ماہر انجینئر والی بات''...... پہلے آدمی نے کہا۔

''تو کیا وہ آ گیا ہے''...... آسٹن نے پوچھا۔

''ہاں تم نے میجر ناڈ اور مادام سلینا کے ساتھ اسے بوگی سے نکلتے نہیں دیکھا تھا''...... پہلے نے کہا۔

''سمجھ گیا مگر......'' آسٹن نے کہا۔

''مگر کیا''...... دوسرے نے اس سے پوچھا۔

''ہمیں تصدیق کرنا پڑے گی کرسٹ''...... آسٹن نے کہا۔

''کس بات کی''...... پہلے نے پوچھا جس کا نام کرسٹ تھا۔

''یہی کہ یہ وہی ماہر ہے جو تیسرے میزائل کو تباہی سے بچانے کے لئے یہاں ہیڈ کوارٹر کی جانب سے آیا ہے''...... آسٹن نے کہا۔

''تصدیق تو ابھی کر لیں گے''...... کرسٹ نے کہا۔

''وہ کیسے''...... آسٹن نے پوچھا۔

''وہ لوگ اسے سیدھے مشین روم میں لے گئے ہوں گے''۔ کرسٹ نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے ان کو ریسٹ روم کی طرف جاتے دیکھا

ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"تب وہ مشین ٹرانسمیٹر پر سوپر چیف سے بات کریں گے"۔ کرسٹ نے کہا۔

"کیا یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ اتنے اہم آدمی کی سوپر چیف سے براہ راست بات کرنے کے بجائے مشین ٹرانسمیٹر پر رابطہ کرایا جائے"...... آسٹن نے کہا۔

"ہاں ہے تو حیرت کی بات"...... کرسٹ نے کہا۔

"اور اس کا مطلب سمجھتے ہو"...... آسٹن نے کہا۔

"وہ کیا"...... کرسٹ نے کہا۔

"یہی کہ میجر ٹاڈ کو اس آدمی پر اعتماد نہیں ہے۔ جسے ہیڈ کوارٹر سے یہاں بھیجا گیا ہے"...... آسٹن نے کہا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"...... کرسٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور اگر ہمارا خدشہ صحیح ہے تو سمجھ لو کہ وہ اصل آدمی نہیں ہے کوئی اور ہے اور کسی اور کام کے لئے یہاں آیا ہے"...... آسٹن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کہیں ایسا تو نہیں کہ اسے ہماری سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کے لئے یہاں بلایا گیا ہو"...... کرسٹ نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے اور ایسا ناممکن بھی نہیں ہے"...... آسٹن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"پھر تو ہمیں مشین ٹرانسمیٹر پر ہونے والی ان کی گفتگو سننا ہو

گی"...... کرسٹ نے کہا۔

"ہاں اور اس کے بعد ہی صحیح پتہ چلے گا کہ وہ ایجنٹ ہے یا کوئی ماہر انجینئر۔ جو تھرڈ میزائل کے لئے یہاں بھیجا گیا ہے"۔ آسٹن نے کہا۔

"تو پھر آؤ دیر مت کرو۔ میجر ٹاڈ نے اب تک سوپر چیف سے رابطہ کر لیا ہو گا۔ ہمیں ان کی باتیں سننے کے لئے فوراً وہاں جانا چاہئے"...... کرسٹ نے کہا۔

"چلو"...... آسٹن نے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھتے چلے گئے۔ صفدر بھی کچھ فاصلہ دے کر احتیاط سے ان کے پیچھے چل پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کا رخ اسی طرف ہے جس طرف میجر ٹاڈ اور مادام سلینا، عمران کو لے گئے ہیں۔ وہ دونوں لاپرواہی سے آگے بڑھ رہے تھے جبکہ صفدر کو محتاط رہ کر آگے بڑھنا پڑ رہا تھا۔ اچانک وہ لڑکھڑا گیا۔ لڑکھڑانے سے پہلے زوردار آواز ہوئی تھی اور یہ آواز ایک فوڈ باکس کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی جو اس کے پیر کے نیچے آ کر دب گیا تھا۔ آواز کے ساتھ ہی آگے جانے والے دونوں افراد چونکے تھے۔

"کون ہے"...... انہوں نے پلٹتے ہوئے ایک ساتھ پوچھا مگر صفدر تیزی سے زمین پر گر پڑا تھا۔ مگر یہ اس کی غلطی تھی۔ مہلک غلطی اس لئے کہ اس کے جسم پر انہی کی وردی تھی اگر وہ چلتا رہتا تو اندھیرے کے باعث وہ لوگ اسے شناخت نہیں کر سکتے تھے مگر

نیچے گر کر اس نے غلطی کی تھی اور آگے جانے والے دونوں گارڈ مشکوک ہو گئے تھے اور آواز کے ساتھ ہی انہوں نے کاندھوں سے مشین گنیں اتار لیں۔ صفدر تیزی سے گہری تاریکی والے حصے کی طرف لڑھکتا چلا گیا پھر سنبھل کر اٹھ ہی رہا تھا کہ کرسٹ کی آواز پھر ابھری۔

"ٹھہرو۔ کون ہو تم"...... آواز کے ساتھ ہی مشین گن کی گرج ابھری اور گولیاں صفدر سے چند فٹ دور سے نکل گئیں۔ صفدر اچھل کر اٹھا پھر اس نے مشین گن ان دونوں کی طرف سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ دو چیخیں فضا میں ابھریں۔ وہ دونوں اچھل ہو کر گرے ہی تھے کہ فضا میں سائرن کی بھیانک آواز گونجنے لگی اس کے ساتھ ہی سرچ لائٹس روشن ہوئیں اور دوڑتے ہوئے قدموں کی تیز آوازیں ابھرنے لگی۔ صفدر نے اس طرح چاروں طرف دیکھا جیسے شکاری کے جال میں پھنسا ہوا درندہ دیکھتا ہے۔ وہ چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا اور سرچ لائٹس روشن ہو جانے کے سبب اس کے چھپ جانے کے مواقع بہت کم ہو گئے تھے۔ بیک وقت چھ سات مسلح آدمی پیٹیوں کی آڑ سے نکل کر اس کے سامنے آگئے اور اس کا سانس سینے میں اٹک گیا۔

"تم اسی کمرے میں آرام کرو۔ ہم تمہیں بعد میں ملیں گے"...... میجر ٹاڈ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کمرہ خاصا بڑا اور قیمتی فرنیچر سے آراستہ تھا یہاں صرف ایک کھڑکی تھی جو عقبی رخ پر تھی اور ایک ہی دروازہ تھا جس سے وہ اندر آئے تھے اور یہ چیز عمران نے اندر آتے ہی نوٹ کر لی تھی اس نے اندر آتے ہی کمرے کا جائزہ اسی لئے لیا تھا کہ میجر ٹاڈ کے جانے سے پہلے اس بات کا اندازہ کر لے کہ اسے یہاں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔

"ٹھیک ہے۔ تم کہاں رکو گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سوپر چیف کی مرضی پر منحصر ہے کہ ہم کہاں رکیں گے۔ اگر اس کا حکم ہو گا تو ہم بھی یہاں رک جائیں گے ورنہ واپس چلے جائیں گے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"تم سے رابطہ کیسے کیا جا سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"میز پر ڈیجیٹل فون موجود ہے جیسے ہی رسیور اٹھاؤ گے آپریٹر کی آواز سنائی دے گی اس سے میرا نام لے دینا وہ رابطہ ملا دے گی"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور میجر ٹاڈ اور مادام سلینا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ باہر سے مشین گن کے گرجنے کی تیز آواز سنائی دی تو وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے۔ آواز زیادہ دور سے نہیں آئی تھی چند لمحوں کے وقفے کے بعد دوبارہ فائرنگ کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پتہ نہیں"...... میجر ٹاڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"شاید کوئی فائرنگ کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم یہاں ٹھہرو میں پتہ کرتا ہوں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"میں بھی چلتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں تم کمرے میں رکو"...... میجر ٹاڈ نے سختی سے کہا۔

"مگر کیوں کیا میں یہاں قیدی ہوں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"نہیں قیدی نہیں ہو مگر نئے ضرور ہو مسلح افراد تمہیں دیکھتے ہی شوٹ کر ڈالیں گے اس لئے کہہ رہا ہوں کہ یہاں ٹھہرو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... عمران منہ بنا کر کہا۔

"آؤ مادام سلینا"...... میجر ٹاڈ نے مادام سلینا سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلے تو دروازہ خود کار نظام کے تحت خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔

ان کے باہر جاتے ہی عمران تیزی سے دروازے کی طرف آیا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ میجر ٹاڈ نے دروازہ باہر سے لاک کر دیا ہے مگر یہ خیال غلط نکلا دروازہ ہینڈل دباتے ہی کھل گیا تھا اس نے باہر جھانکا۔ میجر ٹاڈ کچھ دور راہداری میں کھڑا گارڈز سے گفتگو کر رہا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کر دیا۔

مشین گنوں کی گرج بار بار سنائی دے رہی تھی اور عمران بڑی بے چینی سے سوچ رہا تھا کہ کہیں صفدر کا تو مسلح افراد سے ٹکراؤ نہیں ہو گیا۔ اس کے خاصے امکانات تھے۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر وہ دوبارہ دروازے کی طرف آیا اور اس نے دروازہ کھول کر ایک بار پھر باہر دیکھا تو اسے وہاں کوئی دکھائی نہ دیا۔ خالی راہداری دیکھ کر عمران فوراً باہر آ گیا اور تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

وہ دیوار سے لگ کر آگے بڑھنے لگا اس کا رخ اسی طرف تھا جس طرف سے فائرنگ کی آوازیں آ رہی تھیں۔ دوسری جانب مڑتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس طرف ایک اور طویل راہداری تھی جس میں دور تک سرچ لائٹس روشن تھیں اور ایک مخصوص سمت میں گارڈز

فائرنگ کر رہے تھے اس راہداری میں جگہ جگہ لکڑیوں کی پیٹیاں رکھی ہوئی تھیں۔ مسلح افراد ان پیٹیوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے اور راہداری کے دوسرے حصے کی طرف فائرنگ کر رہے تھے۔ جواب میں دور موجود پیٹیوں کے پیچھے سے بھی شعلے لپک لپک کر اس طرف آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس طرف سے چونکہ ایک مشین گن سے فائرنگ ہو رہی تھی اس لئے عمران کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہاں صفدر ہی موجود ہے جو مسلح افراد پر فائرنگ کر رہا ہے۔

عمران نے اس طرف موجود مسلح افراد کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ مسلح افراد آہستہ آہستہ اس جگہ کو گھیرے میں لے رہے تھے جس جگہ سے تنہا مشین گن گرج رہی تھی۔ عمران یکلخت بے چین ہو گیا۔ اگر مسلح افراد اسی طرح آگے بڑھتے رہتے تو صفدر کا پکڑا جانا لازمی تھا اور پکڑے جانے کا مطلب موت ہی ہو سکتا تھا۔

وہ اس طرف سے فائرنگ کر کے ان کی توجہ ہٹا تو سکتا تھا مگر صفدر کو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا اس لئے کہ کچھ مسلح افراد اس کی طرف متوجہ ہوتے اور کچھ صفدر کی طرف بڑھتے رہتے جبکہ وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ ابھی وہ یہ سب دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ فائرنگ کے شور میں وہ اپنے عقب میں ابھرنے والی قدموں کی چاپ نہیں سن سکا

تھا اسی لئے وہ اس خطرے سے بے خبر بھی رہا جو اب سر پر آ گیا تھا۔

"ہینڈز اپ"...... ایک مشین گن کی نال عمران کی کمر سے لگی اور ساتھ ہی کسی کی سرد آواز بھی سنائی دی۔

"کک۔کک۔کیا مطلب"...... عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں مڑا اور پھر اپنے سامنے ایک مشین گن بردار کو دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اپنے ہاتھ اٹھاؤ۔ جلدی"...... مسلح آدمی نے مشین گن کی نال عمران کے سینے پر رکھ کر غراتے ہوئے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"...... عمران نے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ آہستہ آہستہ سر سے بلند کرنے لگا مگر دوسرے لمحے اس کی لات چلی اور اس کے قریب کھڑا آدمی ہلکی سی چیخ مار کر دوہرا ہو گیا۔ عمران نے اس کے ہاتھوں سے مشین گن جھپٹی اور اس کی ٹانگ ایک بار پھر حرکت میں آئی اور وہ آدمی اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ عمران نے پہلے اس کے پیٹ میں لات ماری تھی اور پھر اس سے مشین گن چھین کر اس نے اچھل کر اس کے سینے پر ٹانگ ماری تھی۔

عمران تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس آدمی کے منہ سے ایک بار پھر ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ساکت ہوتا چلا گیا۔ اس بار عمران نے مشین گن کی نال پکڑ کر اس کا دستہ اس آدمی کے سر پر

مار دیا تھا۔ اس آدمی کی کمر پر میگزین کی بیلٹ بندھی ہوئی تھی۔ عمران نے فوراً وہ بیلٹ کھول لی۔ پھر یہ دیکھ کر وہ بے حد خوش ہوا کہ میگزین بیلٹ میں ہینڈ گرنیڈ بھی موجود تھے۔ اس نے بیلٹ شانے پر لٹکائی اور آگے بڑھ کر دوسری جانب جھانکا۔ مسلح افراد کا حصار بہت تنگ ہو گیا تھا۔

عمران نے گن دیوار کے سہارے کھڑی کی اور بیلٹ سے دو ہینڈ گرنیڈ نکال کر اس نے ہینڈ گرنیڈ کے سیفٹی پن ہٹائے اور انہیں پوری قوت سے مسلح افراد کی طرف پھینک دیا جو صفدر کے گرد گھیرا تنگ کر رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے متعدد چیخیں ابھریں اور مسلح افراد چیختے چلاتے ہوئے مختلف سمتوں میں دوڑتے چلے گئے۔

صفدر کے گرد بننے والا ان کا حصار ٹوٹ گیا تھا عمران نے پھر آڑ سے دیکھا۔ دس بارہ افراد کی لاشیں دور تک بکھری نظر آ رہی تھیں اور کافی دور متعدد مسلح آدمی زمین پر مورچہ بند تھے۔ عمران نے ایک اور ہینڈ گرنیڈ لیا اور پھر اس نے اس کا پن نکال کر اسے پوری قوت سے مسلح آدمیوں کی طرف اچھال دیا چند لمحوں کے بعد دھماکہ ہوا اور انسانی چیخوں کے ساتھ متعدد مشین گنیں آگ اگلنے لگیں۔ جو افراد زندہ بچ گئے تھے انہوں نے اس طرف اندھا دھند فائرنگ کرنی شروع کر دی جہاں سے ان پر ہینڈ گرنیڈز پھینکے جا رہے تھے۔ ماحول اب بھی سائرن کی تیز آوازوں سے گونج رہا

تھا۔ اور وہاں سرچ لائٹس ہر طرف گھوم رہی تھیں اور مسلح افراد کے بھاری بوٹوں کی دھمک چاروں طرف سے سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے سوچا کہ صفدر بہت بری طرح سے پھنس گیا ہے اس کا بچ نکلنا اسی صورت میں ممکن ہو سکتا تھا کہ وہ پیٹیوں کی آڑ سے ہٹ کر کسی اور جگہ چھپ جائے ۔ لیکن یہ کس حد تک ممکن تھا۔ عمران اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ اس نے پیٹیوں کے اردگرد کا جائزہ لیا اور پھر اس نے مزید دو ہینڈ گرنیڈز پن نکال کر دائیں بائیں اچھل دیئے پھر جیسے ہی دھماکہ ہوا وہ مشین گن سنبھالے دوڑتا ہوا پیٹیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوڑتے ہوئے بھی اس کے ہاتھوں میں دبی مشین گن آگ اگل رہی تھی اور ماحول انسانی چیخوں سے گونج رہا تھا۔ آگے موجود پیٹیوں کی آڑ میں پہنچتے ہی عمران رک گیا۔ وہ یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ صفدر کہاں ہو سکتا ہے۔ وہ ایک ایک پیٹی کے پاس سے بڑے محتاط انداز میں گزر رہا تھا مگر صفدر وہاں نہیں تھا۔ پیٹیوں کے گرد اس نے متعدد لاشیں دیکھی تھیں اور یہ لاشیں یقیناً صفدر کے ہاتھوں مرنے والوں کی تھیں۔

نجانے کیوں عمران کو یقین تھا کہ یہ ہنگامہ کرنے والا صرف اور صرف صفدر ہی ہو سکتا ہے۔ وہ آگے بڑھتا رہا۔ قدم قدم مگر انتہائی محتاط انداز میں۔ لیکن صفدر اسے نظر نہ آیا نجانے وہ کہاں تھا۔ پیٹیوں کی قطار کافی لمبی تھی۔ عمران پھر آگے بڑھنے لگا۔ اسی لمحے

اچانک عقب میں آہٹ سنائی دی وہ سانپ کی طرح پلٹنا ہی تھا کہ کوئی اس پر آ گرا اور وہ اس کی گرفت میں دبا گرتا چلا گیا۔ حملہ آور نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن اور دوسرے سے مشین گن دبوچ رکھی تھی۔

''آواز نکلی گردن توڑ دوں گا''...... حملہ آور کے منہ سے سرگوشی میں غراہٹ بھری آواز نکلی تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

صفدر نے اگر اپنے حواس قابو میں نہ رکھے ہوتے تو اس کا وہی حشر ہوتا جو مسلح افراد کا ہوا تھا۔ جیسے ہی مسلح افراد سامنے آئے اس نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا دوسرے ہی لمحے آگ کی سرخ دھار گن کی نال سے نکلی اور مسلح افراد کو چاٹتی چلی گئی جن کی تعداد چھ تھی۔ وہ اچھل اچھل کر گرے اور تڑپے بغیر ہی ساکت ہو گئے۔ صفدر بڑی تیزی سے جھک کر آگے بڑھا اور اس نے ان مسلح افراد میں سے ایک کا میگزین بیلٹ اتار لیا۔

اب وہ کافی دیر تک ڈٹ کر ان کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ وہ پیچھے ہٹنے لگا۔ پیچھے ہٹتے ہٹتے وہ اس جگہ آ گیا جہاں پر چاروں طرف پٹیاں ہی پٹیاں تھیں اور اسے ان کے درمیان تلاش کر لینا آسان نہیں تھا۔ وہ دو پٹیوں پر چڑھ کر اوپر اٹھا اور اردگرد کا جائزہ لیا۔ پٹیوں کے دائیں بائیں اور سامنے کی سمت بہت سے مسلح افراد موجود تھے اور وہ دائرہ بناتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ اچانک

ان میں سے کسی نے صفدر کو دیکھ لیا کیونکہ بیک وقت کئی مشین گنیں گرجی تھیں صفدر تیزی سے نیچے جھکا اور اس نے گن اوپر رکھی اور نال کا رخ مسلح افراد کی جانب کر کے ٹریگر دبایا اور نال قوس کی شکل میں گھماتا چلا گیا۔ متعدد چیخیں ابھریں اور کئی مشین گنیں گرجیں اور گولیاں صفدر کے سر پر سے گزرتی چلی گئیں۔ صفدر نے فوراً پیٹیوں سے نیچے چھلانگ لگائی اور ہوا میں قلابازی کھا کر اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ فرش پر آتے ہی وہ تیزی سے دوڑ کر چند قدم آگے بڑھا اور دوسری سمت میں موجود مسلح افراد پر فائرنگ کی اور دوبارہ پلٹ آیا اب وہ پھر اسی جگہ سے فائرنگ کر رہا تھا جہاں سے پہلا برسٹ چلایا گیا تھا۔ اس طرح اس نے مسلح افراد کو یہی تاثر دیا تھا کہ یہاں ایک نہیں بہت سے آدمی ہیں جو مسلسل فائرنگ کر رہے ہیں۔

اس کا یہ فائدہ ہوتا کہ مسلح افراد اسے تنہا سمجھ کر بے فکری سے پیٹیوں پر یلغار نہ کر پاتے اور انہیں سوچنا پڑتا کہ کس طرف سے آگے بڑھیں اور یہ وقفہ اس کے لئے کافی ہوتا۔ وہ اس وقفے میں یہاں سے نکلنے کی تدبیر کر سکتا تھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ یہاں زیادہ دیر محفوظ نہیں رہ سکے گا اور پکڑ لیا جائے گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہ یہاں سے نکل جائے اور اس کے لئے وہ موقع کی تاک میں تھا۔ اچانک وہ اچھل پڑا۔ بیک وقت دو دھماکے ہوئے تھے۔ دھماکوں کے ساتھ ہی مشین گنوں کی گرج خاموش ہو گئی۔

صفدر چونک پڑا۔ یہ دھماکے اس کے لئے غیبی امداد ثابت ہوئے تھے۔ کیونکہ اس طرح اس کی طرف ایک حصار کی شکل میں بڑھتے ہوئے مسلح افراد رک گئے تھے۔ پھر اچانک مزید ایک اور دھماکہ ہوا اور دور تک آگ کے شعلے پھیلتے چلے گئے۔ صفدر تیزی سے ایک سمت بڑھنے لگا۔

اس کے خیال میں اس طرف وہ پیٹیوں کی آڑ سے نکل کر کمروں والی راہداری کے پاس پہنچ سکتا تھا۔ بموں کے دھماکے وقفے وقفے سے ہو رہے تھے سرچ لائٹس تاریکی کا سینہ چیرتی ہوئیں اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھیں اور وہ پیٹیوں کی آڑ میں تیزی سے کمروں والی راہداری کی طرف بڑھ رہا تھا ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک سامنے راہداری سے کئی مسلح افراد بھاگتے ہوئے اس کے سامنے آ گئے۔ انہوں نے بھی صفدر کو دیکھ لیا تھا۔ دوسرے لمحے ان کی مشین گنیں سیدھی ہوئیں اور ماحول مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ انہیں دیکھتے ہی صفدر نے فوراً زمین پر چھلانگ لگا دی اور پھر زمین پر گرتے ہی وہ تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا سائیڈ کی دیوار کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد اس کے قریب آتے یا پھر اس پر فائرنگ کرتے صفدر نے اپنا جسم سانپ کی تیزی سے پلٹایا اور پھر اس نے سامنے سے دوڑ کر آنے والے مسلح افراد پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ مسلح افراد نے ادھر اُدھر چھلانگیں لگانے کی کوشش کی لیکن وہ جس

طرف کو دے صفدر کی مشین گن اسی طرف گھومتی چلی گئی اور وہ چیختے ہوئے زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ انہیں گرتے دیکھ کر صفدر فوراً اٹھا اور دوڑتا ہوا ان کے سروں پر پہنچ گیا۔ ان میں سے ایک زخمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس نے صفدر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر مشین گن سیدھی کی اور صفدر کی طرف برسٹ مارا لیکن صفدر چھلانگ لگا کر سائیڈ میں ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے فائرنگ کرنے والے آدمی پر فائرنگ کر دی۔ گولیوں نے اس آدمی کا سر کسی ناریل کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ وہ ساکت ہو گیا۔ صفدر نے قریب آ کر دوسرے افراد کی طرف دیکھا وہ پہلے ہی ساکت ہو چکے تھے۔

سامنے سے صفدر نے پھر چند مسلح افراد کو دوڑ کر اس طرف آتے دیکھا تو اس نے پھر ٹریگر دبایا مشین گن گرجی اور پھر وہ کھٹکھنا کر رہ گئی اس کا میگزین ختم ہو گیا تھا۔ صفدر نے مشین گن پھینک دی اور پھر وہ کروٹیں بدلتا ہوا تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا آیا اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ کسی اور مسلح آدمی کی مشین گن سنبھال کر مقابلہ کر سکتا کیونکہ چھ سات مشین گنیں اس پر آگ برسانے لگی تھیں وہ آڑ میں آتے ہی اچھل کر اٹھا اور دوڑنے لگا اب وہ اسی سمت دوڑ رہا تھا جس سمت سے اس طرف آیا تھا۔

آتشیں حلقے اس کا پیچھا کر رہے تھے گولیاں اس کے اردگرد پھیلی ہوئی پیٹیوں میں دھنس رہی تھیں۔ آڑ نہ ہوتی تو اب تک وہ

گولیوں سے چھلنی ہو چکا ہوتا۔ دوڑتے دوڑتے وہ عارضی طور پر ان کی زد سے نکل آیا لیکن اب وہ نہتا تھا۔ وہ دوڑتا ہوا اچھلا اور سامنے موجود پیٹیوں پر چڑھتا چلا گیا۔ پیٹیوں پر چڑھتے ہی وہ فوراً جھکا اور سطح پیٹیوں پر لیٹ گیا اور پھر وہ پیٹیوں پر رکے بغیر تیزی سے آگے کی طرف رینگنے لگا۔ رینگتا ہوا وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ابھی اس نے چند پیٹیاں ہی کراس ہوں گی کہ وہ یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس نے اپنا سر فوراً پیچھے کر لیا۔ وہ جس پیٹی پر تھا اس پیٹی کے نیچے متعدد مسلح افراد موجود تھے اور وہ اسی کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔

"آگے بڑھنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ حملہ آوروں کی تعداد کتنی ہے"...... ان میں سے ایک نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"مجھے تو ان کی تعداد کافی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے ساتھیوں پر متعدد جگہوں سے فائرنگ کی گئی تھی اور بم برسائے گئے تھے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"تم نے ان کو دیکھا ہے"...... پہلے آدمی نے پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے ایک آدمی کی جھلک دکھائی دی تھی"...... دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کیسے کہہ سکتے ہو کہ ان کی تعداد زیادہ ہے"...... پہلے آدمی نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک اکیلا آدمی کتنی جگہوں سے فائرنگ کر سکتا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"میرے خیال میں ان کی تعداد تین یا چار سے زیادہ نہیں ہے"...... دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... پہلے آدمی نے کہا۔

"میں نے فائرنگ کی سمتوں اور بموں کے دھماکوں کی سمتوں کا اندازہ کیا ہے اور میرا یہ خیال اسی کا نتیجہ ہے"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"اس صورت میں ہمیں انتہائی احتیاط سے کام لینا پڑے گا"۔ اس بار تیسری آواز سنائی دی۔

"کیوں نہ ہم پیٹیوں کے اوپر چڑھ کر آگے بڑھیں۔ اس طرح ہم دور تک نظر رکھ سکیں گے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ہم پیٹیوں پر چڑھے تو وہ ہمیں آسانی سے دیکھ لیں گے اور دور سے ہی ہمیں نشانہ بنا سکتے ہیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"یہ پیٹیوں کا سلسلہ کافی لمبا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اسے گھیرے میں لے لیں لیکن آگے نہ بڑھیں"...... ان میں سے ایک اور نے کہا۔

"وہ کیوں"...... دوسرے آدمی نے چونک کر کہا۔

"تیز روشنی میں ان کو آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے"۔ تجویز

دینے والے نے کہا۔

"یہ سب ٹھیک ہے مگر ایک بات پر تم نے غور نہیں کیا"۔ دوسرے نے کہا۔

"وہ کیا"...... سب نے پوچھا۔

"کیا سوپر چیف اس بات پر مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم ایک جگہ رک کر ان حملہ آوروں کو اسی طرح حصار میں رکھیں اور حملہ آوروں کو کہیں فرار ہونے کا موقع نہ دیں"...... پہلے بولنے والے آدمی نے کہا۔

"نہیں۔ سوپر چیف کسی صورت میں رات بھر حصار قائم رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"اجازت نہیں دیں گے تو خاصا جانی نقصان ہو گا"...... اس آدمی نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہو رہا ہے"...... بیک وقت دو تین نے کہا۔

"تم سب یہاں کیا کر رہے ہو"...... اچانک دور سے کسی کی آواز سنائی دی ساتھ ہی ٹارچ کی روشنی بھی ان لوگوں پر پڑی۔

"ہم ان باکسز کی چیکنگ کر رہے ہیں جناب۔ باکسز کے دوسری جانب کچھ افراد کی موجودگی کا شبہ ہوا ہے سر"...... ان میں سے ایک نے جواب دیا۔

"آگے بڑھ کر تلاش کرو"...... نئے آنے والے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ایک آواز ابھری اور وہ بڑی تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اب وہاں صرف وہ رہ گیا تھا جس نے ان کو آگے بڑھنے کے لئے کہا تھا۔ صفدر نے سوچا کہ اسے قابو کر لے مگر پھر اس نے اپنے اس خیال کو رد کر دیا۔ وہ اسے قابو کرنے کے بعد کیا کرتا۔ اس کے ذریعے فی الحال وہ کوئی کام تو کر نہیں سکتا تھا پھر اسے قابو کر کے خواہ مخواہ ان لوگوں پر اس جگہ اپنی موجودگی ظاہر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا۔ وہ لیٹا رہا کچھ دیر بعد وہ بھی وہاں سے آگے بڑھ گیا۔ مشین گنوں کی گرج اب آگے کی طرف سے سنائی دے رہی تھی۔

کبھی کبھی اس طرف سے بھی کوئی آواز آ جاتی تھی جس طرف سے ان کا چیف ادھر آیا تھا۔ صفدر اب تک نہیں سمجھ سکا تھا کہ اس پر حملہ کرنے والے مسلح افراد پر بم پھینکنے والا کون تھا جس نے اسے ان کے حصار سے نجات دلائی تھی کیا وہ عمران تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے دل میں یہی خیال آیا تھا مگر اسے اس خیال کو رد کر دینا پڑا تھا کیونکہ عمران، میجر ناڈ اور مادام سلینا کے ساتھ اندر چلا گیا تھا اور ان کی موجودگی میں وہ باہر آ کر اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اپنی پلاننگ کے تحت کام کر رہا تھا۔ اگر اس کی مدد کرنے والا عمران نہیں تھا تو پھر وہ کون ہو سکتا تھا۔ صفدر مسلسل سوچ رہا تھا لیکن اس کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ پھر اس نے اپنے ذہن سے اس سوال کو جھٹک دیا اور چاروں طرف کا جائزہ

لیا۔ اسے مختلف سمتوں سے شعلے لپکتے نظر آ رہے تھے فائرنگ جاری تھی پتہ نہیں مسلح افراد اب کس پر فائرنگ کر رہے تھے۔ صفدر نے سوچا اب جلد از جلد اسے کوئی مشین گن حاصل کر لینی چاہئے۔ نہتا وہ کب تک اپنا بچاؤ کر سکتا تھا۔ کسی بھی لمحے مسلح افراد سے سامنا ہو سکتا تھا اس نے اسی نظریئے کے تحت اپنے اردگرد کا جائزہ لیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آس پاس کوئی تنہا مسلح آدمی ہے یا نہیں اگر ہے تو اس سے کس طرح اسلحہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسے کوئی مسلح آدمی تو نظر نہ آیا مگر دور سے ایک ہیولا سا نظر آیا جو اسی طرف آ رہا تھا اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی صفدر چوکنا ہو گیا اور چٹی کے کنارے پر سرک گیا۔

آنے والا قریب آتا جا رہا تھا۔ پھر آنے والا ٹھیک اس چٹی کے نیچے پہنچ گیا جس کے اوپر صفدر لیٹا ہوا تھا صفدر نے اپنے آپ کو حملہ کرنے کے لئے سمیٹا لیکن آہٹ پیدا ہونے کی وجہ سے آنے والا چونک پڑا اور پھر وہ پھرتی سے مڑا ہی تھا کہ صفدر نے اس پر جست لگا دی۔ وہ اسے لئے ہوئے زمین پر گرتا چلا گیا۔ صفدر کا ایک ہاتھ حریف کی گردن پر تھا اور دوسرے سے اس نے حریف کی گن پکڑ رکھی تھی۔

"آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا"...... صفدر نے سرد لہجے میں حریف کے کان کے پاس سرگوشی کی اور دوسرے ہی لمحے حریف کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ صفدر نے مشین گن چھین کر

کاندھے سے لٹکائی پھر اس نے میگزین بیلٹ اس کی کمر سے کھولنا ہی چاہی تھی کہ وہ بول پڑا۔

''ارے کچھ تو رہنے دو میرے پاس بھی۔ مجھے نہتا تو نہ کرو''...... اس آدمی نے کہا اور آواز کے ساتھ ہی صفدر چونک پڑا اور اس کے اپنے ہاتھ ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

''آپ''...... صفدر نے بے ساختہ کہا۔

''تو اور کون ہو سکتا ہے یہاں۔ توبہ توبہ تم نے تو میری گردن یوں پکڑ لی تھی جیسے اس دنیا میں، میں ہی تمہارا سب سے بڑا دشمن ہوں اور تم میری گردن توڑ کر ہی دم لو گے''...... عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے''...... صفدر نے حیرت سے کہا۔

''کس بات پر۔ میری گردن بچنے پر یا......'' عمران نے اسی طرح سے کراہتے ہوئے کہا۔

''سوری عمران صاحب مجھے امید نہیں تھی کہ یہ آپ ہوں گے''...... صفدر نے جلدی سے کہا۔

''اب جھوٹ مت بولو''...... عمران نے کہا۔

''میں سچ کہہ رہا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''سچ کہتے رہو گے یا سینے پر سے بھی ہٹو گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ سوری''...... صفدر نے کہا اور عمران کے سینے پر سے ہٹ

گیا۔

''حملہ کیوں کیا تھا۔ اور تمہاری مشین گن کہاں گئی جو تمہیں میری مشین گن چھیننے کی ضرورت پیش آ گئی''...... عمران نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

''خالی ہو گئی تھی''...... صفدر نے کہا۔

''اسی لئے تم نے مجھ پر حملہ کیا تھا''...... عمران نے جھلا کر کہا۔

''جی ہاں میرا ارادہ مشین گن اور میگزین حاصل کرنے کا تھا''۔ صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''اس کے لئے کسی مسلح لاش کو کیوں نہیں دیکھا''...... عمران نے کہا۔

''بس حماقت سمجھ لیجئے''...... صفدر نے اسی انداز میں کہا۔

''اچھی حماقت ہے۔ اس حماقت میں میری گردن ٹوٹ جاتی تو''...... عمران نے کہا تو صفدر ہنس پڑا۔

''آپ تو میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کے ساتھ تھے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور چاروں طرف دیکھنے لگا۔

''پھر یہاں کیسے آ پہنچے''...... صفدر نے پوچھا۔

''تمہاری محبت میں''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو وہ بم آپ نے پھینکے تھے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہ پھینکتا تو اب تک تم داعی اجل کو لبیک کہہ چکے ہوتے''۔

عمران نے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"پناہ گاہ کی تلاش"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم وہاں نہیں چھپ سکتے جہاں آپ کو ٹھہرایا گیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں اسے مناسب نہیں سمجھتا"...... عمران نے کہا۔

"پھر دوسرے کمروں کی طرف چلیں ہو سکتا ہے کہ ہمیں وہاں کوئی پناہ گاہ مل جائے"...... صفدر نے پوچھا۔

"فی الحال یہی مناسب ہے آؤ"...... عمران نے کہا اور اسی طرف مڑ گیا جس طرف سے ادھر آیا تھا۔ راستے میں ایک جگہ رک کر اس نے صفدر کو ایک لاش کے قریب پڑی ہوئی مشین گن اور میگزین لینے کی ہدایت کی پھر وہ آگے بڑھنے لگے۔ جگہ جگہ لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ کچھ سوچ کر عمران ایک اور لاش کے پاس رکا۔

"اس کی کمر سے بموں والی میگزین بیلٹ اتار لو"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ بموں کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لئے ہمارے پاس ایسی دو تین بیلٹیں ہونی چاہئیں"...... صفدر نے کہا۔

"ایک تو سنبھالو"...... عمران نے کہا اور وہ آگے بڑھنے لگے۔ اب وہ جس طرف بڑھ رہے تھے اس طرف سرچ لائٹس کی روشنی

نہیں تھی اور نہ ہی مسلح افراد نظر آ رہے تھے۔ وہ بڑھتے چلے گئے۔

"اب کس طرف چلیں"...... کمروں والی راہداری میں پہنچ کر صفدر نے پوچھا۔

"آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کچھ دور جا کر راہداری ختم ہو گئی اور انہیں سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی دکھائی دیں۔ وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے تو انہیں سامنے ایک دروازہ دکھائی دیا۔ عمران نے صفدر کو سائیڈ میں کھڑا کیا اور دروازے کے پاس آ گیا۔ اس نے ہینڈل گھمایا دروازہ لاک نہیں تھا۔ وہ جھک کر دروازے کے کی ہول سے دوسری جانب کی سن گن لینے لگا لیکن باہر خاموشی تھی۔ عمران نے آہستگی سے دروازہ کھولا اور پھر اس نے سر باہر نکالا تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ باہر ایک وسیع لان تھا۔ ایسا لان جیسے عام طور پر رہائش گاہوں کے باہر بنایا جاتا ہے۔

"حیرت ہے۔ ہم زمین دوز عمارت میں موجود ہیں اور یہاں ایسی سیٹنگ کی گئی ہے جیسے ہم کھلے آسمان کے نیچے کسی عمارت کے احاطے میں موجود ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر صفدر کو اشارہ کر کے باہر آ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے دروازے سے باہر آ گیا اور پھر وہ احتیاط سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے لان میں جھکے جھکے انداز میں دوڑتے چلے گئے۔ لان کا اختتام ایک اور دروازے پر ہوا۔ یہ دروازہ بڑے گیٹ جیسا تھا۔

وہاں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ عمران نے دروازہ کھولا تو یہ دروازہ بھی لاک نہیں تھا۔ وہ دونوں باہر آ گئے۔ اب ان کے سامنے ایک کھلا میدانی علاقہ تھا جہاں ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ زمین دوز عمارت سے نکل کر اوپر پہاڑی علاقے میں آ گئے تھے جہاں یہ کھلا میدان موجود تھا اور سامنے انہیں متعدد چھوٹی بڑی بیرکوں جیسی عمارتیں دکھائی دے رہی تھیں جہاں ہر طرف سرچ لائٹوں سے روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ ابھی اردگرد کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ اچانک پورا علاقہ روشنی میں نہاتا چلا گیا۔

ایسا لگتا تھا جیسے دن نکل آیا ہو۔ وہ بڑی تیزی سے عمارتوں کے سامنے موجود جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے۔ آس پاس کوئی مسلح آدمی موجود نہیں تھا۔ ورنہ وہ دیکھ لئے جاتے اور اسی جگہ ان کا مسلح افراد سے ٹکراؤ ہو جاتا۔ جھاڑیوں میں چھپنے کے بعد انہوں نے چاروں طرف کا جائزہ لیا۔

"بائیں سمت دیکھو اس طرف پل سا بنا ہوا ہے اس کے گرد جھاڑیاں ہیں وہ جگہ یہاں سے زیادہ محفوظ رہے گی"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن پل پر آنے جانے والے کسی بھی لمحے ہمیں دیکھ سکتے ہیں اس لئے وہاں یہاں سے زیادہ خطرہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں پل درمیان سے ٹوٹا ہوا ہے اور اس پر آمدورفت نہیں ہو

سکتی اس لئے وہ ہمارے لئے خاصا محفوظ ثابت ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے"...... صفدر کے منہ سے نکلا۔

"چلو۔ اس سے پہلے کہ مسلح افراد اس طرف آئیں ہمیں وہاں پہنچ جانا چاہئے"...... عمران نے جھاڑیوں کی آڑ میں رہتے ہوئے کھڑے ہو کر کہا۔

"چلیں"...... صفدر نے کہا اور وہ جھاڑیوں کی آڑ میں جھکے جھکے انداز میں دوڑنے لگے۔ آس پاس کوئی مسلح آدمی موجود نہیں تھا اور سرچ لائٹوں کی روشنی جھاڑیوں کے دوسری سمت سے اس طرف پڑ رہی تھی اس لئے دیکھ لئے جانے کا امکان کم تھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک ٹوٹا ہوا پل تھا۔ وہ ٹوٹے ہوئے پل کے ستونوں کے پاس ہی جھاڑیوں میں رک گئے۔ سرچ لائٹس کی روشنیوں نے ہر چیز واضح کر رکھی تھی اس لئے عمران اس جگہ کا بآسانی جائزہ لے سکا تھا۔ ہر طرف سے مطمئن ہو کر وہ بیٹھ گئے۔

"آپ میجر ٹاڈ کو چھوڑ کر یہاں کیوں نکل آئے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ وہ مجھے ایک کمرے میں بظاہر قید کر کے چلا گیا تھا"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"قید۔ تو کیا آپ پر ان لوگوں کو شبہ ہو گیا تھا کہ آپ ان کے دوست نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اب بھی یہی سمجھ رہا ہو گا کہ میں کمرے ہی میں ہوں"...... عمران نے انکار میں سر ہلایا اور پھر اس نے صفدر کو ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو کیا اب آپ واپس نہیں جائیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"واپس جانا ہوتا تو یہاں کیوں آتا۔ تمہیں اس طرف بھیج کر خود واپس جا چکا ہوتا"...... عمران نے کہا۔

"کیا آپ نے پلاننگ تبدیل کر لی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں سب کچھ اسی طرح ہو رہا ہے جیسا میں چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"تو ان لوگوں سے الگ ہونا آپ کے پروگرام میں شامل تھا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں اگر تمہاری مدد کے لئے نہ بھی نکلتا تو میں رات کے آخری حصے میں وہاں سے نکل آتا"...... عمران نے کہا۔

"اب پروگرام کیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"وہ جگہ تلاش کرنی ہو گی جہاں تھرڈ میزائل لانچر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"وہ جگہ تو......" صفدر کا فقرہ ادھورا رہ گیا اس کی نظریں اچانک ان مسلح افراد پر پڑیں جو سرچ لائٹس کی روشنی میں صاف نظر آ رہے تھے ان کا رخ اسی جانب تھا جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ پھر وہ ان

سے چھ سات گز کے فاصلے پر آ کر رک گئے اور اپنے ہاتھوں میں موجود گنیں سیدھی کرنے لگے۔

"کیا ہم دیکھ لئے گئے ہیں"...... صفدر کے ذہن میں ایک سوال ابھرا تھا پھر اس نے گن کا رخ مسلح افراد کی طرف کیا ہی تھا کہ عمران نے اس کا شانہ تھپتھپا دیا وہ مڑا اور عمران کو دیکھنے لگا جو مسلح افراد ہی کی جانب دیکھ رہا تھا پھر ان مسلح افراد میں سے ایک اسی طرف آنے لگا۔ اس کی مشین گن کا رخ ٹھیک عمران اور صفدر کی طرف تھا وہ لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا تھا۔ قریب اور قریب اور صفدر مضطربانہ انداز میں کھسک رہا تھا اور اس کا دل پوری رفتار سے دھڑکنا شروع ہو گیا تھا۔

یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جو قیمتی اور خوبصورت سامان سے دفتری انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک بڑی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی مضبوط جسم والا ادھیڑ عمر آدمی اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کا چہرہ سرخ تھا اور اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم کا سارا خون سمٹ کر اس کے چہرے میں آ گیا ہو۔ اس کے سامنے کرسیوں پر میجر ٹاڈ اور مادام سلینا بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں انتہائی پریشان دکھائی دے رہے تھے جبکہ سرخ چہرے والا انہیں انتہائی غضبناک نظروں سے گھور رہا تھا۔

"تم دونوں نے اسے اچھی طرح سے نہیں پرکھا اور نہ ہی اس کا میک اپ چیک کیا ہے۔ یہ تم دونوں کی بہت بڑی غلطی ہے"۔ سرخ چہرے والے نے ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سب کچھ آپ کے حکم کے مطابق کیا گیا ہے سوپر چیف"۔ میجر ٹاڈ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر اسے پوری طرح چیک کرنا تمہارا فرض تھا اور مادام سلینا یہ فرض ادا نہ کر کے تم نے بھی بہت بڑی غلطی کی ہے"۔ سوپر چیف نے پہلے میجر ٹاڈ سے اور پھر مادام سلینا سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اسے اب بھی چیک کیا جا سکتا ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"وہ تو کرنا ہی پڑے گا کیا معلوم اس کے پاس کوئی بے حد خطرناک بم ہو یا ایسا ہی کوئی اور اسلحہ"...... سوپر چیف نے کہا۔

"کیا آپ اس پر شبہ کر رہے ہیں"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"کرنل ہورس کے سیکرٹ ایجنٹ کو ہم میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔ اس نے ہمیں اپنی پہچان صرف ان کوڈز سے کرائی ہے جو کرنل ہورس نے مجھے اور میں نے تم دونوں کو بتائے تھے"۔ سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف اور اس نے تمام کوڈ ورڈز صحیح بتائے تھے"۔ میجر ٹاڈ نے کہا۔

"مجھ سے بھی اس نے صحیح کوڈ ورڈز کا تبادلہ کیا تھا سوپر چیف"۔ مادام سلینا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کوئی اور بھی تو کوڈ ورڈز معلوم کر کے اس کی جگہ لے سکتا ہے کیا تم نے اس کے بارے میں نہیں سوچا"...... سوپر چیف

نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سوپر چیف۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے"...... میجر ٹاڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد تم دونوں کو اس کا میک اپ چیک کرنا چاہئے تھا۔ کیا تم نے ایسا کیا ہے۔ نانسنس"...... سوپر چیف نے غراتے ہوئے کہا۔

"نو سوپر چیف"...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

"تو پھر یہ اس کا نہیں تم دونوں کا قصور ہے کہ وہ تمہیں ڈاج دے کر یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہے"...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"مگر وہ تو ہیڈ کوارٹر سے آیا ہے"...... مادام سلینا نے کہا۔

"وہ ایک لمبا سفر طے کر کے آیا ہے اور وہ اس سارے سفر میں اکیلا تھا۔ اس لئے کہیں بھی وہ کسی دشمن ایجنٹ کے ہتھے چڑھ گیا ہو گا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو میں......" میجر ٹاڈ نے کہنا چاہا۔

"جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں آ کر وہ ایک طرح سے ہمارا قیدی ہی ہے اس لئے اب ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہو گا ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی اصل آدمی ہو اور وہ جو پیغام لایا ہے وہ بھی اصل ہی ہو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"تو پھر اب ہمارے لئے کیا حکم ہے"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"اسے صبح مشین روم میں لے جاؤ تاکہ اس کے جسم کی اسکریننگ ہو جائے۔ اس کے جسم کی اسکریننگ کرنے کے بعد ہی اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ وہ اصل آدمی ہے یا نہیں"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اور اگر وہ اصل آدمی نہ ہوا تو"...... مادام سلینا نے کہا۔

"تو اسے فوراً گولی مار کر ہلاک کر دینا"...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"یس سوپر چیف"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"مادام سلینا تمہیں اس کے ساتھ سائے کی طرح رہنا ہو گا اور میجر ٹاڈ تم اسے اسکریننگ کے بعد میزائل لانچر میں تھرڈ میزائل تک لے جاؤ گے۔ تم دونوں کو اس پر گہری نظر رکھنی ہو گی اور اگر اس نے میزائل کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی اور جلد سے جلد تمہیں ریموٹ کنٹرول بلاسٹنگ ڈیوائس میزائل سے الگ کر کے نہ دی تو اسے فوراً گولی مار دینا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اگر آپ کو شک ہے کہ وہ اصل آدمی نہیں ہے تو کیا اسے میزائل لانچر تک لے جانا مناسب ہو گا"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"اسکریننگ رپورٹ او کے ہونے کے بعد اسے میزائل لانچر تک لے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم پہلے ہی اپنے دو قیمتی میزائل ضائع کر چکے ہیں اور اب میں تھرڈ میزائل ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس بار تھرڈ میزائل ہر صورت میں اپنے

ٹارگٹ تک پہنچے اور ٹارگٹ کو ہٹ کرے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف۔ اس بار ایسا ہی ہو گا۔ ہمارا تھرڈ اَپ ڈاؤن میزائل اس بار ہر صورت پاکیشیا پر گرے گا اور پاکیشیا کا دنیا سے ہمیشہ کے لئے نام مٹ جائے گا"...... مادام سلینا نے کہا۔

"لیکن اس بار بھی ایسا نہ ہوا تو پھر"...... میجر ٹاڈ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"اس بار ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی۔ تھرڈ اَپ ڈاؤن میزائل اس بار ضرور پاکیشیا کو ہٹ کرے گا۔ اس بار پاکیشیا کو تباہ ہونے سے دنیا کی کوئی طاقت نہ بچا سکے گی"...... سوپر چیف نے کہا۔

"کیا اس بات کا علم ہوا ہے کہ پہلے جو دو میزائل راستے میں ہی بلاسٹ ہو کر سمندر برد ہو گئے تھے۔ ان کی تباہی کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے......" مادام سلینا نے پوچھا۔

"ہاں یہاں ہمارے سیکورٹی اسٹاف نے چار غدار پکڑے ہیں اور ان چاروں نے ہی دونوں میزائلوں میں خرابی پیدا کی تھی"۔ سوپر چیف نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ وہ کون ہیں سوپر چیف"...... مادام سلینا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ان کا تعلق بلیک ہیڈ گروپ سے ہے"...... سوپر چیف نے کہا اور بلیو برڈ گروپ کا سن کر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"بلیک ہیڈ گروپ"...... میجر ٹاڈ کے منہ سے نکلا۔

"ہاں اور تمہیں یاد ہے کہ مادام سلینا پر حملہ کرنے میں بھی بلیک ہیڈ گروپ ملوث تھا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف۔ میں نے ہی آپ کو مادام سلینا سے اطلاع ملنے کے بعد اس گروپ کے بارے میں بتایا تھا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اس اطلاع کے بعد ہی ہم نے مشتبہ افراد کی اسکریننگ کی تھی ان مشتبہ افراد میں سے چار افراد ایسے نکل آئے جن کے جسموں پر بلیک ہیڈ کا مخصوص نشان موجود تھا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن بلیک ہیڈ گروپ کے افراد یہاں تک کیسے پہنچ گئے"...... میجر ٹاڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے چند افراد شہر میں جا کر کلبوں کا رخ کرتے ہیں اور وہاں پرانی اور نایاب شراب پیتے ہیں۔ ان میں سے ہی چند افراد بلیک ہیڈ گروپ کے ہاتھ لگ گئے تھے اور وہ ان کے میک اپ کر کے یہاں پہنچ گئے"...... سوپر چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یہاں بلیو برڈ گروپ کے لوگ بھی ہوں گے سر"...... میجر ٹاڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ہوں گے فی الحال بلیک ہیڈ گروپ کے لوگ پکڑے گئے ہیں۔ بلیو برڈ گروپ کا کوئی رکن نہیں ملا ہے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اب وہ سب محتاط ہو چکے ہوں گے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"یقیناً مگر ان کی تلاش جاری ہے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"وہ کس طرح سے سوپر چیف"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"تمہارا کیا خیال ہے انہیں کس طرح تلاش کیا جا سکتا ہے"۔ سوپر چیف نے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے پوچھا۔

"یہ لوگ اپنے کندھے پر مخصوص نشان کھدواتے ہیں۔ اس لئے بغیر اسکین کئے ان کے نشان کو نہیں دیکھا جا سکتا اور اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے جس پر عمل کر کے مشتبہ شخص کو شک میں مبتلا کئے بغیر اس نشان کو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں یہاں موجود اپنے ایک ایک آدمی کا جسم اسکین کرا رہا ہوں تا کہ ان میں سے غداروں کو تلاش کیا جا سکے"۔ سوپر چیف نے کہا۔

"تو کیا بلیک ہیڈ کے صرف وہی چار آدمی یہاں ہیں جو پکڑے گئے ہیں یا ان کے علاوہ یہاں اور افراد بھی موجود ہیں"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"فی الحال چار افراد ہی ٹریس ہوئے ہیں۔ ان پر ہر طرح سے تشدد کر کے دیکھ لیا گیا ہے مگر انہوں نے اپنے کسی ساتھی کی نشاندہی نہیں کی البتہ ان میں سے ایک نے تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے اس جگہ کی نشاندہی کر دی تھی جہاں ان کا ٹرانسمیٹر اور وہ ڈی چارجر رکھا گیا تھا۔ اسی ڈی چارجر کو ریموٹ کنٹرولڈ کر کے لانچ

ہونے والے دونوں میزائلوں کو راستے میں ہی بلاسٹ کر کے سمندر برد کیا گیا تھا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"کیا آپ نے ان سے یہ معلوم کیا ہے کہ ان کا تعلق کس ملک سے ہے"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ اس معاملے میں انتہائی سخت جان واقع ہوئے ہیں۔ شدید تشدد کے باوجود انہوں نے زبان نہیں کھولی تھی"۔ سوپر چیف نے کہا۔

"میزائلوں کو تباہ کرنے سے بلیو برڈ یا بلیک ہیڈ والوں کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"انہیں نہ سہی کسی اور کو تو فائدہ ہو سکتا ہے"...... سوپر چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کسی اور سے آپ کی کیا مراد ہے سوپر چیف"...... میجر ٹاڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہمارا مخالف کیمپ"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے روسیاہ"...... میجر ٹاڈ کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ روسیاہ کو جب معلوم ہوا کہ ہم کافرستان کے ایک خاص حصے میں میزائل اسٹیشن بنا رہے ہیں اور یہاں سے ہم پاکیشیا کو ٹارگٹ کرنا چاہتے ہیں تو روسیاہ نے ہماری اس پلاننگ کی شدید مخالفت کی تھی۔ روسیاہ نے کافرستانی حکام کو سختی سے اس بات سے

منع کر دیا تھا کہ ہمیں اپنی سرزمین پر ایسا کوئی میزائل اسٹیشن نہ لگانے دیا جائے۔ روسیاہ پاکیشیا کا حریف نہیں ہے لیکن روسیاہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ پاکیشیا کو تباہ کیا جائے کیونکہ روسیاہ خود پاکیشیا پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کی وجہ گرم پانی ہے جو روسیاہ کے پاس نہیں ہے۔ اسی لئے روسیاہ نے بہادرستان میں کئی سال جنگ لڑی تھی۔ بہادرستان پر قبضہ کرنے کے بعد روسیاہ پاکیشیا میں اپنے قدم جمانا چاہتا تھا لیکن وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکا تھا لیکن اب بھی روسیاہ یہی چاہتا ہے کہ پاکیشیا کو زیرنگیں کر کے وہ خود اس زمین پر قبضہ کر لے اور پورے خطے میں اس کی اجارہ داری قائم ہو جائے۔ اس لئے وہ ہمارے پلان سے اختلاف رکھتا تھا۔ لیکن ہم نے کافرستان میں اپ ڈاؤن میزائل اسٹیشن ہر حال میں قائم کرنا تھا اور اس کے لئے اسرائیل نے کافرستانی حکام کو اپنا ہم نوا بنا لیا تھا۔ جس پر روسیاہ کو شدید رنج تھا۔ اس وجہ سے روسیاہ جو کافرستان کا حلیف ہے اب وہ کافرستانیوں سے سخت ناراض اور روسیاہی ایجنٹ ہمارے اس مشن کو سبوتاژ کر کے کافرستان کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بلیو برڈ اور بلیک ہیڈ گروپ کے افراد کا تعلق روسیاہی ایجنٹوں سے ہی ہو سکتا ہے تاکہ وہ ہمارے مشن کو سبوتاژ کر سکیں اور اپ ڈاؤن میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکیں''...... سوپر چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ تو یہ بات ہے''...... میجر ٹاڈ کے منہ سے نکلا۔

''اور روسیاہ نے دوسری طرف پاکیشیا میں بھی یہ خبر پہنچا دی تھی کہ ہم ان کے خلاف کیا سازش کر رہے ہیں اور انہوں نے ہمارے دو ایٹمی میزائل راستے میں تباہ کر کے پاکیشیا کو تباہی سے بچا لیا۔ اس طرح سیاسی محاذ پر روسیاہی ایک بڑی جیت کے منتظر ہیں لیکن ان کی یہ جیت اسرائیل اور ایکریمیا کی شکست ہو گی جسے ہم کسی قیمت پر قبول نہیں کر سکتے''...... سوپر چیف نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اچانک سوپر چیف کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سوپر چیف نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

''سوپر چیف بول رہا ہوں''...... سوپر چیف نے کرخت لہجے میں کہا۔

''راڈلی بول رہا ہوں سوپر چیف''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس راڈلی۔ کیوں فون کیا ہے۔ میں نے تمہیں مہمان کو یہاں لانے کا حکم دیا تھا۔ اسے تم اب تک لائے کیوں نہیں''...... سوپر چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

''مہمان اپنے کمرے میں نہیں ہے سوپر چیف''...... دوسری طرف سے راڈلی کی آواز سنائی دی تو سوپر چیف بے اختیار اچھل

تڑپا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ مہمان اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہے۔ کہاں ہے وہ"...... سوپر چیف نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے منہ سے مہمان اپنے کمرے میں نہیں ہے کا سن کر میجر ٹاڈ اور مادام سلینا بے اختیار اچھل پڑے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں سوپر چیف۔ مہمان اپنے کمرے سے غائب ہے"...... راڈنی نے سوپر چیف کی غصیلی آواز سن کر سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم نے کمرے کو اچھی طرح سے چیک کیا ہے"...... سوپر چیف نے اسی انداز میں پوچھا۔

"یس سوپر چیف۔ ہمارے ایک گارڈ نے اطلاع دی تھی کہ اس نے مہمان کو راہداری میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ مگر اس نے مہمان ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی توجہ نہ دی تھی اور ویسے بھی طویل راہداری میں وہ مہمان سے بہت دور تھا"...... راڈنی نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ کتنی دیر پہلے کی بات ہے"...... سوپر چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے تو میں اس کے کمرے کی تلاشی لینے کے بعد آپ کو کال کر رہا ہوں"...... راڈنی نے جواب دیا۔

"تمہارے گارڈ نے تمہیں کب اطلاع دی تھی"...... سوپر چیف نے پوچھا۔

"کچھ دیر پہلے۔ البتہ اس نے اس آدمی کو اس وقت دیکھا تھا جب مشین گنوں سے فائرنگ شروع ہوئے صرف چند منٹ ہی گزرے تھے"...... راڈنی نے جواب دیا۔

"اور بموں کے دھماکے بعد میں ہوئے تھے"...... سوپر چیف نے پوچھا۔

"یس سوپر چیف"...... راڈنی نے کہا۔

"تمہارے آدمی نے اتنی دیر سے اطلاع کیوں دی"...... سوپر چیف نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ فائرنگ کرنے والی فورس کے ساتھ تھا"...... راڈنی نے کہا۔

"ہونہہ۔ کمرے کی نگرانی کرتے رہو اور اگر وہ واپس آجائے تو اسے فوراً گرفتار کر لو اور مجھے اطلاع دو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اوکے سوپر چیف"...... راڈنی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سوپر چیف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیسے ہو گیا۔ وہ کمرے سے فرار کیسے ہو گیا سوپر چیف"۔ مادام سلینا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو سوپر چیف نے اسے راڈنی کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن وہ فرار کیوں ہوا ہے۔ کیا وہ اصل آدمی نہیں ہے"۔ میجر ٹاڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے فرار ہونے سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ اصل

آدمی نہیں ہے اور اس کی لائی ہوئی رپورٹ بھی جھوٹی ہے"۔ سوپر چیف نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ اصل آدمی نہیں ہے تو پھر وہ کوڈ ورڈز......" مادام سلینا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اس نے یقیناً اصل آدمی کی جگہ لے لی ہے اور ایک دوست کے روپ میں یہاں پہنچا ہے جس کا مقصد ظاہر ہے تھرڈ اپ ڈاؤن کی تباہی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"تو کیا آپ نے کرنل ہورس سے اس آدمی کے بارے میں تصدیق نہیں کی تھی"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"میں نے تصدیق کی تھی۔ کرنل ہورس کے کہنے کے مطابق یہی اصل آدمی ہے"...... سوپر چیف نے منہ بنا کر کہا۔

"اگر وہ اصل آدمی ہے تو پھر اس نے یہاں سے فرار ہونے کی حماقت کیوں کی"...... میجر ٹاڈ نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"یہ تو جب وہ پکڑا جائے گا تب ہی معلوم ہو گا۔ فی الحال وائٹ راک پر موجود اپ ڈاؤن میزائل اسٹیشن خطرے میں ہے ہمیں سب سے پہلے میزائل اسٹیشن کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ وہ جو کوئی بھی ہے اچھا ہی ہوا ہے کہ اس کی اصلیت جلد کھل کر سامنے آ گئی ہے ورنہ ہم اسے تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل لانچر پر خود لے جانے والے تھے اور اگر وہ وہاں پہنچ جاتا تو وہ یقیناً اس میزائل

کو بھی تباہ کر دیتا"...... سوپر چیف نے کہا۔

"لیکن سوپر چیف۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اگر وہ غلط آدمی ہے تو کرنل ہورس اس سے کس طرح دھوکہ کھا گیا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"دھوکہ کرنل ہورس نے نہیں کھایا۔ اس نے یہاں اصل آدمی ہی بھیجا تھا۔ طویل سفر میں ضرور وہ کسی کے ہاتھ لگ گیا تھا اور کسی اور نے اس کی جگہ لے لی تھی اور وہ اس آدمی کے میک اپ میں یہاں پہنچ گیا ہے تاکہ ہمارے میزائل اسٹیشن کو تباہ کر سکے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"جب فائرنگ شروع ہوئی ہے اس وقت میں اس کے پاس ہی دوسرے کمرے میں تھا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ فائرنگ کرنے والے افراد کوئی اور تھے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ اس کے ساتھی ہوں جو تم دونوں کے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہوں۔ اپنے ساتھیوں کی آمد کا پتہ چلتے ہی وہ کمرے سے نکل گیا ہو تاکہ وہ ان سے جا ملے"...... سوپر چیف نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ کام تو وہ فائرنگ کے بغیر بھی کر سکتے تھے۔ کیونکہ میں تو اسے کمرے میں چھوڑ آیا تھا"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اس صورت میں وہ اپنے ساتھیوں کو کیسے تلاش کرتا"۔ سوپر چیف نے کہا۔

"اب کیا کیا جائے ان کی گرفتاری یا پھر انہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے"...... میجر ٹاڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں زندہ گرفتار کرو تاکہ ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے اور ان سے کرنل ہورس کے اس آدمی کا پتہ لگایا جا سکے جس کے روپ میں ان میں سے ایک یہاں پہنچا ہے۔ انہیں تلاش کرو۔ وہ ابھی پیٹیوں کے ذخیرے کے اردگرد ہی کہیں موجود ہوں گے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف"...... میجر ٹاڈ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"میں ہر حال میں ان کی گرفتاری چاہتا ہوں اور وہ بھی میزائل کی لانچنگ سے قبل"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ فکر نہ کریں۔ وہ کہیں بھی ہوں میں انہیں ہر حال میں تلاش کر لوں گا۔ وہ میرے ہاتھوں سے بچ کر کہیں نہیں جا سکیں گے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جاؤ اور جا کر جلد سے جلد انہیں گرفتار کرنے کی کوشش کرو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف"...... میجر ٹاڈ نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سوپر چیف کو سلام کیا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد مادام سلینا بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

"میرے لئے کیا حکم ہے سوپر چیف"...... مادام سلینا نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"سردست تم یہیں رہو۔ میجر ٹاڈ کی رپورٹ ملنے کے بعد بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے"...... سوپر چیف نے مادام سلینا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"یس سوپر چیف"...... مادام سلینا نے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

آگے بڑھنے والا مسلح آدمی ان سے صرف دو تین فٹ کے فاصلے پر آ کر رک گیا۔ اس کی مشین گن کا رخ انہی کی جانب تھا۔ عمران اور صفدر دونوں جھاڑیوں میں سینے کے بل لیٹے ہوئے تھے۔ جھاڑیوں کا سایہ ان پر پڑ رہا تھا اور وہ دم سادھے ہوئے تھے ہلکی سی بھی آہٹ ان کی موجودگی کا انکشاف کر سکتی تھی۔ چند لمحے وہ آدمی وہاں رک کر اردگرد کا جائزہ لیتا رہا پھر اس نے مشین گن شانے سے لٹکائی اور ہولسٹر میں لگا ہوا ریوالور نکال کر اس نے ریوالور کا رخ آسمان کی جانب کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ریوالور سے ایک چھوٹا سا راڈ سا باہر نکلا اور تیزی سے آسمان کی جانب بلند ہوتا چلا گیا۔ بلندی پر جاتے ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہر طرف تیز روشنی پھیلتی چلی گئی۔

"لائٹ شیل۔ اس نے لائٹ شیل فائر کیا ہے"..... عمران نے صفدر کے کان میں کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ روشنی

ہوتے ہی اس آدمی نے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین پکڑی اور اسے آنکھوں سے لگا کر ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اسے آنکھوں پر دوربین لگاتے دیکھ کر عمران نے صفدر کا ہاتھ پکڑا اور وہ دونوں جھاڑیوں میں زمین سے چپک گئے۔

چند لمحوں کے بعد عمران نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ وہ آدمی دوربین سے اس پل کے نیچے دیکھ رہا تھا۔ پل کے نیچے ایک ندی تھی جو نجانے کب سے خشک ہو چکی تھی اور وہاں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ وہ آدمی خشک ندی کا بغور جائزہ لیتا رہا پھر پیچھے ہٹا اور اس نے اشارے سے دور کھڑے اپنے ساتھیوں کو اپنے قریب بلا لیا۔ اس کے ساتھی جیسے ہی دوڑتے ہوئے اس کے قریب آئے وہ ان سے کچھ کہنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے مسلح آدمی آگے بڑھنے لگے۔ انہیں آگے بڑھتے دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اب وہ خشک ندی اور اس کے اردگرد کی تلاشی لیں گے۔ ایک ایک جھاڑی دیکھیں گے اور اگر وہ وہیں رکے رہے تو وہ دونوں چوہوں کی طرح پکڑ لئے جائیں گے۔ مسلح آدمی قریب آتے جا رہے تھے اور عمران کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی۔

عمران نے صفدر کو اشارہ کیا اور وہ لیٹے ہی لیٹے پیچھے کھسکنے لگے۔ خشک ندی کی ڈھلوان پر وہ رک گئے لائٹ شیل ابھی تک فضا میں معلق روشنی بکھیر رہا تھا اور اتنی روشنی میں عمران نے پل کے

ستون کے ساتھ ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی تھی۔ وہ ستون کے قریب ہی موجود تھے اسی لئے عمران کو وہ رسی نظر آ گئی تھی۔ عمران فوراً آگے بڑھا اور اس نے رسی کو پکڑ کو زور زور سے دو تین جھٹکے دیئے۔ رسی خاصی مضبوط تھی۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھا اور رسی پر لٹک کر تیزی سے نیچے کی طرف پھسلتا چلا گیا دوسرے ہی لمحے عمران بھی رسی کے سہارے پھسلتا چلا گیا۔ چھ سات فٹ نیچے پہنچ کر وہ رک گیا۔ صفدر بھی وہیں رکا ہوا تھا۔ یہاں آگے کی جانب نکلی ہوئی دو ڈھائی فٹ چوڑی دیوار تھی اور یہ دیوار خاصی دور تک چلی گئی تھی شاید یہ خشک ندی کے پشتے کی دیوار تھی یہ دیوار جگہ جگہ سے شکستہ تھی صفدر اسی دیوار پر پیر پھنسائے کھڑا تھا۔

"اس طرف آ کر اگر انہوں نے جھک کر دیکھا تو ہم آسانی سے دیکھ لئے جائیں گے"...... عمران نے دیوار پر قدم جماتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا کریں"...... صفدر نے کہا۔ ٹھیک اسی لمحے اوپر سے دو تین پتھر لڑھکتے ہوئے آئے اور نیچے گرتے چلے گئے۔

"وہ آگے آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور دائیں بائیں کا جائزہ لینے لگا پھر دس بارہ فٹ دور ایک جگہ جھاڑیوں کا جھنڈ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکنے لگیں وہ اس جگہ پناہ لے سکتے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران، صفدر کو اس پناہ گاہ کے بارے میں بتا سکتا۔ فضا

میں مشین گن کی گرج سنائی دی اور گولیاں ان کے سامنے سے گزرتی چلی گئی وہ دیکھ لئے گئے تھے۔ مشین گن کی گرج دوبارہ سنائی دی اس بار گولیاں ٹھیک اس جگہ سے گزری تھیں جہاں چند لمحے پہلے وہ کھڑے تھے۔ اگر وہ اس جگہ سے ہٹنے میں چند سیکنڈ کی بھی دیر کرتے تو ان کے جسم یقیناً چھلنی ہو جاتے۔ وہ پشتے کی دیوار پر کھڑے کچی مٹی کی دیوار سے اس طرح چپکے ہوئے تھے جیسے وہ اسی کا حصہ ہوں۔

"اگر انہوں نے رسی دیکھ لی تو وہ اسی کے ذریعے نیچے آ سکتے ہیں"...... صفدر نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"ایسا کر کے وہ زندگی کی سب سے بڑی حماقت کریں گے۔ ایسی حماقت جو انہیں موت کے منہ میں لے جائے گی"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"لیکن اگر انہیں دوسروں نے کور دیا تو کیا ہم اوپر سے اترنے والوں کو روک سکیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں آسانی سے"...... عمران نے کہا ٹھیک اسی لمحے مشین گن پھر گرجی اور شعلے ان سے چند انچ دور سے نکلتے چلے گئے۔

"یہاں سے کھسکنا چاہئے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مگر پہلے ان کے قریب آنے کا انتظار کرو"...... عمران نے کہا اور مشین گن کا رخ اوپر کی طرف کیا اور ذرا سا سر گھما کر اوپر کی جانب دیکھا وہ تین مسلح آدمی تھے اور ستون کے پاس کھڑے

تھے جبکہ ایک مسلح آدمی رسی کے سہارے نیچے اتر رہا تھا۔ عمران نے مشین گن کی نال کا رخ ان کی جانب کیا۔ اس نے دیوار پر قدم مضبوطی سے جمائے اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے ہی لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پے در پے کئی چیخیں فضا میں گونج اٹھیں اور پھر ایک ایک کر کے چار انسانی جسم فضا میں لہراتے ہوئے خشک ندی میں گرتے چلے گئے۔ عمران نے اوپر دیکھا اب ستون اور اس کے آس پاس کوئی نہیں تھا۔ وہ چاروں ہی ہلاک ہو چکے تھے۔

''چلو۔ جلدی کرو اور ان جھاڑیوں کی طرف بڑھو''...... عمران نے جھاڑیوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا ہم وہاں محفوظ رہیں گے''...... صفدر نے اسی جانب بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''یہ بعد کی بات ہے فی الحال راستہ ذہن نشین کر لو کیونکہ لائٹ شیل کی روشنی دھیمی پڑ رہی ہے وہ کسی بھی لمحے بجھ جائے گی اور یہاں ہر طرف گہری تاریکی چھا جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے دیکھ لیا ہے راستے میں صرف ایک جگہ دراڑ ہے ورنہ راستہ جھاڑیوں تک صاف ہے''...... صفدر نے کہا۔

''پھر چلتے رہو''...... عمران نے کہا اور صفدر کے عقب میں چلنے لگا کیونکہ جھاڑیوں کی طرف ہی صفدر کا رخ تھا اور عمران اس کے عقب میں تھا۔ وہ تیزی سے جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ایک جگہ رک کر عمران نے اوپر دیکھا تھا لیکن اسے ستون کے پاس

کوئی نظر نہ آیا۔ وہ تیزی سے جھاڑیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لائٹ شیل کی روشنی مدھم ہوتی جا رہی تھی پھر ٹھیک اس وقت جب وہ دراڑ کے پاس پہنچے روشنی بجھ گئی اور ہر سمت تاریکی پھیل گئی۔ گہری تاریکی جیسے یکلخت ان کی بینائی چلی گئی ہو اور وہ اندھے ہو گئے ہوں۔

''احتیاط سے''...... عمران نے کہا اور وہ دراڑ عبور کر کے جھاڑیوں تک جا پہنچے مگر صفدر جھاڑیوں میں نہیں گھسا تھا۔

''کیا دیکھے بھالے بغیر جھاڑیوں میں گھسنا مناسب ہو گا''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو پوچھا۔

''نہیں''...... عمران نے کہا پھر جیب کے اندر سے قلم جیسی پن ٹارچ نکال کر اس نے روشن کی اور وہ دونوں جھاڑیوں کا جائزہ لینے لگے۔

''اندر جایا جا سکتا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں ان جھاڑیوں میں کوئی درندہ نہ سہی مگر زہریلے سانپ یا کیڑے مکوڑے ہو سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں''...... صفدر نے پوچھا۔

''اسی طرح آگے کی طرف بڑھتے رہو کہیں تو کوئی محفوظ جگہ ہمیں مل ہی جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''مگر اس طرح ہم میزائل اسٹیشن کی حدود سے باہر نکل گئے تو اندر جانا مشکل نہ ہو جائے گا''...... صفدر نے کہا۔

"فی الحال یہ سب نہ سوچو"...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... صفدر نے سر ہلایا۔

"تم مجھے آگے ہونے دو تاکہ میں ٹارچ کی روشنی میں اردگرد کا جائزہ لیتا رہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے آجائیں"...... صفدر نے کہا اور دیوار سے چپک گیا عمران احتیاط سے آگے بڑھا اور صفدر سے آگے نکل گیا۔ اب وہ دونوں پن ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھ رہے تھے۔ دس بارہ فٹ چلنے کے بعد ایک جگہ عمران رک گیا ٹارچ کی روشنی میں کچی دیوار میں زینہ بنا نظر آرہا تھا۔ یہ زینہ ایسا ہی تھا جیسے کہ اکثر دیہاتوں میں دیہاتی برساتی نالوں میں بناتے ہیں اور ان کے ذریعے ایک کنارے سے اندر اتر کر دوسرے کنارے کے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ عمران نے ٹارچ کی روشنی میں دیکھا زینے اوپر تک چلے گئے تھے اور ان کی حالت بتاتی تھی کہ وہ استعمال میں رہتے ہیں متروک نہیں ہوئے تھے۔

"اوپر جانا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اوپر مسلح افراد ہر طرف پھیلے ہوئے ہوں گے اگر اس وقت اوپر گئے تو ہم آسانی سے ان کا نشانہ بن جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ تو میں بھول گیا تھا"...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"آؤ آگے چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا پھر وہ کچھ ہی آگے گئے تھے کہ رک گئے یہاں بھی دیوار میں ایک دراڑ تھی اور اس قسم کی دراڑ تھی کہ اس کے ذریعے آسانی سے نیچے اترا اور اوپر چڑھا جا سکتا تھا۔ عمران کے ہونٹ سیٹی بجانے والے انداز میں سکڑ گئے۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ اوپر سے کچے زینے سے اتر کر دراڑ کے ذریعے نیچے چلے جاتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مگر میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کیا"...... صفدر نے پوچھا۔

"میزائل اسٹیشن تک آنے جانے کا راستہ انتہائی خفیہ ہے پھر یہ راستہ کس وجہ سے بنایا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے آنے جانے کے لئے ہی بنایا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں مگر خفیہ نقل و حرکت کے لئے اور یہ وہی لوگ بنا سکتے ہیں جو آپ ڈاؤن میزائلوں کے دشمن ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"مطلب یہ کہ یہ راستہ میزائل اسٹیشن یا کافرستان کے دشمن سیکرٹ ایجنٹوں کا بنایا ہوا لگ رہا ہے اور وہی لوگ اسے اپنی خفیہ آمدورفت کے لئے استعمال کرتے ہوں گے ورنہ عام راستے سے آنے جانے پر یہاں انتہائی سخت چیکنگ ہو گی"...... عمران نے

کہا۔

''ہونہہ۔ بات سمجھ میں آ رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس کے علاوہ اس راستے کی موجودگی یہ ظاہر کر رہی ہے کہ یہاں کچھ غیر ملکی ایجنٹ ہم سے پہلے ہی موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''وہ کون ہو سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں بلیو برڈ اور بلیک ہیڈ گروپ کے لوگ بھی ہو سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ دونوں گروپس کس کے لئے کام کر رہے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''جس کے لئے بھی کام کر رہے ہیں ایک بات بہت واضح ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہ یہ کہ یہ دونوں گروپ اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں''...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹھیک اسی لمحے فضا میں سیٹی کی تیز آواز ابھری اور پھر فضا میں چکا چوند اور تیز روشنی پھیلتی چلی گئی اس بار انہوں نے بگ لائٹ شیل فائر کیا تھا۔

''دراڑ میں اتر جاؤ۔ جلدی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ دراڑ میں اترنے لگے۔ عمران نے پن ٹارچ بجھا دی تھی ویسے بھی

اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ وہاں لائٹ شیل کی وجہ سے دن نکل آیا تھا۔

وہ دراڑ میں اتر کر خشک ندی میں پہنچے ہی تھے کہ چونک پڑے بے ساختہ عمران کا سر اوپر اٹھ گیا۔ ٹوٹے ہوئے پل سے کچھ دور فضا میں ایک ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا یہ گن شپ ہیلی کاپٹر تھا اور اس کی نیچی پرواز بتا رہی تھی کہ وہ انہی کو تلاش کر رہا ہے یہ اور بات تھی کہ وہ ابھی تک انہیں دیکھ نہیں سکا تھا۔

''نکل چلیں۔ وہ ابھی ہمیں دیکھ نہیں سکے ہیں''...... صفدر نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ خاموشی سے دیوار سے چپکے رہو''...... عمران نے غرا کر کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا وہ دراڑ سے اترنے کے بعد اسی کی دیوار سے چپک گئے تھے اس طرح ان کا دیکھ لیا جانا آسان نہیں رہا تھا۔

''اندھیرا ہونے کا انتظار ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''نہیں ہیلی کاپٹر اپنی جگہ سے آگے بڑھے تو پھر ہم بھی حرکت کریں گے جب تک یہ یہاں ہے ہمیں اسی طرح رکے رہنا ہو گا''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ان دونوں کی نظریں فضا میں پرواز کرتے ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ صفدر کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا تھا کہ وہ اس خشک ندی میں کہاں تک دوڑ سکتے ہیں اور کب تک۔ اگر یہ لوگ سراغرساں کتے

یہاں لے آئے تو اس صورت میں وہ اگر پاتال میں بھی چھپ جاتے تو بھی کتے انہیں تلاش کر سکتے تھے۔ اس کے خیال میں کچے زینے نما راستے سے اوپر نہ چڑھ کر عمران غلطی کر رہا تھا۔ اس طرح وہ میزائل اسٹیشن کی حدود ہی میں رہتے اور چھپنے اور مشن مکمل کرنے کے کئی موقع انہیں مل سکتے تھے۔ لیکن اب تو سوائے اپنی جان بچانے کے وہ کچھ نہ کر سکتے تھے۔ وہ شاید اب میزائل اسٹیشن کی حدود سے وہ باہر تھے اس لئے اپنے مشن پر بھی کام نہیں کر سکتے تھے۔ اچانک وہ چونک پڑا۔ ہیلی کاپٹر اب فضا میں معلق نہیں رہا تھا بلکہ وہ حرکت میں آ گیا تھا اور اس کا رخ نیچے کی طرف تھا۔ وہ آہستہ آہستہ اسی طرف آ رہا تھا جہاں وہ اور عمران موجود تھے۔ کیا ہم دیکھ لئے گئے ہیں۔ صفدر کے ذہن میں فوری طور پر یہی ایک سوال ابھرا تھا مگر جواب کون دیتا۔

"نکلو یہاں سے"...... اچانک عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے صفدر کے ہاتھ کو جھٹکا دیا اور اپنی جگہ سے جست لگا دی۔ دوسرے ہی لمحے فضا میں گن شپ ہیلی کاپٹر کی بھاری مشین گنوں کی گرج سنائی دی اور خشک ندی کے پشتے کی دیوار اس جگہ سے ادھڑتی چلی گئی جہاں چند لمحے پہلے وہ دونوں موجود تھے۔

"بھاگو یہاں سے ورنہ جنگلی جانوروں کی طرح شکار کر لئے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور وہ اٹھ کر دوڑ پڑے۔ ہیلی کاپٹر دور نکل گیا تھا مگر وہ جانتے تھے کہ وہ پلٹ کر انہی کی طرف آئے

گا۔

"کیا انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ندی میں جان بوجھ کر فائرنگ کر رہے ہیں تاکہ اگر ہم ندی میں ہوں تو ان کے گن شپ ہیلی کاپٹر کی بھاری مشین گنوں کی گولیوں کا نشانہ بن جائیں"...... عمران نے غرا کر کہا۔

"تب تو ہمیں فوراً اس خشک ندی سے باہر نکل جانا چاہئے۔ اگر وہ اندھا دھند فائرنگ کر رہے ہیں تو یہ اندھا دھند فائرنگ ہمیں نقصان پہنچا سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دوڑتے رہو اور ہیلی کاپٹر پر نظر رکھو"...... عمران نے غرا کر کہا اور وہ دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھتے رہے جیسے ہی ہیلی کاپٹر پلٹا عمران نے صفدر کا ہاتھ پکڑا اور بائیں سمت اشارہ کیا۔

"جیسے ہی ہیلی کاپٹر فائرنگ کرتا ہوا قریب آئے تم بائیں سمت اس بڑے پتھر کے پیچھے چھلانگ لگا دینا"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"اور آپ"...... صفدر نے پوچھا۔

"میں دائیں سمت میں رہوں گا"...... عمران نے کہا اور قریب آتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کی مشین گنیں خاموش تھیں لیکن عمران جانتا تھا کہ جیسے ہی وہ زد پر آئے اس کی مشین گنیں آگ اگلنے لگیں گی پھر ہوا بھی ایسا ہی۔ قریب آتے ہی ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی ہیوی مشین گنوں سے آگ کے شعلوں کی

لکیریں سی نکلی اور خشک ندی کے درمیانی حصے میں دھنسنے لگیں۔ وہ چونکہ خشک ندی کے پاس کھڑے تھے اسی لئے ہیلی کاپٹر سے نکلنے والی گولیاں ایک لائن میں تواتر کے ساتھ زمین چھیدتی چلی آ رہی تھیں اور اگر وہ اپنی جگہ کھڑے رہتے تو ان کے جسم چھلنی ہو جاتے۔

"گو۔ گو"...... جیسے ہی ہیلی کاپٹر کی گنوں سے نکلنے والی گولیاں قریب آئیں عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی خود بھی جست لگا دی۔ وہ پتھروں پر گر کر پھرتی سے پلٹا اور مشین گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کرتے ہوئے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ مشین گن سے آگ کی دھار نکلی۔ ایک کے تعاقب میں دوسرا شعلہ ہیلی کاپٹر کی طرف لپکا مگر ہیلی کاپٹر مشین گن کی رینج سے نکل چکا تھا۔ عمران نے فوراً کروٹ بدلی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا ہیلی کاپٹر دور جا کر پھر پلٹ رہا تھا۔

"کیا تم محفوظ ہو"...... عمران نے اونچی آواز میں صفدر سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں ٹھیک ہوں"...... صفدر کی آواز اس بڑے پتھر کے عقب سے سنائی دی تھی جس کے پیچھے چھپنے کے لئے عمران نے کہا تھا۔

"چوکنے رہو اور جیسے ہی ہیلی کاپٹر اس طرف آئے اس پر مشین گن سے فائرنگ کرو"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر خشک ندی

کے درمیان آ گیا۔ ہیلی کاپٹر پھر پلٹتا ہوا اس طرف جھپٹا مگر اس بار اس کی بلندی زیادہ تھی۔ شاید خشک ندی سے مشین گن کی فائرنگ نے اسے محتاط رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔ عمران نے سوچا اگر اسے اپنا شکار کرنا ہے تو ہیلی کاپٹر کو کم بلندی پر لانا پڑے گا۔

اس بار جیسے ہی ہیلی کاپٹر سے فائر ہونے والی گولیوں کی قطار عمران کے قریب آئی اس نے جست نہ لگائی بلکہ وہ تین فٹ پیچھے ہٹ کر مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور گن ہیلی کاپٹر کے ساتھ ساتھ گھماتا چلا گیا دوسری طرف سے صفدر بھی فائر کر رہا تھا۔ مگر لا حاصل۔ کوئی گولی ہیلی کاپٹر کو نہ لگی۔ گن شپ ہیلی کاپٹر ان کے اوپر سے گڑگڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ آگے جا کر وہ ایک بار پھر پلٹا انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی دیو پیکر فولادی عفریت ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہو۔

"ہم اس طرح اسے ہٹ نہیں کر سکیں گے"...... صفدر نے چلا کر کہا۔

"فی الحال اسے ہٹ کرنے کا ہمارے پاس کوئی اور طریقہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں نا میں دیوار پر چڑھ جاؤں"...... صفدر نے پوچھا۔

"خود ہٹ ہونا چاہتے ہو تو ضرور چڑھ جاؤ دیوار پر لیکن ہٹ ہو گئے تو پھر مجھے الزام نہ دینا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”مگر......“ صفدر نے کہنا چاہا۔

”اگر مگر چھوڑو سنبھلو ہیلی کاپٹر سر پر آ رہا ہے“...... عمران نے چیخ کر کہا۔

”اوہ“...... صفدر کے منہ سے نکلا۔ ہیلی کاپٹر واقعی گھوم کر ایک بار پھر ان کے قریب آ گیا تھا مگر اس بار اس سے فائرنگ نہیں کی جا رہی تھی۔ عمران ہیلی کاپٹر پر نظر جمائے ہوئے تھا اور ہیلی کاپٹر قریب آتا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچا یکلخت ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور آگ کا ایک گولا سا گن شپ ہیلی کاپٹر کے لانچر سے نکلا دوسرے ہی لمحے عمران جس جگہ کھڑا تھا وہاں ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ پتھروں کے ٹکڑے دور تک اڑتے چلے گئے اور اس جگہ آگ ہی آگ پھیلتی چلی گئی۔ دھماکے کے ساتھ ہی صفدر کی چیخ بھی ابھری تھی وہ عمران کو پکار رہا تھا مگر اب وہاں آگ ہی آگ تھی جہاں چند لمحے قبل عمران کھڑا گن شپ ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہا تھا۔

سوپر چیف ان چاروں افراد کو انتہائی خونی نظروں سے گھور رہا تھا جو قطار میں رکھی ہوئی فولادی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ سوپر چیف کے ساتھ میجر ناڈ بھی موجود تھا جو ان چاروں قیدیوں کو حقارت بھری نظروں سے گھور رہا تھا۔

کرسی پر بندھے ہوئے چاروں افراد کی حالت انتہائی ابتر دکھائی دے رہی تھی۔ اس کے گال پھٹے ہوئے تھے۔ ان کے ناک اور کان بھی کٹے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخن ٹوٹے ہوئے تھے۔ ان کے جسم کا شاید ہی کوئی ایسا حصہ ہوگا جہاں زخم نہ ہوں۔ وہ موت سے بھی بدتر حالت میں تھے۔ انتہائی خراب حالت ہونے کے باوجود وہ چاروں نہ صرف زندہ تھے بلکہ ہوش میں بھی دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے جسموں پر میزائل اسٹیشن کے محافظوں کی یونیفارم تھیں۔ سینے پر بیج بھی لگے ہوئے تھے جن پر ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔ رچرڈ، انتھونی، پیٹر اور جوزف۔

''کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ تمہارے اور بھی ساتھی یہاں موجود ہیں اور وہ تمہیں چھڑانے کے لئے یہاں کارروائی کر رہے ہیں''...... میجر ناڈ نے ان چاروں کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''جو واقعات تم نے ابھی بتائے ہیں ان سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے''...... کرسیوں پر بندھے ہوئے افراد میں سے ایک نے کہا۔ جس کے سینے پر انتھونی کا بیج لگا ہوا تھا۔

''یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے کہ تمہارا ان سے تعلق نہیں ہے کیونکہ تم یہاں بندھے بیٹھے ہو مگر......'' میجر ناڈ نے کہا۔

''مگر کیا''...... انتھونی نے اس کی طرف حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید یہ ان چاروں کا لیڈر تھا۔

''میرا اشارہ تمہارے باقی ساتھیوں کی جانب ہے ان لوگوں نے تمہاری گرفتاری کے بعد یہ ہنگامہ محض اس لئے شروع کیا ہے کہ اس طرح تمہیں رہا کرانے کا انہیں موقع مل جائے''...... میجر ناڈ نے منہ بنا کر کہا۔

''یہاں ہم چاروں کے علاوہ ہمارا اور کوئی ساتھی نہیں ہے''۔ انتھونی نے کہا۔

''پھر وہی ایک رٹ''...... میجر ناڈ نے غرا کر کہا۔

''رٹ نہیں جو حقیقت ہے وہ بتائی ہے''...... انتھونی نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم پر مزید تشدد کیا جائے تب ہی تم اپنی زبان کھولو گے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''تم ہماری ایک ایک بوٹی بھی الگ کر دو تب بھی ہمارا یہی جواب ہو گا جو پہلے بتا چکے ہیں کیونکہ یہی حقیقت ہے''...... انتھونی نے ہی جواب دیا جبکہ باقی تینوں خاموش تھے۔

''تمہاری حقیقت میں سمجھتا ہوں''...... میجر ناڈ نے غرا کر کہا۔

''اگر تم لوگ اپنے ہنگامے کرنے والے ساتھیوں کے بارے میں تفصیل سے بتا دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم چاروں کو رہا کر دیا جائے گا''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یقیناً۔ جسم سے روح کا نکل جانا بھی تو ایک طرح سے قید سے رہائی ہی ہوتا ہے۔ کیوں ٹھیک ہے نا''...... انتھونی نے ہنس کر کہا۔

''نہیں۔ میں زندہ سلامت تم لوگوں کو یہاں سے نکال کر شہر بھجوانے کا وعدہ کرتا ہوں''...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

''حیرت ہے۔ اپنے سارے رازوں سے آگاہ افراد کو تم لوگ زندہ چھوڑ دو گے۔ یقین نہیں آتا''...... انتھونی نے کہا۔

''یقین کر لو اور وہ اس لئے کہ چند دن کے اندر اندر ہم تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل فائر کرنے والے ہیں''...... سوپر چیف نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا تھرڈ میزائل لانچنگ اسٹیشن پر پہنچ چکا ہے''۔ انتھونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل کے فائر ہوتے ہی ہمارا کام ختم ہو جائے گا اور ہم یہ علاقہ تباہ کر دیں گے اور یہاں سے خاموشی سے نکل جائیں گے۔ اس لئے اس بارے میں تمہارا جاننا یا نہ جاننا ہمارے لئے اب کوئی اہمیت نہیں رکھتا''...... سوپر چیف نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو یہ بات ہے''...... انتھونی نے غرا کر کہا باقی تینوں افراد کے چہرے بھی سوپر چیف کی بات سن کر ست گئے تھے۔

''اب بتاؤ۔ یہاں تمہارے اور کتنے ساتھی موجود ہیں''...... سوپر چیف نے کہا۔

''کوئی نہیں یہاں ہم صرف چار ہی تھے''...... انتھونی نے کہا۔

''کیا میری پیشکش بھی تمہیں قبول نہیں ہے''...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

''تمہاری پیشکش بہت اچھی ہے مگر افسوس کہ ہم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ واقعی یہاں ہمارا کوئی اور ساتھی موجود نہیں ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''پھر ہنگامہ کرنے والے کون ہیں''...... میجر ٹاڈ نے غرا کر پوچھا۔

''وہ بلیو برڈ والے بھی ہو سکتے ہیں''...... انتھونی نے کہا۔

''تمہارا اصل چیف کون ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''بلیک ہیڈ''...... انتھونی نے اطمینان سے کہا۔

''تمہارا کس ملک سے تعلق ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''ہم فری لانسر ہیں اور ہم دولت کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اگر تم بھی ہمیں ہماری مرضی کی دولت دو گے تو ہم تمہارے خیر خواہ بن جائیں گے اور تمہارا ہر کام کرنے کو تیار ہو جائیں گے''...... انتھونی نے خشک لہجے میں کہا۔

''وعدہ کرتے ہو''...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

''ہاں مگر ہمیں تم ہمارے گروپ کے کسی آدمی کو قتل کرنے کا مت کہنا''...... انتھونی نے کہا۔

''وہ کیوں''...... میجر ٹاڈ نے چونک کر کہا۔

''کیونکہ ہم سب نے عہد کیا ہوا ہے کہ گروپ کے کسی آدمی کو قتل نہیں کریں گے''...... انتھونی نے کہا۔

''کیا تم بلیو برڈ کے کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو جو ہمارے درمیان موجود ہے''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''ہاں ہم کئی افراد کو جانتے ہیں لیکن ہم ان کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے''...... انتھونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں نہیں بتاؤ گے''...... میجر ٹاڈ نے غرا کر کہا۔

''اس لئے کہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''کیسا اصول''...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

''ہم دونوں گروپس کے درمیان یہ بات طے ہے کہ ایک کی بابت دوسرا کسی تیسرے کو کچھ نہیں بتائے گا''...... انتھونی نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ کرنے والے بلیو برڈ گروپ کے افراد ہیں"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"شاید۔ ہم چاروں کے علاوہ وہی ایسے ہنگامے کر سکتے ہیں جو تم نے ہمیں بتایا ہے"...... انتھونی نے کہا۔

"گویا تمہیں بھی اس کا یقین نہیں ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"صرف چند فیصد کیونکہ ہم دونوں کے گروپ کے لوگوں کے علاوہ یہاں کوئی اور ایسا نہیں ہے جو ایسا ہنگامہ کر سکے"...... انتھونی نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ تم لوگ یہاں کس طرح سے داخل ہوئے تھے"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"جب تمہارے مسلح افراد یہاں آئے تھے تو ہم بھی ان کے ہمراہ یہاں پہنچ گئے تھے"...... انتھونی نے کہا۔

"میں نہیں مان سکتا تم نے یقیناً ان مسلح افراد کو اغوا کر کے قتل کیا ہے جو یہاں آنے والے تھے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جن کی یہاں پوسٹنگ ہوئی تھی"...... میجر ٹاڈ نے ہنس کر کہا۔

"تم ہمارے کوائف ہیڈ کوارٹر بھیج کر معلومات حاصل کر سکتے ہو۔ ہم وہیں سے تمہارے ساتھیوں میں شامل ہو گئے تھے جہاں سے تم نے ان سب کو بلایا تھا"...... انتھونی نے کہا۔

"وہ تو ہم معلوم کر ہی لیں گے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"بس تو اپنا اطمینان کرنے کے بعد ہمیں رہا کر دینا"...... انتھونی

نے مسکرا کر کہا۔

"رہائی۔ ہونہہ۔ ہماری پیشکش تم نے ٹھکرا دی ہے اس لئے رہائی کا اب کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اب تم اپنی بھیانک موت کی فکر کرو"...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"ہم باقاعدہ تمہارے ساتھی ہیں جو ہیڈ کوارٹر سے بھیجے گئے ہیں۔ اس لئے تم ہمیں کورٹ مارشل کئے بغیر گولی بھی نہیں مار سکتے اور کورٹ مارشل کے لئے تمہیں ہمیں ہیڈ کوارٹر بھیجنا ہو گا اور ہیڈ کوارٹر میں ہمارے آدمی موجود ہیں جو ہمیں فوراً رہا کرا لیں گے"۔ انتھونی نے بھی ہنس کر کہا۔

"ہونہہ۔ ہیڈ کوارٹر تو تمہیں واپس اس وقت بھیجا جائے گا جب تم زندہ رہو گے۔ تم تو اس وقت تک خودکشی کر چکے ہو گے"...... سوپر چیف نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"خودکشی۔ کیا۔ کیا مطلب"...... ان سب نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم نانسنس نہیں ہیں کہ رہائی دلوانے کے لئے تمہیں ہیڈ کوارٹر واپس بھیج دیں گے۔ ہم تمہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے اور تمہارے خلاف ایسی رپورٹ بنائیں گے کہ تم نے حالات سے تنگ آ کر خودکشی کر لی ہے یا پھر دوسرے افراد کی طرح تم بھی دشمنوں کے ہاتھوں ہلاک کر دیئے گئے ہو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اوہ۔ تم واقعی بہت شاطر انسان ہو"...... انتھونی نے غراہٹ

بھرے لہجے میں کہا۔

''تم چاہو تو اب بھی اپنی جان بچا سکتے ہو''...... سوپر چیف نے کہا۔

''ہم نے صحیح کہا ہے۔ ہمارا اور کوئی ساتھی یہاں نہیں ہے''۔ اس بار انتھونی نے خوف بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو بتاؤ کہ تم کس کے لئے کام کر رہے ہو''...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

''اس بارے میں چیف کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا''۔ انتھونی نے کہا۔

''پھر جھوٹ''...... میجر ناڈ غرایا۔

''اب ہم کیسے یقین دلائیں کہ ہم سچ بول رہے ہیں''...... انتھونی نے بے بسی سے کہا۔

''صرف سچ بول کر ہی تم ہمیں مطمئن کر سکتے ہو دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے''...... سوپر چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہمارا سچ بھی تمہیں جھوٹ لگ رہا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں''۔ انتھونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اچھا چلو سچ اور جھوٹ ابھی پرکھ لیتے ہیں۔ تم اگر تعاون کرنا چاہتے ہو تو ایک کام کرو''...... سوپر چیف نے کہا۔

''وہ کیا''...... ان چاروں نے بیک وقت کہا۔

''بلیو برڈ کے جتنے آدمی یہاں ہیں ان کی نشاندہی کر دو''۔ سوپر

چیف نے کہا۔

''اوہ''...... ان سب کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

''اوہ اوہ مت کرو۔ اگر تم سچ بول رہے ہو تو اس کا ثبوت دو اور بلیو برڈ کے ممبران کی نشاندہی کر دو''...... سوپر چیف نے کہا۔ تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھ رہے ہوں کہ وہ اب کیا کریں اور سوپر چیف کو کیا جواب دیں۔ سوپر چیف انہیں سفاک نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کے لبوں پر خونخوار سی مسکراہٹ تھی۔

''ٹھیک ہے اگر تم یہ وعدہ کرتے ہو کہ ہمیں زندہ جانے دو گے تو ہم تمہیں بلیو برڈ کے ممبروں کی نشاندہی کر دیں گے کیونکہ ہم بے موت نہیں مرنا چاہتے''...... ایک دوسرے سے آئی کوڈ میں مشورہ کرنے کے بعد انتھونی نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا''...... سوپر چیف نے کہا۔

''اوکے۔ اب پوچھو کیا پوچھنا ہے''...... انتھونی نے کہا۔

''بلیو برڈ گروپ کے کتنے آدمی ہیں یہاں''...... سوپر چیف نے پوچھا۔

''تقریباً چھ''...... اس نے سوچتے ہوئے کہا۔

''تقریباً سے کیا مراد ہے''...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

''ان میں سے ایک چھٹی پر واپس جانے والا تھا اگر وہ چلا گیا

تو یہ تعداد چھ ہے ورنہ سات ہیں"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"ان کے نام کیا ہیں"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"نام نہیں۔ میں ان کے نمبر بتا سکتا ہوں"...... اس نے کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ بولو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"الیون، تھرٹی، ففٹی، ففٹی تھری، سکسٹی اور سیونٹی سکس"...... نمبر ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساتویں آدمی کا کیا نمبر ہے"...... سوپر چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس کا نمبر نائن ون ہے"...... اس نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم نے جو نمبر بتائے ہیں وہ درست ہیں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہاں چاہو تو چیک کر سکتے ہو"...... اس نے کہا۔

"اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ تم کس راستے سے یہاں آتے جاتے ہو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"مین گیٹ سے"...... انتھونی نے کہا۔

"پھر جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہارے کمروں سے ایسا سامان ملا ہے جو مین گیٹ سے ہرگز اندر نہیں آ سکتا"...... میجر ٹاڈ نے غرا کر کہا۔

"سامان۔ کیا مطلب۔ کون سا سامان"...... انتھونی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹرانسمیٹر۔ ممنوعہ بور کے آٹو میٹک ریوالور اور وہ ہلکی مشین گنیں جو ابھی ہمارے کسی بھی آرمی یونٹ کو سپلائی نہیں کی گئیں تم نے یہ سب چیزیں بڑی حفاظت سے چھپائی تھیں مگر......" میجر ٹاڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مگر کیا"...... اس نے پوچھا لہجے میں مایوسی تھی۔

"تمہاری گرفتاری کے بعد ہم نے وہ خفیہ جگہ تلاش کر لی ہے جہاں یہ سب چیزیں تم نے چھپا رکھی تھیں"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ اگر ہم یہ کہیں کہ ان چیزوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے تو"...... انتھونی نے منہ بنا کر کہا۔

"تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے اب ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ سب چیزیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ تمہارے پاس کوئی ایسا راستہ ہے جس سے گارڈز کی نظروں میں آئے بغیر تم وائٹ ھاک سے باہر آتے جاتے ہو یا پھر ایسا کوئی ذریعہ ہے جس سے سیکورٹی گارڈز کے علم میں لائے بغیر ہر چیز تم تک پہنچ جاتی ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"تمہارا خیال صحیح ہے"...... اس نے چند لمحوں کے بعد جواب دیا۔

"کون سا خیال"...... میجر ٹاڈ نے پوچھا۔

"خفیہ راستے والا"...... انتھونی نے کہا۔

"بتاؤ۔ راستہ کہاں سے ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"متروک خشک ندی کے ٹوٹے ہوئے ستون سے کچھ آگے وہ

راستہ ہے''...... انھونی نے کہا۔

''ہونہہ۔ خشک ندی میں کیسے اترتے ہو''...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

''جہاں زینہ بنا ہوا ہے وہاں سے پشتے کی دیوار پر اور دیواروں کی دراڑ سے نیچے خشک ندی میں آسانی سے اترا جا سکتا ہے''۔ انھونی نے بتایا۔

''خشک ندی سے شہر کیسے جاتے ہو''...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

''خشک ندی سے کچھ فاصلے پر درختوں کے جھنڈ ہیں وہاں ہم نے دو کاریں چھپا رکھی ہیں جن کے انجن انتہائی نفیس ہیں جو معمولی سی بھی آواز نہیں کرتے ہم انہی کاروں کو استعمال کرتے ہیں۔ کاروں کے ذریعے یہاں سے دس کلو میٹر دور موہن گڑھ جاتے ہیں وہاں سے ہیلی کاپٹر ہمیں شہر پہنچا دیتا ہے''...... انھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہیلی کاپٹر کس کا ہے''...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

''اس پر کوئی نشان نہیں ہوتا اور اس کا انتظام چیف کی جانب سے کیا جاتا ہے اس لئے ہم اس کے پائلٹ سے کوئی سوال بھی نہیں کر سکتے بس شہر پہنچ کر ہیلی کاپٹر سے اتر کر اپنے کام میں مصروف ہو جاتے ہیں واپسی بھی اسی طرح ہوتی ہے''...... انھونی نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... میجر ناڈ نے کہا اور اس انداز میں سوپر چیف

کی طرف دیکھا جیسے جاننا چاہتا ہو کہ اب کیا کرنا ہے۔

''او کے میں مطمئن ہوں اب ہم ان کے بیان کی تصدیق کرتے ہی ان کو شہر بھجوانے کا انتظام کریں گے فی الحال یہ انتظار کریں''...... سوپر چیف نے میجر ناڈ کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اب تمہیں کل تک کا انتظار کرنا ہو گا''...... میجر ناڈ نے ان چاروں کی طرف مڑتے ہوئے ان سے کہا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ انتظار کرنے کے علاوہ ہمارے پاس دوسرا کوئی راستہ بھی تو نہیں ہے''...... انھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''گڈ''...... میجر ناڈ نے کہا پھر وہ سوپر چیف کے ساتھ اس کمرے سے نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سوپر چیف کے ساتھ اس کے آفس میں تھا۔

''ایک کام تو ہوا مگر اب یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر یہاں ہنگامہ کرنے والے کون لوگ ہیں''...... سوپر چیف نے اپنی کرسی پر بیٹھ کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ بلیک ہیڈ گروپ کے افراد کی بات سچ ہو اور یہاں ہنگامہ کرنے والے افراد کا تعلق بلیو برڈ گروپ سے ہی ہو''۔ میجر ناڈ نے کہا۔

''فون کر کے پتہ کرو کہ کیا صورت ہے''...... سوپر چیف نے کہا

تو میجر ناڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز پر پڑا ہوا فون اپنی جانب کھینچا اور رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"کیپٹن جارج بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

"میجر ناڈ بول رہا ہوں"...... میجر ناڈ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر"...... میجر ناڈ کی آواز سن کر دوسری طرف موجود میجر جارج نے یکلخت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... میجر ناڈ نے اسی طرح سے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ دو افراد ہیں اور دونوں خشک ندی کی دیوار اتر کر خشک ندی میں پہنچ چکے ہیں سر"...... میجر جارج نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا تم انہیں پکڑ نہیں سکے"...... میجر ناڈ نے پوچھا۔

"نو سر وہ لوگ خطرناک اسلحے سے لیس ہیں اور ہمارا مقابلہ کر رہے ہیں"...... میجر جارج نے کہا۔

"یہ تم کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تم خود کو ان سے کمزور سمجھتے ہو"...... میجر ناڈ نے غرا کر کہا۔

"نو سر۔ وہ اب تک ہمارے چھ آدمی مار چکے ہیں اور کئی شدید

زخمی ہو چکے ہیں"...... میجر جارج نے فوراً کہا۔

"اور تم کیا وہاں جھک مار رہے ہو"...... میجر ناڈ نے خونخوار لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ہم نے انہیں گھیرے میں لے رکھا ہے اور اب ہیلی کاپٹر سے ان پر حملہ کیا جا رہا ہے"...... میجر جارج نے کہا۔

"کیا۔ ہیلی کاپٹر سے"...... میجر ناڈ نے چونک کر کہا۔

"یس سر۔ ون منٹ سر۔ کوئی خبر آئی ہے"...... اچانک میجر جارج نے کہا۔

"او کے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"گن شپ ہیلی کاپٹر سے فائر کئے ہوئے ایک میزائل نے ان کے چیتھڑے اڑا دیئے ہیں سر"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد میجر جارج نے کہا تو میجر ناڈ بے اختیار اچھل پڑا اور اس کا چہرہ فرط مسرت سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

چاروں طرف آگ ہی آگ تھی لیکن عمران تو گن شپ ہیلی
کاپٹر سے میزائل فائر ہونے سے ایک لمحہ پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ چکا
تھا اور پھر جس وقت دھماکہ ہوا تو وہ اپنی پہلے والی جگہ سے تقریباً
دس پندرہ فٹ دور زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ اس نے صفدر کی چیخ بھی
سنی تھی شاید وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ اس دھماکے کے ساتھ ہی عمران کے
بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ لیکن وہ عمران ہی کیا جو ایسے حملے سے
ہٹ ہو جاتا۔ اب عمران کے تین اطراف آگ ہی آگ تھی
بھڑکتے ہوئے خوفناک شعلے لمحہ بہ لمحہ اس کی جانب بڑھتے چلے آ
رہے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جس جگہ گرا تھا وہاں پر کوڑا،
کاٹھ کباڑ اور خشک گھاس پھونس پڑا ہوا تھا۔ آگ انہی کی وجہ سے
اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

''عمران صاحب''...... عمران نے صفدر کی چیخ سے ملتی جلتی آواز
سنی تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

''میں یہاں ہوں صفدر''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور
تیزی سے آگ سے بچ کر چلتا ہوا صفدر کی طرف بڑھا۔

''اوہ اوہ۔ کہاں ہیں آپ''...... یکلخت صفدر کی جوش بھری آواز
سنائی دی جیسے عمران کے زندہ ہونے کا پتہ چلتے ہی اس کے جسم
میں سرشاری کی لہریں سی دوڑ گئی ہوں۔

''تمہارے قریب''...... عمران نے صفدر کی پشت پر پہنچ کر کہا تو
صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔

''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ بخیریت ہیں ورنہ میں تو یہی
سمجھا تھا کہ آپ ہٹ ہو گئے ہیں''...... صفدر نے عمران کو دیکھ کر
خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

''کیوں مجھے کیا ہونا تھا۔ میرے قریب ایک میزائل ہی تو پھٹا
تھا''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو صفدر ہنس پڑا۔

''تو کیا آپ کے قریب آٹھ دس میزائل بلاسٹ ہونے چاہئیں
تھے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور کچھ نہیں تو مجھے ہلاک کرنے کے لئے ان کے زیادہ
سے زیادہ میزائل ضائع ہو جاتے لیکن پھر بھی ان کی حسرت ان
کے دل میں ہی رہ جاتی''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا
تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آٹھ دس تو کیا وہ سینکڑوں میزائل بھی فائر کر دیں تو وہ آپ
کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے''...... صفدر نے ہنس کر کہا۔

''ایسی بھی بات نہیں۔ میں میزائل پروف نہیں ہوں''...... عمران نے کہا تو صفدر کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''اب اپنی ہنسی کو بریک لگاؤ اور یہ بتاؤ کہ وہ چمگادڑ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''چمگادڑ۔ آپ کا مطلب ہے ہیلی کاپٹر''...... صفدر نے اس کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے چمگادڑ بھی ہوا میں اُڑتا ہے اور ہیلی کاپٹر بھی۔ میں کسی ڈرین کے بارے میں تو نہیں پوچھ رہا''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے عقب میں ہے''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''ارے باپ رے''...... عمران نے بوکھلا کر کہا اور تیزی سے مڑا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ گن شپ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر بہت دور سے غوطہ لگا کر ان کی طرف بڑھتا چلا آ رہا تھا اور اس مرتبہ دور ہی سے اس کی ہیوی مشین گنیں آگ اگل رہی تھیں۔

''خود کو بچائیں ان گولیوں سے''...... صفدر نے تیزی سے دیوار کی جانب دوڑتے ہوئے کہا۔

''رکو''...... عمران نے غرا کر کہا اور پھر وہ صفدر کو لئے ہوئے اس پتھر کی طرف جھپٹا جس کے پیچھے پہلے بھی صفدر پناہ لے چکا تھا۔ جیسے ہی وہ پتھر کے عقب میں پہنچے، تڑتڑاتی ہوئی گولیاں ان کے سروں پر سے گزرتی چلی گئیں اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ بھی

ہوا اور وہ دہل کر رہ گئے عمران نے مڑ کر دیکھا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آگ کے شعلے ان سے صرف دو ڈھائی فٹ کے فاصلے پر بھڑک رہے تھے۔

''بھاگو یہاں سے ورنہ آگ ہمیں مرغ مسلم کی طرح بھون دے گی''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر کا ہاتھ پکڑ کر دوڑتا چلا گیا اس کا رخ پشتے کی دیوار کی جانب تھا۔

''دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑنا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ دوڑتے رہو''...... عمران نے کہا اور پشتے کی دیوار کو بغور دیکھنے لگا لائٹ شیل کی روشنی اب مدھم ہو چلی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ اندھیرا ہونے سے پہلے ہی وہ کوئی محفوظ جگہ تلاش کر لیں مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے گن شپ ہیلی کاپٹر انہیں اس میں کامیاب نہیں ہونے دے گا کیونکہ اندھیرا ہونے سے پہلے ہی گن شپ ہیلی کاپٹر سے پھر لائٹ شیل فائر ہوا تھا اور روشنی چاروں طرف پھیلتی چلی گئی تھی۔

''ہونہہ۔ یہ تو ہماری جان لے کر ہی پیچھے ہٹے گا''...... عمران نے غرا کر کہا اور ایک جگہ رک گیا۔ عمران کی غراہٹ سن کر صفدر کو یقین ہو گیا کہ عمران ہیلی کاپٹر سے پیچھا چھڑانے کے لئے اب ہر صورت میں اسے تباہ کرنا چاہتا ہے اور یہ بات وہ خود بھی سمجھ رہا تھا کہ ہیلی کاپٹر تباہ کئے بغیر وہ محفوظ نہیں رہ سکتے تھے۔

''ہیلی کاپٹر ہٹ کرنا ہو گا''...... اچانک عمران بڑبڑایا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مشین گن میں میگزین فل کر لو۔ اس سے پہلے کہ گن شپ ہیلی کاپٹر دوبارہ حملہ کرے گن لوڈ ہو جانی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''جی بہتر''...... صفدر نے کہا اور اس نے پھرتی سے مشین گنوں سے خالی میگزین نکال کر ایک طرف پھینکے اور نئے میگزین لوڈ کر دیئے۔ اس نے ایک مشین گن عمران کو تھما دی اور دوسری خود سنبھال لی پھر وہ گنیں سنبھال کر ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ ہوئے ہی تھے کہ چونک پڑے۔ ہیلی کاپٹر اب فضا میں نظر نہیں آ رہا تھا۔

''ہیلی کاپٹر کہاں چلا گیا ہے''...... صفدر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آس پاس ہی ہو گا''...... عمران نے بھی فضا میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''شاید وہ واپس چلا گیا ہے''...... صفدر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس خیال میں بھی مت رہنا کہ وہ واپس چلا گیا ہے ورنہ بے موت مارے جاؤ گے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب''...... صفدر نے پوچھا۔ اس کی نظریں اب بھی فضا میں گن شپ ہیلی کاپٹر کو تلاش کر رہی تھیں۔

''مطلب یہ کہ وہ اچانک دائیں یا بائیں سمت سے نمودار ہو کر

ہم پر جھپٹ سکتا ہے۔ سمجھے''...... عمران نے کہا۔

''مگر وہ......'' صفدر نے کہنا چاہا پھر اس کا فقرہ ادھورا رہ گیا تھا۔ اچانک اسی سمت سے جس سمت وہ کھڑے تھے گن شپ ہیلی کاپٹر کی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور گن شپ ہیلی کاپٹر اچانک اور اس قدر تیزی سے ان کے سامنے آیا کہ وہ حیرت زدہ رہ گئے۔ ہیلی کاپٹر خشک ندی کی اوپری سطح کے برابر پرواز کر رہا تھا سامنے آتے ہی اس کی مشین گنوں کے دہانے ایک بار پھر کھل گئے اور مشین گنوں کی تیز تڑتڑاہٹوں کی آوازوں سے ماحول بری طرح سے گونج اٹھا۔ انہوں نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں سے شعلے نکلتے دیکھے انہوں نے فوراً دائیں بائیں چھلانگیں لگا دی۔ اگر انہیں چھلانگیں لگانے میں سیکنڈ کے دسویں حصے کی بھی دیر ہوئی ہوتی تو وہ یقینی طور پر ہٹ ہو جاتے۔ اس بار ہیلی کاپٹر فائر کرتا ہوا آگے نہیں بڑھا تھا بلکہ فضا میں ایک ہی جگہ معلق ہو گیا تھا۔ عمران نے دو تین قلابازیاں لگائیں اور عین ہیلی کاپٹر کے نیچے پہنچ گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کی مشین گن سے آگ کی لمبی دھاریں نکلیں اور گن شپ ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے پر پڑنے لگیں۔ دوسرے لمحے صفدر کی مشین گن بھی گرجنے لگی اور گولیوں کی بوچھاڑ گن شپ ہیلی کاپٹر کی ٹیل پر پڑی۔ یکلخت ایک دھماکہ ہوا اور گن شپ ہیلی کاپٹر کی ٹیل کے ٹکڑے اڑ گئے۔ دوسرے ہی لمحے ہیلی کاپٹر اوپر اٹھا اور دور ہونے لگا لیکن اب اس میں سے دھوئیں کے بادل نکل رہے تھے۔

"وہ مارا"...... بے ساختہ عمران کے منہ سے نکلا۔ دیکھتے ہی دیکھتے گن شپ ہیلی کاپٹر سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ ان سے کافی دور چلا گیا تھا شاید وہ لینڈنگ کرنا چاہتا تھا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔ نیچے اترنے سے پہلے ہی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور گن شپ ہیلی کاپٹر کے فضاء میں ہی ٹکڑے ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کے جلتے ہوئے چھوٹے بڑے درجنوں ٹکڑے فضاء میں دور دور تک بکھرتے چلے گئے تھے۔ پھر اس ہیلی کاپٹر کا بچا کھچا ڈھانچہ آگ کا گولا بنا خشک ندی میں آ گرا۔ پھر زور دار دھماکہ ہوا اور خشک ندی میں آگ پھیلتی چلی گئی۔

"شکر ہے۔ اس سے تو نجات ملی"...... صفدر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ آؤ چلتے رہو۔ رکو مت"...... عمران نے آگے کی جانب بڑھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب جلدی کیا ہے۔ گن شپ ہیلی کاپٹر کا خطرہ تو اب ختم ہو گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسی سوچ رکھنے والے پیروں تلے چیونٹیوں کی طرح مسلے جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا"...... صفدر نے حیرت سے کہا۔

"کیا یہاں دوسرا گن شپ ہیلی کاپٹر نہیں آ سکتا یا اتنی دیر کی مہلت پا کر وہ لوگ خشک ندی میں نہ اتر آئے ہوں گے"۔ عمران

نے کہا۔

"اوہ۔ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔ عمران کی دونوں ہی باتیں قریب از قیاس تھیں۔

"اگر وہ احمق نہیں ہیں تو اب تک خشک ندی میں اتر کر ہماری طرف بڑھ رہے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ لوگ ہم سے زیادہ دور نہیں ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"ہمیں یہی سمجھ کر آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا۔ لائٹ شیل کی روشنی اب بھی فضاء میں موجود تھی مگر وہ اس کے مخرج سے خاصی دور آ چکے تھے اس لئے یہاں روشنی کم تھی اچانک ایک جگہ عمران کی نظر پڑی اور وہ ٹھٹھک گیا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے اسے ٹھٹھکتے دیکھ کر پوچھا۔

"وہ دیکھو"...... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا دیکھوں"...... صفدر نے کہا۔

"دیوار میں ایک بڑی دراڑ ہے"...... عمران نے بتایا۔

"جی ہاں۔ کیا اب آپ کا اوپر چڑھنے کا ارادہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اوپر"...... عمران کے منہ سے نکلا ہی تھا کہ وہ چونک پڑے دور ہوا کے دوش پر تیرتی ہوئی کچھ آوازیں ان کے کانوں تک پہنچی تھیں ایسی آوازیں جیسے بہت سے لوگ دوڑ رہے ہوں۔

''تم نے آوازیں سنیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ شاید آپ کا وہ خیال صحیح ثابت ہو رہا ہے کہ وہ لوگ خشک ندی میں اتر کر ہماری طرف آ رہے ہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''یہ آوازیں ظاہر کر رہی ہیں کہ ان کی تعداد کافی زیادہ ہے''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ایسا ہی لگ رہا ہے''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر آؤ۔ ہمارے لئے اس سے بہتر پناہ گاہ دوسری نہیں ہو سکتی''...... عمران نے دراڑ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''چلیں''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ دونوں دراڑ کی طرف دوڑ پڑے۔

''وہ ہمیں نیچے تلاش کرتے رہیں گے اور ہم ان کے سروں پر سفر کرتے رہیں گے''...... عمران نے دراڑ میں آگے کی طرف ابھری ہوئی اینٹوں کو پکڑ کر اوپر چڑھتے ہوئے کہا۔

''جی بالکل''...... صفدر نے کہا۔ لائٹ شیل کی روشنی اب اتنی نہیں رہی تھی کہ وہ جگہ روشن رہ سکتی جہاں وہ موجود تھے۔ اسی لئے اب ان کے دیکھ لئے جانے کا خطرہ ایک فیصد سے بھی کم رہ گیا تھا۔ دیوار کے اوپر پہنچ کر انہوں نے اس سمت دیکھا جس طرف سے آوازیں آ رہی تھیں تو وہ چونک پڑے۔ کافی دور خشک ندی کے

اندر درجنوں ٹارچوں کی روشنیاں چکراتی نظر آ رہی تھیں اور لائٹ شیل کی مدھم روشنی میں وہ ان کو دھندلے سایوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔ ان کی تعداد واقعی کافی زیادہ تھی۔ شاید پوری فورس ہی اس طرف بھیج دی گئی تھی۔

''دیکھا''...... عمران نے صفدر سے کہا۔

''جی ہاں۔ شاید پوری فورس ہی ہماری تلاش میں خشک ندی میں اتار دی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ایسا ہی لگ رہا ہے۔ آؤ اب ہمیں صبح ہونے سے پہلے پناہ گاہ تلاش کرنی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیوں نہ اب اوپر چڑھ چلیں''...... صفدر نے کہا۔

''راستہ ملا تو اوپر ہی چلیں گے کیونکہ اس دیوار پر تو پناہ گاہ ملنے سے رہی''...... عمران نے کہا۔

''جی یہی میرا مطلب تھا''...... صفدر نے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے ابھی وہ دس پندرہ فٹ ہی آگے بڑھے تھے کہ عمران نے صفدر کو ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

''کیا ہوا''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''شاید اس جگہ سے ہم اوپر چڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے دیوار کی سیدھ میں اوپر تک اُگے ہوئے پودوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ یہ تھیکوار کے پودے تھے جو خاصے مضبوط ہوتے ہیں۔

''جی ہاں ایسا ممکن ہے''...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں پودے پکڑ کر اوپر چڑھنے لگے۔ کبھی کبھی وہ رک کر اپنی تلاش میں آنے والے مسلح افراد کو بھی دیکھ لیتے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اوپر پہنچ کر زمین پر لیٹے لمبے لمبے سانس لے رہے تھے۔ نیچے خشک ندی میں موجود مسلح افراد اس دراڑ کے پاس رکے ہوئے تھے جس کے ذریعے وہ اوپر چڑھے تھے۔ کافی دیر تک ٹارچوں کی روشنیاں پشتے کی دیوار پر پڑتی رہیں لیکن وہاں پشتے کی دیوار کے اوپر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہاں مکمل چیکنگ کرنے کے بعد مسلح افراد اس جگہ سے آگے بڑھتے چلے گئے تو صفدر اور عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔

چاروں طرف مسلح افراد کتوں کی طرح ان کی بو سونگھتے پھر رہے تھے۔ بیس سے زائد جیپیں ہر طرف دوڑتی پھر رہی تھیں اور مسلح افراد ہر لمحے ایکشن کے لئے تیار تھے۔ مگر وہ انہیں کہیں نظر نہیں آ رہے تھے حالانکہ وہ اس ویران اور چٹیل میدان کی اس واحد گھنی جھاڑیوں کے جھنڈ میں موجود تھے جو دوسری چھوٹی چھوٹی جھاڑیوں میں نمایاں نظر آ رہی تھی۔ پہلی نظر میں اس جھاڑی کو دیکھ کر یقین نہیں آ سکتا تھا کہ کوئی اس میں چھپ سکتا ہے۔ اس کی وجہ محض یہ تھی کہ وہ جھاڑی زیادہ بڑی نہیں تھی لیکن جنگلی جانوروں نے اس جھاڑی کے اندر کافی گہرا گڑھا بنا رکھا تھا اور اس گڑھے کی وجہ سے یہ ممکن ہو گیا تھا کہ وہ دونوں اس میں نیم دراز ہو کر چھپ سکیں۔ اوپر سے وہ جھاڑی تین چار فٹ قطر کی تھی تو اندر نیچے سے اس کی گہرائی اور پھیلاؤ پانچ فٹ کے لگ بھگ تھا۔ وہ اطمینان سے اس میں لیٹ کر سو گئے۔ عمران کے بارے میں یقین سے کہنا مشکل تھا

کہ وہ سو رہا ہے مگر صفدر یقینی طور پر سو گیا تھا۔

اچانک ایک جیپ اسی جھاڑی کے برابر آ کر رکی اور اس کے بریک لگنے اور ٹائر گھسٹنے کی تیز آواز سن کر صفدر کی آنکھ کھل گئی اور وہ چونک پڑا۔ پھر وہ تیزی سے اٹھ بیٹھا اس نے ایک نظر عمران پر ڈالی اور پھر جھاڑیوں کے باہر دیکھنے لگا۔ جھاڑیوں کے باہر مسلح افراد کی نقل و حرکت اور جھاڑیوں کے برابر رکی ہوئی جیپ نے اس کے ہوش اڑا دیئے تھے۔ صفدر تیزی سے عمران پر جھکا اور اسے جھنجھوڑنے لگا۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کے کان میں سرگوشی کی۔

"کک۔ کک۔ کیا ہوا۔ کیا زلزلہ آ گیا ہے"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر صفدر کو دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر اس نے دوبارہ آنکھیں موند لیں۔

"ہوش میں آئیں عمران صاحب"...... صفدر نے پھر عمران کے کان کے پاس سرگوشی کی اور اسے ہلانے لگا۔

"ارے باپ رے۔ کیا میں یہاں بے ہوش پڑا ہوا ہوں۔ لیکن مجھے بے ہوش کس نے کیا تھا"...... عمران نے آنکھیں کھول کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دشمن ہمارے سروں پر پہنچ چکے ہیں۔ اور وہ ہمارے چاروں طرف موجود ہیں"...... صفدر نے عمران کو ہلاتے ہوئے آہستہ سے

کہا۔

"دشمن"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کئی مسلح افراد ہیں اور ہمیں چاروں طرف تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اچھا پھر مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک جیپ جھاڑیوں کے برابر موجود ہے"...... صفدر نے بتایا۔

"اوہ اچھا۔ کیا مجھے اس جیپ میں پٹرول ڈالنا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"جیپ کے پاس ایک مسلح آدمی کھڑا ہے۔ ممکن ہے اور مسلح افراد بھی اس کے ساتھ ہوں"...... صفدر نے عمران کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو صفدر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اب میں کیا کہوں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"کیا جیپ کے ہیڈ کا رنگ نیلا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ تو کیا آپ۔ اوہ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ جاگ رہے تھے"...... صفدر نے الفاظ توڑ توڑ کر کہا۔

"نہیں۔ میں تو اب بھی گہری نیند سویا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو آپ مجھے خواہ مخواہ ہی احمق بنا رہے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''احمق میرا خطاب ہے تم اپنے لئے دوسرا خطاب تلاش کرو''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں''...... صفدر نے منہ بنا کر کہا۔

''مذاق۔ میں تو یہاں موجود مچھروں کو نہیں اڑا سکتا تمہارا مذاق کیا اڑاؤں گا اور اگر میں تمہاری طرح غفلت کی نیند سو گیا ہوتا تو نجانے کب کا دوسری دنیا کی طرف کوچ کر گیا ہوتا''...... عمران نے صفدر سے بھی زیادہ برا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ''...... صفدر اور کچھ نہیں کہہ سکا تھا۔

''میں اس وقت سے جاگ رہا ہوں جب پہلا ٹرک مسلح افراد کو لے کر اس میدان میں آیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اور آپ نے مجھے سونے دیا''...... صفدر نے کہا۔

''کوئی خطرہ ہوتا تو جگاتا۔ تم مزے سے سو رہے تھے تو میں نے تمہیں بے جا تنگ نہیں کیا''...... عمران نے کہا۔

''کیا مسلح افراد کی آمد خطرہ نہیں تھا''...... صفدر نے کہا۔

''اگر وہ اس جھاڑی سے پہلے رکتے تو خطرہ تھا مگر ٹرک اس جھاڑی کے سامنے رکے تھے اور اس میں سے اترنے والے مسلح آدمی آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے تھے کسی نے بھی اس طرف

توجہ نہیں دی تھی اس لئے میں نے تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا''...... عمران نے کہا۔

''اب اس جیپ کے بارے میں کیا خیال ہے اور وہ مسلح افراد بھی ہم سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''خیال تو نیک ہے لیکن......'' عمران نے کہا اور اس نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

''لیکن کیا''...... صفدر نے پوچھا۔

''اس کا قد کاٹھ کیسا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ جیسا قد ہے اور جسامت بھی تقریباً آپ سے ہی ملتی جلتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''بس تو اسے ٹکٹ مل گیا''...... عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''ٹکٹ۔ کیا مطلب''...... صفدر نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں پوچھا۔

''مطلب یہ کہ اسے جہنم کا ویزا مع ٹکٹ مل گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو آپ اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں''...... صفدر اب عمران کا مطلب سمجھا تھا۔

''ہاں اور تم چوکنے رہو''...... عمران نے کہا اور جھاڑیوں کے درمیان جگہ بنا کر دوسری جانب جھانکنے لگا۔ جیپ جھاڑیوں کے

بہت قریب رکی ہوئی تھی اور وہ آدمی جیپ کے بونٹ سے لگ کر کھڑا دور انہیں تلاش کرنے والے مسلح افراد کی جانب دیکھ رہا تھا۔ عمران نے عقب میں نظر ڈالی۔ اس طرف اسے دور تک کوئی مسلح آدمی نظر نہیں آیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سب انہیں آگے ہی تلاش کر رہے تھے۔

"محتاط رہنا اور اردگرد نظر رکھنا میں اس اکیلے بندے کو سنبھالتا ہوں۔ جو شاید اس جیپ کا ڈرائیور معلوم ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران آواز پیدا کئے بغیر جھاڑیوں سے نکل کر جیپ کے ڈرائیور کی جانب بڑھنے لگا۔ ڈرائیور دوسری جانب متوجہ تھا۔ عمران جیپ کے عقب کی جانب سے گھوم کر اس آدمی کے نزدیک پہنچ گیا۔ عمران اس کی گردن دبوچنے کے لئے جیسے ہی آگے بڑھا تو وہ جیپ کے بونٹ سے ہٹ کر چند قدم آگے بڑھ گیا تو مجبوراً عمران کو پیچھے کھسکنا پڑا تھا۔ اس آدمی کے گلے میں دور بین لٹک رہی تھی۔ اس نے دوربین پکڑی اور آنکھوں سے لگا کر دور موجود اپنے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔ پھر وہ عقب میں دیکھے بغیر دوبارہ پیچھے آیا اور دوبارہ بونٹ سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران دبے قدموں چلتا ہوا آگے بڑھا پھر اچھل کر اس نے کھڑی ہتھیلی کا وار اس کی گردن پر کرنے کی کوشش کی لیکن اچانک وہ بری طرح سے لڑکھڑا گیا۔ اس کے پیر کے نیچے کوئی گول پتھر آ گیا تھا جس نے اس کا توازن بگاڑ دیا تھا۔ نتیجے

کے طور پر اس کا ہاتھ اس آدمی کی گردن کی بجائے اس کے شانے پر پڑا۔ وہ بوکھلا کر تیزی سے مڑا پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے ہولسٹر سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ نیچے گرتے ہوئے عمران کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اس کے پیٹ پر پڑیں اور وہ اوغ کی آواز نکالتا ہوا اچھل کر پیچھے کی طرف جھکتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ جھکا عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اس آدمی کے قریب آ کر زور دار مکا اس کی کنپٹی پر مار دیا۔ اس آدمی کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ پشت کے بل زمین پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر احتیاطاً اس کی کنپٹی پر ایک اور ٹھوکر رسید کر دی لیکن اس کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی وہ ایک ہی ضرب سے بے ہوش ہو گیا تھا۔ اسی لمحے عمران نے عقب سے ایک ہلکی سی چیخ سنی۔ وہ تیزی سے پلٹا اور آواز کی سمت دیکھا تو اسے ایک اور آدمی صفدر کے ہاتھوں میں جھولتا دکھائی دیا۔

"جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور ڈرائیور کو اٹھایا اور اسے جیپ کے عقب میں گھسیٹ کر لے گیا پھر وہ تیزی سے اس کا لباس اتارنے لگا۔ لباس اتار کر اس نے اپنے کپڑوں ہی پر پہن لیا۔ صفدر نے بھی یہی کیا تھا اس نے دوسرے آدمی کا لباس اپنے لباس کے اوپر پہن لیا۔

"ان کا کیا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہوش میں آ کر یہ طوفان کھڑا کر دیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ تو کریں ہی گے لہذا یہی بہتر ہے کہ تم انہیں اس قابل ہی نہ چھوڑو کہ یہ طوفان کھڑا کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر اس نے ڈرائیور اور دوسرے مسلح آدمی کو زندگی کی حد عبور کرا کر ان کی لاشیں جھاڑیوں میں ڈال دیں جہاں کچھ دیر پہلے وہ دونوں موجود تھے اور پھر عمران ڈرائیور کے انداز میں جیپ کے بونٹ سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ دوسرا آدمی کہاں سے آ گیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"جھاڑیوں کے دوسری جانب کھڑا تھا۔ ڈرائیور کی آواز سن کر یہ آپ پر حملہ کرنے والا تھا کہ میں نے اسے شکار کر لیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ ڈرائیور نہیں کیپٹن ہے۔ کیپٹن سائم۔ اس کے سینے پر اس کے عہدے اور نام کا بیج لگا ہوا ہے"...... عمران نے اپنے سینے پر اس آدمی کے نام کا بیج دکھاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"واپس میزائل اسٹیشن کی طرف چلتے ہیں۔ ان لباسوں میں اب ہم آسانی سے نہیں پہچانے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے جیپ میں لگے ٹرانسمیٹر سے تیز بیپ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ عمران نے صفدر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور جیپ میں آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا تو دوسری طرف سے ایک تیز چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن سائم آپ کے لئے حکم ہے کہ آپ فوراً واپس آ جائیں۔ اوور"...... دوسری جانب سے آواز آئی۔

"کوئی خاص بات۔ اوور"...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"اس بارے میں آپ کو بعد میں بتایا جائے گا۔ آپ نے سپر چیف کو رپورٹ کرنی ہے آپ کی جگہ لینے میجر ٹک پہنچ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا ہی تھا کہ رابطہ منقطع ہو گیا۔

"چلیں۔ اسی بہانے واپس چلنے کا بہانہ تو بن گیا"...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

"ہاں چلو"...... عمران نے کہا اور جیپ میں بیٹھ گیا۔ صفدر نے اسٹیرنگ سنبھال لیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد وہ اسی جانب واپس جا رہے تھے جس طرف سے عمران نے ٹرک آتے دیکھے تھے۔ ایک کلو میٹر کے قریب وہ آگے بڑھے ہوں گے کہ ایک جیپ مخالف سمت سے انہوں نے اس طرف آتے دیکھی۔

"شاید اس جیپ میں میجر ٹک آ رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا ہی لگ رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ مخالف سمت سے آنے والی جیپ ان کے برابر سے نکلتی چلی گئی اس میں ایک ہی آدمی سوار تھا اور اسے عمران نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا تو اس نے خفیف سا سر ہلا کر عمران کے سیلوٹ کا جواب دیا۔ پھر وہ نصف کلو میٹر مزید آگے بڑھے ہوں گے کہ دور ایک بڑی عمارت دکھائی

دی۔ عمارت کے گرد دوز دور تک خار دار تار لگے ہوئے تھے۔ عمارت کی دیوار ٹھوس کنکریٹ کی بنی ہوئی تھی۔ دیوار بیس فٹ سے بھی زیادہ بلند تھی اور بلندی کے دوسری جانب سے ایک دیو پیکر میزائل کا اوپری حصہ دکھائی دے رہا تھا۔

''میزائل۔ ہمیں اسی کی تلاش ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ گیٹ آ گیا ہے''..... عمران نے خار دار تاروں کی باڑ اور کنکریٹ کی دیوار میں بنے ہوئے گیٹ کو گھورتے ہوئے کہا۔

''اگر چیکنگ ہوئی تو''...... صفدر نے پوچھا۔

''ہوئی تو نہیں چاہئے۔ ہم نے ان کے لباس پہن رکھے ہیں اور ہمارے سینوں پر ان کے ناموں کے بیج بھی لگے ہوئے ہیں پھر بھی میں دیکھتا ہوں شاید ان جیبوں میں سے کچھ مل جائے۔ تم بھی اپنی جیبیں چیک کرو''...... عمران نے کہا اور اپنی جیبیں چیک کرنے لگا۔ جیبوں سے اسے کیپٹن سائم کے چند مخصوص کارڈ اور اس کا آئیڈنٹی کارڈ بھی مل گیا۔ دوسرے آدمی کے لباس سے صفدر کو بھی ایک کارڈ مل گیا تھا۔

وہ گیٹ تک پہنچ چکے تھے۔ گیٹ پر مسلح پہرے دار موجود تھے۔ ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر ہاتھ کے اشارے سے انہیں جیپ روکنے کے لئے کہا تو صفدر نے جیپ گیٹ کے ساتھ روک دی۔ جس آدمی نے جیپ رکوائی تھی وہ تیز تیز چلتا ہوا جیپ کے پاس آ گیا اور عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے عمران کو فوجی انداز میں

سیلوٹ کیا اور پھر اس نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''سر یہ رپورٹ ہے''...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... عمران نے اس سے تہہ شدہ کاغذ لیتے ہوئے کہا اور صفدر نے فوراً جیپ آگے بڑھا دی۔

''کس بات کی رپورٹ ہے''...... صفدر نے جیپ دوسرے گیٹ سے نکالتے ہوئے پوچھا۔

''رپورٹ نہیں۔ سوپر چیف کی طرف سے حکم نامہ بھیجا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ہمیں میزائل اسٹیشن کا فوری طور پر چارج لینا ہے''...... عمران نے کہا۔

''مگر ٹرانسمیٹر پر تو کہا گیا تھا کہ آپ کسی سوپر چیف کو رپورٹ کریں گے پھر یہ حکم نامہ کیسا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوپر چیف ہی کا حکم ہے۔ اب تم جیپ دور نظر آنے والے میزائل اسٹیشن کی سیدھ میں لے چلو''...... عمران نے کہا۔

''بہت بہتر''...... صفدر نے کہا اور جیپ کا رخ میزائل اسٹیشن کی سمت کر دیا۔

عمران بظاہر پر سکون تھا مگر اس کے ذہن میں جیپ کے ٹرانسمیٹر پر ملنے والی رپورٹ اور ابھی ابھی گیٹ پر ملنے والا حکم نامہ دونوں ہی کھٹک رہے تھے۔ اگر اسے پہلے ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی گئی تھی تو بعد میں بھی ٹرانسمیٹر پر ہی حکم دیا جا سکتا تھا۔ دوبارہ ٹرانسمیٹر کے بجائے ٹائپ شدہ حکم نامہ دینے کا کیا مطلب ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ مشکوک ہو گئے ہوں۔ کسی اور مسلح آدمی نے انہیں اصل کیپٹن سائم کو ہلاک کرتے دیکھ کر سیکورٹی انچارج کو اطلاع کر دی ہو اور سپر چیف نے اسے فوری طور پر محض اسی لئے بلا بھیجا ہو کہ انہیں فوری طور پر گرفتار کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس کی سمجھ میں حکم نامے کی اور کوئی وجہ نہ آ سکی تھی۔ اس کی چھٹی حس بھی اسی بات کی نشاندہی کر رہی تھی کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔

"جیپ کو بائیں سمت گھما لو"...... عمران نے صفدر سے مخاطب

ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بائیں سمت عمران کو کباڑ اور ٹوٹا پھوٹا لکڑی کا سامان پڑا ہوا دکھائی دیا تھا۔

"اس کباڑ کے ڈھیر کی طرف"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں اور اس کی آڑ میں جیپ روک دینا"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیپ ٹوٹے پھوٹے فرنیچر اور سامان کے کباڑ کی آڑ میں لے جا کر روک دی۔ جیپ رکتے ہی عمران فوراً اتر آیا۔ صفدر نے بھی جیپ کا انجن بند کیا اور وہ بھی اتر آیا اور پھر وہ پیدل آگے بڑھنے لگے۔ وہ دس بارہ قدم ہی چلے تھے کہ بائیں سمت سے ایک آدمی تیز تیز چلتا ہوا اس طرف آتا ہوا دکھائی دی۔ اس آدمی کو دیکھ کر عمران کے ذہن میں فوراً ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر اس آدمی کو اپنی طرف بلایا اور پھر جیسے ہی وہ آدمی اس کے قریب پہنچا اس نے عمران کو سیلوٹ مارا تو عمران نے اسے ساتھ لیا اور اس سے باتیں کرتا ہوا ایک سمت بڑھتا چلا گیا۔ صفدر حیران تھا کہ عمران کیا کرنا چاہ رہا ہے۔ عمران اس آدمی کو لے کر کباڑ کے پاس آ کر رک گیا۔ پھر اس کا ہاتھ اٹھا اور پوری قوت سے آدمی کی گردن پر پڑا۔ کٹاک کی آواز کے ساتھ اس آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹی اور وہ کٹے ہوئے تناور درخت کی طرح زمین پر گر پڑا۔ عمران تیزی سے اس پر جھکا اور پھر وہ تیزی سے اس آدمی کا لباس اتارنے لگا۔ اس آدمی کا لباس اتار کر عمران نے کیپٹن سائم کا لباس اتارا اور اس کی

جگہ اس آدمی کا لباس پہننا شروع کر دیا۔ عمران نے اس آدمی کی لاش گھسیٹ کر کباڑ کے پیچھے چھپا دی اور پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا صفدر کے پاس واپس آ گیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے میزائل اسٹیشن کی طرف بڑھتے گئے۔ میزائل اسٹیشن پر خاصی ہلچل تھی۔ پھر میزائل لانچنگ پیڈ پر نظر ڈالتے ہی عمران چونک پڑا تھا۔ وہاں اسے اس قسم کی تیاریاں نظر آئیں جیسے چند گھنٹوں بعد ہی میزائل فائر کیا جانے والا ہو۔

"یہ کیا۔ یہاں کیا ہو رہا ہے"...... صفدر نے عمران سے کہا۔

"دیکھتے رہو"...... عمران نے کہا پھر وہ ان مسلح افراد میں شامل ہو گئے جو اندر جا رہے تھے وہ ان کے ساتھ اس ہال میں پہنچے جہاں اور بے شمار مسلح افراد قطاروں میں کھڑے تھے ان کی تعداد بیس پچیس کے قریب تھی۔ ان کے سامنے ایک بھاری جسامت والا آدمی کھڑا اونچے لہجے میں انہیں ہدایت دے رہا تھا۔ اسے دیکھ کر عمران چونک پڑا کیونکہ وہ میجر ٹاڈ تھا اور اس کے ساتھ مادام سلینا بھی موجود تھی۔

"اس میزائل کی پرواز تک تم سب کو چوکنا رہنا ہے۔ جن لوگوں کی اس وقت یہاں ڈیوٹی ہے ان کے علاوہ کسی اور کو میزائل اسٹیشن کے اندر آنے کی اجازت نہیں ہو گی خواہ وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"کیا ہمیں ان لوگوں کی لسٹ مل جائے گی سر جو یہاں ڈیوٹی

دیں گے یا یہاں موجود ہیں"...... ایک آدمی نے پوچھا۔

"اس کی ضرورت نہیں جن لوگوں کو آنا ہے وہ سب ایک گھنٹے کے اندر اندر یہاں پہنچ جائیں گے اس کے بعد میزائل اسٹیشن کا گیٹ بند کر دیا جائے گا اور پھر کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہو گی"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اوکے سر"...... اسی آدمی نے کہا۔

"اور سنو۔ ابھی کچھ دیر بعد کیپٹن سائم یہاں آنے والا ہے اسے فوراً گرفتار کر لینا کیونکہ وہ اسرائیل اور ہمارے مشن اَپ ڈاؤن کے دشمنوں میں سے ہے"...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

"اوکے سر"...... بہت سی آوازیں ابھریں اور عمران اور صفدر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور سر ہلا کر دوبارہ میجر ٹاڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"مشن اَپ ڈاؤن کی کامیابی کے بعد ہم سب یہاں سے واپسی کے لئے تیاریاں شروع کر دیں گے اور سب واپس جانے کے لئے آزاد ہوں گے"...... میجر ٹاڈ نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ میجر ٹاڈ نے انہیں چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے ان سب کو وہاں سے جانے کا کہا اور خود بھی مادام سلینا کے ساتھ ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور صفدر ایک جگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

بڑھ آیا۔ باتھ رومز کا جائزہ لینے کے بعد وہ ایک باتھ روم میں داخل ہوا اور جیبن کا نل کھول کر رسٹ واچ پر جولیا کو کال کرنے لگا۔ رابطہ فوری طور پر مل گیا۔

عمران نے جولیا کو چیف کی حیثیت سے کال کیا تھا۔ جولیا نے فوراً ہی چیف کو عمران اور صفدر کی پراسرار گمشدگی کی رپورٹ دینی شروع کر دی۔

''فکر نہ کرو۔ میری ان سے بات ہو چکی ہے۔ وہ جس کام کے لئے یہاں آئے ہیں اسے پورا کر کے ہی واپس آئیں گے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''کیا صفدر بھی عمران کے ساتھ ہے۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ عمران اسے ساتھ لے گیا ہے اور وہ صفدر کے ساتھ ٹارگٹ تک پہنچ چکا ہے اس لئے تمہیں ان کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور''...... عمران نے چیف کے انداز میں کہا۔

''یس چیف۔ ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ صفدر نے بتایا تھا کہ آپ ہمیں بعد میں حکم دیں گے۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''عمران اور صفدر جلد ہی اپنا کام پورا کر لیں گے اس لئے تم اپنے ساتھیوں کو لے کر فوری طور پر واپس پاکیشیا روانہ ہو جاؤ۔ اب شاید عمران کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''لیکن چیف''...... جولیا نے کہنا چاہا۔

''میں تمہیں حکم دے رہا ہوں جولیا۔ تم فوراً اپنے باقی ساتھیوں کو لے کر پاکیشیا کے لئے روانہ ہو جاؤ''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے جولیا کا جواب سنے بغیر اوور اینڈ آل کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔ اب اسے اطمینان ہوا تھا کہ جولیا اور ساتھی محفوظ طریقے سے واپس لوٹ جائیں گے اور اسے ان کی فکر نہیں کرنا پڑے گی۔ باتھ روم سے نکل وہ پھر صفدر کے پاس پہنچ گیا تھا۔

''کوئی خاص بات''...... عمران نے پوچھا۔

''کیپٹن سائم کی تلاش شروع ہو گئی ہے ابھی ہال میں لگے لاؤڈ اسپیکرز سے اعلان کیا گیا ہے''...... صفدر نے بتایا۔

''وہ کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''یہی کہ کیپٹن سائم لاپتہ ہے اس کی جیپ کاٹھ کباڑ کے پاس ملی ہے لہذا اسے فوراً تلاش کر کے گرفتار کر لیا جائے''...... صفدر نے اعلان کو دوہراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... عمران کے منہ سے نکلا۔

''ایک بات سمجھ میں نہیں آئی''...... صفدر نے کہا۔

''وہ کیا''...... عمران نے پوچھا۔

''آخر یہ کیپٹن سائم سے مشکوک کیسے ہو گئے کیا انہوں نے ہمیں کیپٹن سائم اور اس کے ساتھی کو ٹھکانے لگاتے دیکھ لیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو پھر انہوں نے فوری طور پر ہمارے خلاف کارروائی کیوں

نہیں کی"...... صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی تیسرا بھی موجود ہو جس نے ہمیں کارروائی کرتے دیکھ لیا ہو اور اس میں اتنی ہمت نہ ہو کہ وہ ہمارا سامنا کر سکے اور اس نے سوپر چیف یا پھر میجر ناڈ کو ٹرانسمیٹر یا سیل فون پر اطلاع کر دی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہونا ممکن ہے"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تو پھر بات ختم اور اب ان باتوں کے چکر میں پڑنے سے بہتر ہے کہ اپنے مشن پر نظر رکھتے ہوئے آس پاس کے حالات سے چوکنا رہیں"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی مگر ایک اور بات مجھے الجھن میں مبتلا کر رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ میزائل کی پرواز کس طرح روک سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"اس میں رکاوٹ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ میزائل تباہ کر کے ہی اس کی پرواز ناکام بنا سکتے ہیں نا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اسے تباہ کیسے کیا جا سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"بس اتنی سی بات ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"یہ اتنی سی بات ہے۔ ہمارے پاس مشین گنوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیا تمہارے خیال میں مشین گنیں ہمارے لئے کار آمد نہیں ہو سکتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"کار آمد ہیں مگر مشین گنوں سے میزائل تباہ نہیں کیا جا سکتا"۔ صفدر نے کہا۔

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ ہم یہاں رکے ہوئے میزائل کو واقعی مشین گنوں سے تباہ نہیں کر سکتے لیکن پرواز کرتے ہوئے میزائل پر ایک پتھر بھی مار دیں تو وہ بھی اس کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ دونوں دوسرے مسلح افراد کی طرح میزائل اسٹیشن کے اردگرد پہرہ دیتے رہے اور ادھر ادھر ٹہلتے ہوئے میزائل اسٹیشن کا جائزہ لیتے رہے۔ ان کی نظریں ان سائنس دانوں پر مرکوز تھیں جو میزائل کو لانچر میں ایڈجسٹ کر رہے تھے۔

اندھیرا ہونے سے کچھ دیر پہلے ان کو موقع مل گیا کہ وہ سفید لباس والوں سے اپنے لباس بدل سکیں۔ دو سائنس دان باتھ روم میں گئے تھے اور ان کے پیچھے ہی وہ بھی باتھ روم میں داخل ہو گئے اور پھر ان دونوں نے باتھ روم جانے والے دونوں سائنس دانوں کو اپنے قابو میں کیا اور ان کے لباس اتار کر پہن لئے۔ ان کے

چہروں پر ماسک میک اپ تھے۔ عمران نے اپنا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے ایک سائنس دان کے چہرے جیسا بنایا پھر اس کے ہاتھ صفدر کے چہرے پر لگے ہوئے ماسک پر چلنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں صفدر بھی دوسرے سائنس دان جیسا لگ رہا تھا۔ عمران کے کہنے پر صفدر نے دونوں سائنس دانوں کی گردن کی ہڈیاں توڑیں اور ان دونوں کو اٹھا کر آخری باتھ روم میں ڈالا کر دروازہ بند کر کے اور اسے باہر سے کنڈی لگا دی اور پھر وہ دونوں باتھ روم سے باہر آ گئے۔ انہیں امید تھی کہ صبح سے پہلے ان لاشوں کا پتہ کسی کو نہیں چل سکے گا۔

سائنس دان کا لباس پہننے کے بعد عمران کی ہدایت پر صفدر نے بھی اپنے جوتوں کی دونوں ایڑیاں گھما کر اس کے خفیہ خانوں سے مٹر کے دانوں جیسے موٹے چمکدار اور سلور کلر کے موتی نکال کر جیب میں رکھ لئے تھے۔ ان موتیوں کا ایک حصہ چپٹا تھا۔

"حیرت ہے"...... صفدر نے چمکدار موتی دیکھ کر کہا تھا۔

"کس بات پر حیرت ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہی کہ یہ چمکدار موتی میرے جوتوں کی ایڑیوں میں تھے اور میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"دانش منزل ہی سے تم سب لوگوں کو یہ جوتے ملے تھے نا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں۔ تو کیا سب کے......" صفدر نے کہنا چاہا۔

"ہاں ہر ایک کے جوتے میں ایسے موتی موجود ہیں۔ دانش منزل سے ملنے والی ہر چیز کسی نہ کسی راز کی حامل ہوتی ہے ایسے راز کی جو وقت پر جان بچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے ایکسٹو احمق نہیں ہے جو دانش منزل سے بلا مقصد کچھ فراہم کرے اور پھر خاص طور پر یہ جوتے۔ یہ جوتے اس نے تم سب کو ایسے ہی نہیں دے دیئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اب سمجھ گیا۔ ویسے یہ موتی ہیں کیا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ موتی میگا بلاسٹر بم ہیں۔ جن کو مخصوص انداز میں انگلی اور انگوٹھے کی مدد سے پریس کر دیا جائے تو یہ خود بخود چارج ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ایک گھنٹے بعد یہ دھماکے سے پھٹتے ہیں اور ہر چیز کو نیست و نابود کر دیتے ہیں۔ یہ ایسے میگا بلاسٹر ہیں جن سے ریڈ بلاکس کی مضبوط دیواریں بھی توڑی جا سکتی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہو کہ ان دیواروں کو ایٹم بموں سے بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں اب یہ میگا بلاسٹر پل لے کر تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل تک پہنچنا ہے اور انہیں میزائل کے نچلے حصے پر لگانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ میزائل لانچر کی طرف بڑھنے لگے۔

"ان کے لباسوں کے سینے پر نام کڑھے ہوئے ہیں اپنا اور میرا نام پڑھ کر یاد کر لو کہیں دھوکہ نہ کھا جانا"...... عمران نے کہا۔

''میں نے دیکھ لئے ہیں اور میری یاداشت اتنی کمزور نہیں ہے کہ میں یہ نام بھول جاؤں''...... صفدر نے مسکرا کر کہا۔

''اچھی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ یہاں محض سیر و تفریح کرنے نہیں بلکہ مشن اپ ڈاؤن کو تباہ کرنے کے لئے آئے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''میرے ماننے یا نہ ماننے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ سب چیف کی ہی مہربانیاں ہیں جس نے ہمارے رنگ میں بھنگ ڈالا ہے۔ میں تم سب کو واقعی سیر و تفریح کرانے کی غرض سے ہی یہاں لایا تھا۔ میں نے سوچا تھا کہ برف پوش پہاڑیوں میں جا کر اپنے رقیب روسفید کا دماغ ٹھنڈا کروں گا اور اسے اس بات کے لئے مجبور کر دوں گا کہ وہ میرے حق میں دستبردار ہو جائے لیکن اب تمہارے چیف کا کیا کیا جائے کہ جس نے مجھے تم سب کو برف پوش پہاڑیوں کی طرف لے جانے کا موقع ہی نہیں دیا تھا اور ٹرانسمیٹر پر کال کر کے مجھے اس مشن پر کام کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ اب تم جانتے ہی ہو کہ حکم حاکم، مرگ مفاجات کے تحت چیف کی بات ماننی ہی پڑتی ہے ورنہ وہ غیبی حالت میں آ کر مجھے شوٹ کر دے گا''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''غیبی حالت میں کیسے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا وہ تمہیں نظر آتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کیا تم نے بلکہ ہم میں سے کسی نے اسے دیکھا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''نہیں۔ کبھی نہیں''...... صفدر نے جواب دیا۔

''تو پھر وہ ظاہری حالت میں کیسے ہو سکتا ہے جو انسان نظر ہی نہ آتا ہو۔ اسے کسی نے دیکھا ہی نہ ہو تو وہ غیبی انسان ہی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اب آپ کچھ بھی کہہ لیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ پہلے سے ہی سب کچھ جانتے تھے کہ ہم یہاں تفریح کی غرض سے آئے ہی نہیں تھے''...... صفدر نے کہا۔

''اس یقین کی وجہ''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا فیشن شو میں دلچسپی لینا اور پھر آپ کی نظروں کا وہاں کسی خاص کو تلاش کرنا نہ صرف میں نے بھانپ لیا تھا بلکہ کیپٹن شکیل کو بھی یقین ہو گیا تھا کہ ہم یہاں کسی خاص مقصد کے لئے آئے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''گویا۔ میری نظروں نے میرا بھانڈا پھوڑا تھا''...... عمران نے کراہ کر کہا۔

''جی ہاں''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ میں اپنی نظروں کو آئندہ سنبھال کر رکھوں گا بلکہ جب بھی تمہیں کسی تفریحی مشن پر لے کر نکلوں گا تو میں اپنی

آنکھیں بند ہی رکھا کروں گا تا کہ تم اور کیپٹن شکیل میری نظروں کو پہچان نہ سکو"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اگر ہم سب مشن اپ ڈاؤن پر کام کرنے کے لئے آئے تھے تو پھر ہمارے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ وہ یہاں کیوں نہیں پہنچے۔ چیف نے مجھ سے کہا تھا کہ فی الحال میں انہیں ان کے کمروں میں جانے کا کہہ دوں بعد میں وہ مس جولیا سے خود بات کریں گے اور انہیں خود ہی ہدایات دیں گے کہ انہیں کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میری ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف سے بات ہوئی تھی۔ میں نے چیف کو بتا دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ٹارگٹ تک پہنچ گیا ہوں اس لئے اب ہمیں اپنے ساتھیوں کی ضرورت نہیں ہے۔ شاگل جیسے پاگل کو اگر معلوم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر کافرستان میں موجود ہیں تو وہ یا پھر کافرستان کی کوئی اور ایجنسی ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ جائے گی اس لئے میں نے چیف سے کہا ہے کہ وہ جولیا کو کال کریں اور انہیں پاکیشیا واپس بلا لیں۔ ہم بھی جلد ہی اپنا کام ختم کر کے واپس لوٹ آئیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"اب ہمارا کام ہی کتنا ہے۔ ہم ٹارگٹ تک پہنچ چکے ہیں اسے تباہ کرنا ہے اور یہاں سے نکل جانا ہے۔ مجھے تو یہ کام آسان معلوم ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ سے غفلت میں مار مت کھا لینا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں اب میں اتنا احمق بھی نہیں ہوں"...... صفدر نے کہا۔ وہ عمارت سے اس پل پر نکل آئے جو میزائل تک چلا گیا تھا۔ یہ آٹو میٹک پل تھے جو میزائل کے نچلے حصے سے اس کی چوٹی تک جاتے تھے۔ ان پر چڑھ کر سائنس دان اور ٹیکنیشن میزائل پر کام کر رہے تھے۔ میزائل فائر ہوتے ہی پل خود بخود ہٹ جاتے تھے اور وہ دوسری تنصیبات بھی الگ ہو جاتی تھیں جو میزائل کو سہارا دے کر کھڑا کئے رکھتی تھیں۔

وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میزائل کے قریب جا پہنچے۔ میزائل کے قریب آتے ہی عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس میں دو موتی تھے۔ اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے موتی اس کے ہاتھ سے نکل کر میزائل کے نچلے حصے میں یوں چپک گئے جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ وہ مزید آگے بڑھے۔ یہاں چند ٹیکنیشن میزائل کے اندر داخل ہونے والے دروازے کی چیکنگ کر رہے تھے۔ عمران بھی صفدر کے ہمراہ ان کے پیچھے آ گیا۔ اور پھر اندر جا کر اس نے دروازے کا اندرونی حصہ دیکھا اور باہر نکل آیا۔ باہر آنے سے پہلے اس نے مزید چار موتی میزائل کے مختلف حصوں پر چپکا دیئے تھے۔ ان موتیوں کی ایک اور حیرت انگیز خاصیت تھی اور وہ خاصیت یہ تھی کہ یہ موتی

جس جگہ چپکتے تھے وہاں کئے ہوئے رنگ کے مطابق اسی رنگ میں بدل جاتے تھے جس کی وجہ سے انہیں آسانی سے دیکھا نہیں جا سکتا تھا اور قریب جانے پر بھی ایسا ہی لگتا تھا جیسے دھاتوں پر سکریو لگے ہوئے ہوں۔

وہ گھوم پھر کر میزائل کے مختلف حصوں سے موتی چپکاتے رہے پھر آخری موتی چپکا کر جب وہ عمارت میں داخل ہو رہے تھے تو عمران ٹھٹھک گیا۔ اس نے تیزی سے صفدر کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر واپس پل پر جا پہنچا۔ اس پل سے دوسرے پل تک جانے کے لئے ایک ترچھی سیڑھی لگی ہوئی تھی وہ اسی پر اتر کر دوسرے پل کی طرف بڑھنے لگے۔

''کیا بات ہے۔ آپ کے دیکھ کر چونکے تھے''...... صفدر نے پوچھا۔

''سوپر چیف اور اس کے ساتھ میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کو دیکھ کر وہ شاید میزائل دیکھنے کے لئے اس طرف آ رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ سوپر چیف کو کیسے جانتے ہیں''...... صفدر نے پوچھا۔

''وہ سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں چھپا ہوا ہے۔ میجر ٹاڈ مجھے جس کمرے میں لے گیا تھا وہاں اس نے میری ویژل سکرین پر سوپر چیف سے بات کرائی تھی۔ اب جو سیاہ پوش میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کے ساتھ یہاں آیا ہے اس نے وہی سیاہ لباس پہن رکھا

ہے جو میں نے ویژل سکرین پر دیکھا تھا''...... عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے بتایا۔

''کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ سیاہ پوش کون ہے اور اس کا اصل نام کیا ہے''...... صفدر نے پوچھا۔

''جانتا ہوں۔ ویژل سکرین پر جب وہ میرے سامنے آیا تھا تو میں نے اس کی آنکھیں دیکھی تھیں اور اس کی آنکھیں دیکھتے ہی مجھے علم ہو گیا تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون ہے وہ''...... صفدر نے پوچھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا۔ اسی لمحے زائیں کی آواز کے ساتھ عمران کے کان کے قریب سے ایک گولی گزرتی چلی گئی۔ عمران فوراً نیچے جھک گیا۔ اسے جھکتے دیکھ کر صفدر نے بھی سر نیچے کر لیا۔

انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔ پل پر ٹھیک اس جگہ جہاں سے وہ سیڑھیاں اتر کر آئے تھے۔ وہاں سیاہ پوش سوپر چیف، میجر ٹاڈ اور مادام سلینا کھڑے تھے۔ میجر ٹاڈ کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال سے دھواں نکل رہا تھا۔ میجر ٹاڈ نے دوسرا فائر کیا اور گولی عمران کے سر کے قریب لوہے کے گاڈر سے ٹکرائی اور اچٹ کر میزائل کی طرف چلی گئی۔

''جلدی کرو۔ نکلو یہاں سے۔ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہے''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور مڑ کر تیزی سے آخری چار سیڑھیوں

پر سے پل پر جست لگا دی۔ وہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔ عمران نے اچھل کر یکلخت ان پر حملہ کر دیا اور ان دونوں مسلح افراد کو رگیدتا ہوا پل پر گر گیا جو ان پر فائر کرنے والے تھے۔ صفدر بھی ایک ہی جست میں وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے لمحوں ہی میں دونوں مسلح افراد کو ڈھیر کر دیا تھا۔ اس دوران سوپر چیف، میجر ناڈ اور مادام سلینا بھی دوڑتے ہوئے اس طرف آ گئے۔ اب سوپر چیف کے ہاتھوں میں بھی ایک ریوالور دکھائی دے رہا تھا۔ ان دونوں نے آگے آتے ہی عمران اور صفدر پر فائرنگ کرنا شروع کر دی۔

''بھاگو۔ جلدی'' ...... عمران نے کہا اور پل سے عمارت کی طرف دوڑ پڑا۔

''پکڑو انہیں۔ گولی مار دو انہیں جانے مت دینا''۔ انہیں دوڑتے دیکھ کر سوپر چیف نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر اس پل پر اس وقت یہی دونوں مسلح آدمی تھے جو عمران کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے تھے۔ البتہ وہاں چار پانچ سائنس دان اور دو ٹیکنیشن بھی موجود تھے مگر ان میں سے کسی کی بھی جرات نہیں ہوئی کہ وہ انہیں پکڑ سکتے۔ عمارت میں داخل ہوتے ہی وہ دونوں پھرتی سے راہداری میں دوڑ پڑے۔ اپنے عقب میں وہ کرنل ناڈ اور سوپر چیف کے چیخنے چلانے کی آوازیں سن رہے تھے مگر اب وہ کہاں رکنے والے تھے۔ انہوں نے جیبوں سے ریوالور نکال لئے تھے اور ہر سامنے آنے والے مسلح آدمی کو شوٹ کرتے چلے جا رہے تھے۔ پھر ایک جگہ رک کر انہوں

نے سفید لباس اتار پھینکے۔ سفید لباسوں کے نیچے انہوں نے مسلح افراد کے لباس پہن رکھے تھے۔ انہوں نے سامنے پڑی ہوئی دو مسلح افراد کی لاشوں پر جھک کر ان کی مشین گنیں اٹھائیں اور ان کی کمروں سے بندھی ہوئی میگزین بیلٹیں اتار لیں۔ ان کی میگزین بیلٹیں اٹھا کر وہ پھر دوڑ پڑے۔ دوڑتے ہوئے انہوں نے میگزین بیلٹیں اپنی کمروں سے باندھ لیں اور مشین گنیں سنبھالے دوڑتے چلے گئے۔ پوری علاقے میں شور برپا تھا۔ بے شمار افراد انہی کی طرح مشین گنیں سنبھالے ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے۔ عمران کوشش کر رہا تھا کہ میزائل اسٹیشن کی نچلی منزل پر پہنچ جائے وہیں سے وہ اپنی حفاظت کا انتظام کر سکتے تھے۔ دوسرے مسلح افراد میں شامل ہو کر وہ نیچے جا پہنچے تھے۔ عمران کو امید تھی کہ میجر ناڈ ابھی تک اس بات سے لاعلم ہی ہوگا کہ وہ اب اس کے ساتھیوں کے لباسوں میں ہو سکتے ہیں۔

''اب کہاں چلنا ہے اور کیا کرنا ہے'' ...... صفدر نے نچلی منزل پر پہنچنے کے بعد ایک کونے میں رکتے ہوئے پوچھا۔

''اپنی حفاظت'' ...... عمران نے کہا۔

''میزائل اسٹیشن کا دروازہ بند ہے اس کی حدود سے کوئی باہر نہیں جا سکتا اور یہ جگہ زیادہ بڑی نہیں ہے وہ ہمیں آسانی سے تلاش کر لیں گے۔ اس کے بارے میں کچھ سوچا ہے'' ...... صفدر نے کہا۔

''ہاں ایک جگہ ایسی ہے جہاں ہم محفوظ رہ سکتے ہیں اور کسی کو

اس جگہ کا خیال بھی نہیں آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''کون سی جگہ ہے''...... صفدر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میزائل لانچر''...... عمران نے آہستہ سے کہا۔

''کیا۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں''...... صفدر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہی ایک جگہ ایسی ہے جہاں فی الحال محفوظ رہا جا سکتا ہے کیونکہ دروازہ کھولے بغیر میزائل اسٹیشن سے کوئی نہیں نکل سکتا اور میزائل اسٹیشن کی چار دیواری اتنی ہی بلند ہے کہ اسے پھلانگنا ناممکن ہے''۔ عمران نے کہا۔

''اگر ہم وہاں قید ہو گئے اور انہوں نے میزائل فائر کر دیا تو ہم وہیں جل کر راکھ بن جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال ہمارے لئے وہی محفوظ پناہ گاہ ہے۔ آؤ''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور اس راہداری میں آگے بڑھنے لگا جو انہیں میزائل لانچر تک لے جا سکتی تھی۔ وہ راہداری کے آخری سرے پر پہنچے ہی تھے کہ چونک پڑے سامنے نچلے پل سے سوپر چیف دو مسلح آدمی افراد کے ہمراہ اسی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا جبکہ اس کے عقب میں چھ سات مسلح افراد اور بھی موجود تھے۔

''لو آ گئے مردود''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا

ساتھ ہی وہ راہداری کے ایک کمرے کے دروازے کو کھول کر اندر جھانکنے لگا۔ عمران کا مطلب سمجھ کر صفدر دوسرے دروازے کو کھول کر اندر جھانکنے لگا۔ سوپر چیف اور اس کے ساتھ آنے والے مسلح افراد جو نچلے پل پر تھے اور سیڑھیاں چڑھ رہے تھے انہوں نے ان دونوں کو ابھی نہیں دیکھا تھا۔ ان کے قدموں کی چاپ قریب آتی جا رہی تھی پھر وہ ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ صفدر فوراً کمرے کے اندر داخل ہو گیا جبکہ عمران نے مڑ کر سوپر چیف کو سیلوٹ کیا تو وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ سوپر چیف کے دس بارہ گز آگے بڑھتے ہی صفدر بھی کمرے سے نکل آیا اور وہ میزائل لانچر کی طرف مڑ گئے یہاں صرف ایک مسلح آدمی پہرہ دے رہا تھا۔ باقی انہیں تلاش کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ انہیں دیکھنے کے بعد بھی اس مسلح آدمی کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ عمران اور صفدر اس کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ مسلح آدمی سوالیہ انداز میں انہیں دیکھ رہا تھا وہ انہیں اپنا ہی ساتھی سمجھ رہا تھا۔ اسی لئے اطمینان سے کھڑا تھا۔

''ہمیں یہاں سوپر چیف نے بھیجا ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیوں''...... مسلح آدمی نے چونک کر پوچھا۔

''ہمیں میزائل لانچر کے اندر جا کر دشمنوں کو تلاش کرنا ہے''۔ عمران نے جملہ پورا کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ادھر تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں آیا میں صبح سے یہاں موجود ہوں"...... اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا کہنا درست سہی مگر یہ سوپر چیف کا حکم ہے اور سوپر چیف کا حکم نہ مان کر ہمیں بے موت مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن سوپر چیف ابھی کچھ دیر پہلے مسلح افراد کے ساتھ یہاں آئے تھے اور انہوں نے خود میزائل لانچر کو اندر سے جا کر چیک کیا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"انہوں نے ہمیں دوبارہ چیکنگ کرنے کا کہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سوپر چیف کا حکم ہے اس لئے میں تمہیں اندر جانے سے کیسے روک سکتا ہوں"...... اس آدمی نے بے چارگی کے عالم میں کہا۔

"تم بھی ساتھ چلو"...... عمران نے کہا۔

"میری کیا ضرورت ہے"...... اس آدمی نے چونک کر پوچھا۔

"ہم تمہاری موجودگی میں تلاشی لینا چاہتے ہیں تاکہ سوپر چیف کے سامنے گواہی دلوا سکیں کہ ہم نے یہاں کی تلاشی لی تھی اور ادھر کوئی نہیں ملا"...... عمران نے کہا۔

"تلاشی سے پہلے تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ادھر کوئی نہیں ملا"۔ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات پر اعتماد کر کے۔ ابھی تم نے کہا ہے کہ تم صبح سے یہاں ہو اور ادھر کوئی نہیں آیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں"...... اس آدمی نے کہا۔

"پھر چلو تلاشی لے لیتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں چلو"...... اس آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وہ اس آدمی کے ہمراہ میزائل لانچر روم میں داخل ہو گئے۔ اب وہ میزائل کے انجنوں کے ٹھیک نیچے تھے۔ میزائل ان کے سروں سے سوفٹ کی بلندی پر کھڑا چمک رہا تھا۔ اس کے انجن بند تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی یہاں برف کی سی ٹھنڈک تھی دوسری صورت میں یہ جگہ اس طرح گرم ہو جاتی کہ جیسے آتش فشاں کا دہانہ ہو۔ وہ اس کے ساتھ آگے بڑھے اور پھر میزائل لانچر روم کے آخری حصے میں پہنچ کر وہ رک گئے۔

"کیا ہوا"...... اس آدمی نے انہیں رکتے دیکھ کر پوچھا۔

"یہ جگہ مناسب ہے"...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"کس سلسلے میں"...... اس آدمی نے کچھ نہ سمجھنے والے لہجے میں پوچھا۔

"بالکل ٹھیک اس سے بہتر جگہ نہیں مل سکے گی"...... صفدر نے اس آدمی کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا۔

"تم لوگ کس قسم کی گفتگو کر رہے ہو میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں

آ رہا ہے''...... اس آدمی نے حیرت سے کہا۔

''آ جائے گا سمجھ میں۔ اپنے عقب میں تو دیکھو''...... عمران نے کہا۔

''کیا ہے''...... اس آدمی نے کہا اور فوراً پیچھے کی طرف مڑ گیا۔ وہ مڑا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ اٹھا اور کھڑی ہتھیلی اس کی گردن کی ہڈی پر لگی۔ کٹاک کی آواز کے ساتھ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح فرش پر گرتا چلا گیا۔ ٹھیک اسی لمحے باہر سے بہت سے بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی ایسا لگا جیسے بہت سے لوگ اس طرف آ رہے ہوں۔

''اوہ۔ وہ لوگ یہاں بھی آ پہنچے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ۔ دیکھا جائے گا''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''اب کیا کریں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

اسے سائیڈ پر کرو جلدی''...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر اس آدمی کو اٹھایا جس کی عمران نے گردن کی ہڈی توڑ کر ہلاک کیا تھا اور وہ اسے اٹھا کر ایک کونے میں لے گیا اور اس دیوار کے سہارے بیٹھا دیا۔ اب راہداری کی جانب سے آنے والے جب تک اندر نہ آ جاتے وہ اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ قدموں کی چاپ میزائل لانچر روم کے داخلی دروازے تک آ کر رک گئی۔ آنے والے مسلح افراد ہی تھے اور ان کی تعداد چھ سات کے لگ بھگ ہو سکتی تھی یہ عمران کا اندازہ تھا۔

''ہم یہاں بھی پھنس گئے''...... صفدر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''خاموش اور چوکنے رہو''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''وہ تو میں ہوں ہی۔ مگر کیا ان لوگوں نے ہمیں اس طرف آتے ہوئے دیکھ لیا تھا''...... صفدر نے اسی انداز میں کہا۔

''اگر ایسا ہوتا تو وہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اندر گھس آتے''۔ عمران نے کہا۔

''ممکن ہے اندر گھسنے ہی والے ہوں''...... صفدر نے کہا۔

''ایسا ہو بھی سکتا ہے مگر اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے ہمیں اس طرف آتے دیکھ لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر''...... صفدر نے پوچھا۔

''اپنے ساتھی کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی کی تلاش میں اندر آ سکتے ہیں کہ کہیں وہ اندر آ کر سو تو نہیں گیا''...... عمران نے کہا۔

''اگر ایسا ہوا اور انہوں نے اندر آ کر تلاشی لینی شروع کی تو ہم کیا کریں گے''...... صفدر نے کہا۔

''کیا مطلب''...... عمران نے پوچھا۔

''مطلب یہ کہ یہاں تو اب چھپنے کی کوئی اور جگہ بھی نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہونہہ''...... عمران نے سر ہلا دیا۔ بات معقول تھی اگر وہ لوگ اندر آ جاتے تو حقیقتاً ان کے پاس چھپنے کی جگہ نہیں تھی اور وہ آسانی

سے پکڑ لئے جاتے۔

''پھر کیا کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''میں کیا کہہ سکتا ہوں''...... صفدر نے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔ وہ غور سے میزائل لانچر روم کے ہر حصے کا جائزہ لے رہا تھا لیکن وہاں واقعی چھپنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ پھر اچانک ایک جگہ اس کی نظریں رک گئیں۔ اسی لمحے صفدر نے ایک آدمی کا پیر اندر آتے دیکھا تو اس کے دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

''وہ اندر آ رہے ہیں''...... صفدر نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کی نظریں بھی دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ان کی آمد ان دونوں کی موت کا باعث بن سکتی تھی۔ ان کے جسموں میں بے اختیار سنسنی سی دوڑتی چلی گئی۔

''آخر وہ دونوں کہاں جا سکتے ہیں''...... سوپر چیف دہاڑ رہا تھا اور میزائل اسٹیشن کے تمام مسلح افراد قطاروں میں اس کے سامنے سر جھکائے کھڑے تھے۔

''ہم نے میزائل اسٹیشن کا چپہ چپہ دیکھ ڈالا ہے سوپر چیف لیکن وہ نہیں ملے''...... ایک آدمی نے ہمت کر کے کہا۔

''میں بھی تم سے یہی پوچھ رہا ہوں نانسنس کہ وہ تم سب کی نظروں سے بچ کر کہاں جا چھپے ہیں''...... سوپر چیف نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

''کہیں وہ باہر تو نہیں نکل گئے''...... قریب کھڑی مادام سلینا نے اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا تو سوپر چیف اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''نانسنس۔ تمہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ میزائل اسٹیشن کے دروازے ان کے سامنے آنے سے پہلے بند کر دیے گئے تھے اور ان

دروازوں کے علاوہ یہاں سے باہر جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"یس۔ یس۔ سوری سوپر چیف۔ میں یہاں ابھی آپ کے ساتھ آئی ہوں۔ اسی لئے مجھے اس حقیقت کا علم نہیں تھا"۔ مادام سلینا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے وہ دونوں ابھی یہیں ہمارے درمیان ہی کہیں موجود ہیں، ایک بار پھر انہیں تلاش کرو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف"...... مادام سلینا نے کہا۔

"میجر ناڈ"...... سوپر چیف نے میجر ناڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سوپر چیف"...... میجر ناڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھیوں کے لباس پہن لئے ہوں اور ان جیسے میک اپ کر لئے ہوں اور اب وہ ہمارے ساتھ ہی یہیں کہیں کھڑے ہوں اس لئے تم فوراً یہاں موجود تمام افراد کے میک اپ چیک کراؤ اور اگر تمہیں کسی پر معمولی سا بھی شک ہو تو اسے فوراً گولی مار دو"...... سوپر چیف نے کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ میں ان سب کے میک اپ چیک کرانے کے انتظامات کرتا ہوں"...... میجر ناڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں انہیں نہیں دیکھا گیا ہو گا"۔ سوپر چیف نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ کون سی جگہ ہے سوپر چیف"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"میزائل لانچر کا اندرونی حصہ۔ کیا کسی نے وہاں کی تلاشی لی ہے"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سر۔ تلاشی لی ہے اور ہمیں اس جگہ بھی کوئی نظر نہیں آیا ہے"...... سامنے کھڑے ایک آدمی نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایک بار پھر پورے میزائل اسٹیشن کی تلاشی لو۔ چپے چپے پر ان کو تلاش کرو۔ میں ہر حال میں ان دونوں کو اپنے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔ زندہ یا پھر مردہ۔ سمجھے"...... سوپر چیف نے غراہٹ بھرے لہجے میں چیخ کر کہا۔

"یس سوپر چیف"...... ان سب نے بیک وقت کہا تھا۔

"جاؤ اور انہیں پکڑ کر فوراً میرے سامنے لاؤ"...... سوپر چیف نے دہاڑتے ہوئے کہا اور وہاں موجود تمام مسلح افراد تیزی سے مڑ کر کمرے سے دوڑتے ہوئے باہر نکلتے چلے گئے۔ صرف میجر ناڈ اور مادام سلینا ہی وہاں رہ گئے تھے۔

"آخر وہ کہاں جا سکتے ہیں"...... مادام سلینا نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔

"میزائل اسٹیشن میں بہت سی جگہیں ایسی ہو سکتی ہیں جہاں وہ چھپ سکتے ہیں"...... میجر ناڈ نے جواباً کہا۔

"مثلاً کہاں۔ وہ کہاں چھپ سکتے ہیں"...... مادام سلینا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میزائل لانچر روم میں، عمارت کی چھپ پر، کسی باتھ روم میں یا سامان کے کسی اسٹور یا خالی پیٹی میں یا پھر وہاں جہاں ٹوٹے پھوٹے فرنیچر کا کاٹھ کباڑ موجود ہے''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ان جگہوں کو چیک نہیں کیا گیا''...... مادام سلینا نے چونک کر کہا۔

''کیا گیا ہے لیکن میرا اندازہ ہے کہ ان سب نے دھیان سے کسی جگہ کی تلاشی نہیں لی ہے۔ ان جگہوں کی تلاشی کے لئے مجھے خود جانا پڑے گا''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''یہی بہتر بھی ہے۔ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اور تم ان کی نفسیات سمجھ سکتے ہو۔ ہمارے آدمی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹوں کی چالوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے تم انہیں تلاش کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی بھرپور صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر انہیں ڈھونڈ لو گے''...... سوپر چیف نے کہا۔

''اگر ہم دو گروپس بنا لیں تو ہم واقعی انہیں تلاش کر سکتے ہیں''...... مادام سلینا نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیسے گروپس''...... سوپر چیف نے چونک کر کہا۔

''مطلب یہ کہ ایک دستے کی کمان میجر ناڈ کرے دوسرے کی میں اور پھر ہم دونوں مل کر پورے میزائل اسٹیشن میں انہیں تلاش کریں۔ اس طرح کم وقت میں ہم دونوں میں سے کوئی نہ کوئی انہیں ڈھونڈ ہی لے گا''...... مادام سلینا نے کہا۔

''گڈ۔ اس طرح واقعی انہیں کم وقت میں ڈھونڈا جا سکتا ہے''...... میجر ناڈ نے کہا اور مادام سلینا تائید طلب انداز میں سوپر چیف کو دیکھنے لگی۔

''بہت اچھا مشورہ ہے تمہارا۔ تم بھی صلاحیتوں میں میجر ناڈ سے کم نہیں ہو۔ جاؤ تم دونوں اور جا کر انہیں ڈھونڈو اور انہیں زندہ یا مردہ میرے سامنے پیش کرو''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یس سوپر چیف''...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔

''مجھ سے رابطہ رکھنا تاکہ میں بھی صورت حال سے واقف رہوں''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یس سوپر چیف''...... میجر ناڈ نے کہا۔

''ایسا تو نہیں ہے کہ یہ لوگ کیپٹن سائم کے ساتھی ہوں اور انہیں کیپٹن سائم نے ہی غائب کیا ہو کیونکہ وہ کافی عرصہ سے یہاں ہے اور یہاں کی ایک ایک جگہ کے بارے میں جانتا ہے''۔ مادام سلینا نے کہا۔ وہ کافی دیر سے اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ وہ ابھی تک لاپتہ ہے اور اس کے ریکارڈ سے پتہ لگتا ہے کہ وہ بے حد چالاک اور ذہین آدمی ہے ایسے لوگ خطرات پہلے سے بھانپ لیتے ہیں''...... سوپر چیف نے کہا۔

''لیکن کیپٹن سائم کو کسی نے اندر آتے نہیں دیکھا سوپر چیف''۔ میجر ناڈ نے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کسی نے ان دونوں کو بھی اندر

داخل ہوتے نہیں دیکھا تھا لیکن پھر بھی وہ اندر تو آئے ہیں"۔ سوپر چیف نے غرا کر کہا۔

"یس۔ سوپر چیف"...... میجر ناڈ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اسی لمحے میجر ناڈ کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے فوراً جیب سے جدید ساخت کا سیل فون نکال لیا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔

"جس کا بھی فون ہے فون کا لاؤڈر آن کرو"...... سوپر چیف نے کہا تو میجر ناڈ نے اثبات میں سر ہلا کر سیل فون کان سے لگانے کی بجائے اس کا لاؤڈر آن کر دیا۔

"میجر ناڈ بول رہا ہوں"...... میجر ناڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"سیکورٹی انچارج بول رہا ہوں"...... آواز آئی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... میجر ناڈ نے اسی انداز میں کہا۔

"ایک باتھ روم سے اپنے دو سائنس دانوں کی لاشیں ملی ہیں جناب"...... انچارج نے جواب دیا تو نہ صرف، میجر ناڈ بلکہ مادام سلینا اور سوپر چیف بھی چونک پڑا۔

"کیا یہ انہی دونوں سائنس دانوں کی لاشیں ہیں۔ جن کے لبادے ایک جگہ پڑے ہوئے ملے تھے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"یس سر"...... سیکورٹی انچارج نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ان لاشوں کو اٹھا کر لے جاؤ اور برقی بھٹی میں ڈال کر بھسم کر دو"...... میجر ناڈ نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہونہہ۔ اب یہ لوگ صحیح طرح سے انہیں تلاش کر رہے ہیں"۔ میجر ناڈ نے رابطہ منقطع کرنے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب"...... مادام سلینا نے پوچھا۔

"اگر یہ لوگ پہلے ہی صحیح طور پر تلاشی لیتے تو ان لاشوں کو اسی وقت دریافت کر لیتے"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ان لوگوں نے پہلے غفلت برتی ہے مگر اب وہ ٹھیک طرح سے تلاشی لے رہے ہیں"...... سوپر چیف نے کہا۔

"یس سوپر چیف۔ اگر انہوں نے غفلت نہ برتی ہوتی تو یہ لوگ یہاں پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ بہرحال جو ہونا تھا ہو گیا اب میں خود ان کی تلاش میں جا رہا ہوں۔ میں جلد ہی ان کی شہ رگوں تک پہنچ جاؤں گا۔ ایک بار وہ مجھے نظر آ گئے تو انہیں میرے ہاتھوں ہلاک ہونے سے کوئی نہیں بچا سکے گا"...... میجر ناڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ کوشش کرنا کہ وہ دونوں زندہ پکڑے جا سکیں تاکہ ان سے معلوم کیا جا سکے کہ وہ یہاں پہنچے کیسے تھے اور اتنے عرصہ تک انہوں نے ہم سے خود کو کیسے چھپایا ہوا تھا"...... سوپر چیف نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سوپر چیف اور ہاں۔ بلیو برڈ کے چار افراد سے جس خفیہ راستے کے بارے میں معلوم ہوا تھا اس راستے کو ختم کرنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ہمیں جلد سے جلد اس راستے کو ختم کرنا ہو گا ورنہ شاید وہ اسی راستے سے فرار ہو جائیں اور ہم یہاں

ہاتھ ملتے رہ جائیں“...... میجر ٹاڈ نے کہا۔

”ہاں۔ سب سے پہلا کام تم یہی کرو اور اپنی نگرانی میں اس راستے کو سیلڈ کرا دو تاکہ ان کے نکلنے کا یہ ذریعہ ختم ہو جائے“۔ سوپر چیف نے کہا۔

”یس سوپر چیف“...... میجر ٹاڈ نے سر ہلاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ اور مادام سلینا اسے سلام کر کے ایک طرف بڑھ گئے جبکہ سوپر چیف دوسرے راستے کی طرف مڑ گیا اور تیز تیز چلتا ہوا اپنے مخصوص آفس میں آ گیا۔ آفس میں آ کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ کر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ اس کے دماغ میں وہی دونوں سوار تھے اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ دونوں کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ انہیں زمین نگل گئی ہے یا وہ اُڑ کر آسمان کی وسعتوں میں گم ہو گئے ہیں۔ سائنس دانوں کے لباس اور ان کی لاشیں مل چکی تھیں۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ اب کسی اور روپ میں ہیں۔ مگر کس روپ میں۔ یہ اس کے لئے ایک مسئلہ تھا۔ اگر اس نے ان میں سے ایک کا بھی چہرہ دیکھا ہوتا تو وہ ان کو شناخت کر لیتا اور پھر ان کی گرفتاری زیادہ مشکل نہ ہوتی مگر ان کا چہرہ کوئی بھی اتنے غور سے نہیں دیکھ سکا تھا کہ اب انہیں شناخت کر لیتا۔ ممکن تھا کہ وہ دونوں بھی انہی میں شامل ہوں یا انہی میں سے ہوں اور بڑے اطمینان سے تلاش کی اس مہم میں شامل ہوں۔ ایسا ہی تھا تو ان کا پکڑ لیا جانا ناممکن تھا تو پھر کیا طریقہ اختیار کیا جائے

کہ وہ دونوں پکڑے جا سکیں۔ وہ سوچتا رہا اور وقت گزرتا رہا اسے اس کا احساس ہی نہیں ہو سکا تھا کہ وقت کس تیزی سے گزر رہا ہے وہ چونکا اس وقت جب میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس“...... سوپر چیف نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے مخصوص غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹموتھی بول رہا ہوں کنٹرول روم سے جناب“...... دوسری جانب سے آواز آئی۔

”کیا بات ہے“...... سوپر چیف نے چونک کر پوچھا۔

”تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں جناب“...... ٹموتھی نے کہا۔

”گڈ شو۔ میزائل کو ہم اب کب تک فائر کر سکتے ہیں“۔ سوپر چیف نے کہا۔

”میزائل صبح ٹھیک پانچ بجے فائر کیا جا سکتا ہے سر“...... ٹموتھی نے کہا۔

”کیا تم نے اسے مکمل طور پر چیک کیا ہے اس میں کوئی خامی تو نہیں ہے اور کیا میزائل پر کوئی بلاسٹنگ ڈیوائس تو نہیں لگی ہوئی“...... سوپر چیف نے پوچھا۔

”یس سر۔ ہم پوری طرح مطمئن ہیں۔ میزائل ہر لحاظ سے اوکے ہے اور ہم نے اسے مکمل اسکین کیا ہے۔ میزائل میں کوئی ڈیوائس نہیں ہے“...... ٹموتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کمپیوٹرز پر میزائل کی سمت اور فاصلہ متعین کر دیا ہے“۔ سوپر

چیف نے پوچھا۔

''جی ہاں اور یہ آپ کے حکم کے تحت کیا گیا ہے''...... لموتھی نے کہا۔

''میزائل کے فائر ہونے کا لاسٹ ٹائم کیا ہوگا''...... سوپر چیف نے پوچھا۔

''ساڑھے پانچ بجے''...... لموتھی نے جواب دیا۔

''اگر اس وقت تک میزائل فائر نہ کیا گیا تو''...... سوپر چیف نے پوچھا۔

''پھر میزائل چوبیس گھنٹے سے پہلے فائر نہیں ہو سکے گا''۔ لموتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی خاص وجہ''...... سوپر چیف نے پوچھا۔

''یس سر۔ اگر مقررہ وقت پر میزائل فائر نہ کیا گیا تو اس کی چارجڈ بیٹریاں ڈاؤن ہو جاتی ہیں اور ان کے ڈاؤن ہونے کا عمل تیزی سے ہوتا ہے اس لئے انہیں دوبارہ چارج کرنے میں دس بارہ گھنٹے لگتے ہیں''...... لموتھی نے کہا۔

''اوہ پھر تو میزائل کو واقعی مقررہ وقت پر ہی فائر ہونا چاہئے''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے''...... لموتھی نے پوچھا۔

''ویژنل اسکرین پر ہر لمحہ میزائل کی نگرانی کرتے رہو۔ اس بار

میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا''...... سوپر چیف نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں سوپر چیف۔ اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ میزائل کو فائر کرنے کے شیڈول پر کوئی اثر نہیں پڑے گا''...... لموتھی نے کہا۔

''پڑنا بھی نہیں چاہئے کیونکہ یہ ہمارے مشن کا آخری اور سب سے اہم مرحلہ ہے اور ہماری کامیابی کا دارو مدار اسی پر ہے۔ میزائل کو نہ صرف وقت پر فائر ہونا چاہئے بلکہ اس بار اسے سیدھا جا کر ٹارگٹ کو ہٹ بھی کرنا چاہئے''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یس سوپر چیف۔ ہم اس بار ہر حال میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے''...... لموتھی نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہر لمحے چوکنے رہو اور ایک ایک چیز پر نظر رکھو۔ میزائل کو بار بار کمپیوٹر سے اسکین کرتے رہو اور اگر تمہیں کہیں بھی اور معمولی سی بھی گڑبڑ دکھائی دے تو اس گڑبڑ کو فوراً دور کرو اور میں چاہتا ہوں کہ میزائل کو فائر کرنے تک تم سب صرف مشین بن کر رہ جاؤ''...... سوپر چیف نے کہا۔

''یس سوپر چیف۔ ہم آپ کے اعتماد پر پورا اتریں گے''۔ لموتھی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... سوپر چیف نے کہا اور رابطہ منقطع کر دیا۔

وہ آنے والے مسلح آدمی کا پیر ہی دیکھ سکتے تھے کیونکہ وہ اندر نہیں آیا تھا بلکہ اندر آتے آتے یکلخت رک گیا تھا جیسے کسی نے پیچھے سے اسے آواز دے کر اندر جانے سے روکا ہو۔ اسے کمرے میں داخل نہ ہوتے دیکھ کر عمران اور صفدر نے اطمینان کا سانس لیا۔

عمران نے صفدر کو اشارہ کیا اور وہ تیزی سے ایک طرف بڑھتے چلے گئے۔ میزائل کو سہارا دینے کے لئے جو فریم بنایا گیا تھا عمران اس کے ایک ستون کے پاس رک گیا۔ یہ فولادی ستون تھے عمران نے صفدر کو دیکھا اور اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اوپر پہنچ کر وہ میزائل کے دیو ہیکل انجن کے سائیلنسر سے چپک کر کھڑا ہو گیا اور صفدر کو اشارہ کیا۔ چند لمحوں کے بعد صفدر بھی اس کے برابر پہنچ چکا تھا اب وہ دونوں اندر آنے والے مسلح افراد کو نظر نہیں آ سکتے تھے جبکہ وہ ان کو بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ پھر ان کو وہاں چھپے دو گھنٹے گزرے تھے کہ مسلح افراد کے بوٹوں کی دھمک سنائی دی اور درجنوں مسلح افراد اس حصے

میں گھس آئے۔ اب وہ ایک ایک جگہ کا جائزہ لے رہے تھے ان کے ہاتھوں میں دبی ہوئی ٹارچوں نے وہاں لگے ہوئے بلبوں کی روشنی سے بھی تیز روشنی وہاں پھیلا دی تھی اور اس روشنی میں ہر چیز واضح نظر آ رہی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس آدمی کی لاش تک پہنچ گئے جسے عمران نے ہلاک کیا تھا اور پھر وہاں جیسے ایک ہنگامہ سا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اور صفدر دم سادھے فولادی چادر کی دیوار سے چپکے کھڑے تھے۔ نیچے ایک آدمی ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ پھر دس منٹ بعد ہی عمران نے سوپر چیف اور میجر ناڈ کو اندر آتے دیکھا تھا وہ سیدھے اسی طرف آئے تھے جہاں اس آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

وہ لاش دیکھنے کے بعد چیخ چیخ کر احکامات دینے لگا اور مسلح آدمی ایک مرتبہ پھر چاروں طرف انہیں تلاش کرنے لگے مگر وہ نیچے ہوتے تو ملتے۔ پھر سوپر چیف نے چیخ کر کچھ کہا اور درجنوں ٹارچوں کی روشنیاں میزائل پر پڑنے لگیں وہ اس کے انجنوں والے حصوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ سوپر چیف نے صحیح سوچا تھا کہ کہیں وہ اوپر تو نہیں چڑھ گئے۔ مگر یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ان میں سے کسی کو بھی نظر نہ آ سکے اور پھر وہ مسلح آدمی کی لاش سمیت وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران نے ریسٹ واچ دیکھی چار بج کر اٹھائیس منٹ ہونے والے تھے اور وہ اس سے بے خبر تھا کہ ٹھیک پانچ بجے میزائل فائر کر دیا جائے گا۔ اچانک صفدر اور عمران دونوں

ہی بری طرح سے چونکے تھے۔ میزائل کے اس حصے میں موجود سرخ بلب بجھ گئے تھے اور ان کی جگہ سبز بلب جل اٹھے تھے اور اس کے ساتھ ہی میزائل کی دیواروں میں عجیب سی تھرتھراہٹ سی پیدا ہوتی چلی گئی تھی۔

"انجن اسٹارٹ ہونے والے ہیں بھاگو یہاں سے ورنہ جل کر کوئلہ بن جائیں گے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو یہ بلب اسی بات کی......" صفدر نے کہنا چاہا۔

"ہاں یہ سبز بلب اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ میزائل کے انجن اسٹارٹ ہونے والے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو چلیں پھر کھڑے کیوں ہیں"...... صفدر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور وہ تیزی سے ستون کے ذریعے نیچے اترتے چلے گئے پھر وہ میزائل لانچر روم کے اس حصے کی طرف دوڑے جس سے اندر داخل ہوئے تھے۔ یہاں انہیں ایک مسلح آدمی بھی نظر نہیں آیا تھا راہداری خالی پڑی تھی۔

"کوئی پہرے دار نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پہرے دار یہاں رک کر موت کو گلے لگائیں گے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا اور تیزی سے راہداری کے دروازے کی طرف دوڑے جو اب آہستہ آہستہ بند ہوتا جا رہا تھا اس سے پہلے کہ اس دروازے کے پٹ بند ہو جاتے وہ اندرونی راہداری میں جا پہنچے اور ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ پھر وہ چند ہی قدم آگے

بڑھے تھے کہ انہوں نے تیز گونج سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تیز چکا چوند ہوئی تھی۔

"میزائل کے انجن اسٹارٹ ہو چکے ہیں"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتا رہا۔ دو تین راہداریاں طے کر کے وہ جس راہداری میں مڑے وہ آگے سے بند تھی سامنے ہی ایک کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وہ ٹھٹھک گئے پھر مڑے ہی تھے کہ بری طرح چونک پڑے۔ ان کے سامنے دو مسلح آدمی مشین گن تانے کھڑے تھے اور ان کے چہروں خونخوار مسکراہٹ تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتے عمران بجلی کے کوندے کی طرح لپکا اور اس کی فلائنگ کک ایک ساتھ ان دونوں کے سینوں پر پڑی اور وہ اچھل کر دور جا گرے۔ وہ اٹھ ہی رہے تھے کہ صفدر نے مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ان دونوں کی چیخیں گونجیں اور وہ دونوں چھلنی ہو گئے۔ عمران ان کی لاشوں کی طرف جھپٹا اور ان کی کمر سے بندھے بموں کی بیلٹ کھولنے لگا صفدر بھی اس کی تقلید کر رہا تھا۔ پھر وہ کھڑے ہوئے ہی تھے کہ چھ سات مسلح افراد دوڑتے ہوئے اسی طرف آتے دکھائی دیئے۔ عمران نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہی مشین گن سیدھی کی اور ٹریگر دبا دیا کئی چیخیں ابھریں اور دوڑنے والے تمام مسلح افراد اپنے ہی خون میں نہاتے ہوئے فرش پر لڑھکتے چلے گئے۔

"کمرے میں چلو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور وہ ایک ہی

جست میں کمرے کے دروازے پر پہنچے اور پٹ کھول کر اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کر دیا۔ ٹھیک اسی لمحے راہداری مسلح افراد کے بھاری بوٹوں کی آوازوں سے گونجنے لگی۔ عمران نے جھپٹ کر دروازے کو مقفل کیا پھر وہ کھڑکی کی طرف بڑھے اور پٹ کھول کر باہر کود گئے۔ باہر آتے ہی انہوں نے میزائل کے انجنوں کا شور سنا تھا اور چاروں طرف دھواں پھیلا نظر آیا تھا وہ چار دیواری کے اس حصے کی طرف دوڑے جس طرف میزائل اسٹیشن میں داخلے کا واحد گیٹ تھا۔ وہ گیٹ تک پہنچے بھی نہیں تھے کہ چند قدم کے فاصلے پر کوئی چیز آ کر گری ایک دھماکہ ہوا اور آگ دور تک پھیلتی چلی گئی اگر انہوں نے زمین پر گرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر کی ہوتی تو ان کے جسموں کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔ وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور سامنے کا منظر دیکھتے ہی چونک پڑے۔ ان کے سامنے مسخ چہرے والی ایک لاش پڑی تھی۔ وہ کوئی مسلح آدمی ہی تھا جو دستی بم کے دھماکے کا شکار ہو گیا تھا۔

عمران نے عمارت کی طرف دیکھا جس کھڑکی سے وہ باہر نکلے تھے۔ اسی کھڑکی سے مسلح افراد کودتے ہوئے باہر نکل رہے تھے۔ عمران نے دو دستی بم نکالے پھر ان کی سیفٹی پن کھینچیں اور ان کو مسلح افراد کی طرف اچھال دیا۔ دو دھماکوں کے ساتھ ہی کئی چیخیں سنائی دیں اور دور تک آگ پھیلتی چلی گئی وہ دوڑتے ہوئے گیٹ تک جا پہنچے تھے۔

"گیٹ پر بم مارو۔ جلدی"...... عمران نے صفدر سے کہا اور دستی بم نکال نکال کر گیٹ کی طرف پھینکنے لگا۔ سات آٹھ بم مارنے کے بعد ہی گیٹ ٹوٹ سکا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ وہ ٹوٹے ہوئے حصے سے پھنس پھنسا کر باہر نکل سکے تھے۔ باہر نکلتے ہی وہ ایک جانب دوڑنے لگے۔ سامنے سے بہت سے مسلح افراد دوڑتے چلے آ رہے تھے ان سب کا انداز ایسا ہی تھا جیسے دشمن ملک پر حملہ کرنے جا رہے ہوں۔

"میزائل اسٹیشن پر دشمن ایجنٹوں نے حملہ کر دیا ہے ساتھیو۔ اپنے ساتھیوں کی مدد کرو"...... عمران نے آنے والے مسلح افراد سے چلا کر کہا۔

"تم کیسے ادھر آئے اور کہاں جا رہے ہو"...... ان میں سے ایک نے پوچھا۔

"مزید کمک حاصل کرنے کے لئے"...... عمران نے کہا اس وقت تک وہ قریب آ چکے تھے عمران اور صفدر ان کے درمیان سے تیزی سے گزرتے ہوئے ان سے دور ہونے لگے۔ مسلح آدمی آگے بڑھ گئے تھے۔ وہ ایک عمارت کے گرد گھوم گئے میزائل اسٹیشن اب ان کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا اچانک ایک دھماکہ ہوا۔ گڑگڑاہٹ سنائی دی اور دھوئیں اور آگ کا طوفان چھوڑتا ہوا تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ آپ تو اس کی پرواز روکنا چاہتے

تھے''...... صفدر نے عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''بے فکر رہو۔ اس میزائل کا بھی پہلے دو میزائلوں جیسا حشر ہو گا۔ جیسے ہی تھرڈ میزائل بحرالکاہل سے گزرے گا اسی لمحے میزائل پر ہمارے لگائے ہوئے پرل بلاسٹرز بلاسٹ ہو جائیں گے اور میزائل کا نچلا حصہ تباہ ہو جائے گا اور میزائل وار ہیڈ سمیت سمندر برد ہو جائے گا۔ اس طرح ہمارا مقصد پورا ہو جائے گا''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو صفدر کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''اور ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے''...... صفدر نے پوچھا۔

''چلتے رہو میرا خیال ہے کہ وہ سامنے والی عمارتیں شاید ہیلی کاپٹروں کے ہینگر ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ لگ تو ایسا ہی رہا ہے''...... صفدر نے کہا، ادھر واقعی ہیلی کاپٹروں کا ہینگر تھا کیونکہ وہ ایک ہیلی کاپٹر کا کچھ حصہ جو ہینگر سے باہر نکلا ہوا تھا دیکھ سکتا تھا وہ اسی طرف دوڑنے لگے۔

''ہینڈز اپ۔ جہاں ہو وہیں رک جاؤ ورنہ گولیوں سے بھون دیا جائے گا''...... وہ ہینگروں کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک کڑکدار آواز سنائی دی۔ دو مسلح آدمی ہینگروں سے نکل کر ان کے سامنے آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جن کا رخ ظاہر ہے ان دونوں کی طرف ہی تھا۔

''فائر''...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی مشین گن آگ اگلنے لگی۔ صفدر نے بھی دوڑتے ہوئے ان دونوں افراد پر

فائرنگ کر دی۔ دونوں مسلح آدمی چھلنی ہو کر گر پڑے یہی حال ان مسلح افراد کا ہوا تھا جو دائیں سمت سے نمودار ہوئے تھے۔ انہیں صفدر کی گن چاٹ گئی تھی وہ فائر کرتے ہوئے ہینگر میں داخل ہو گئے۔ یہاں چھ ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ دو گن شپ اور چار ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تھے۔ وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے جس پر ایک مخصوص نشان بنا ہوا تھا اس نشان کا مطلب یہ تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کسی اہم شخصیت کے لئے مخصوص ہے اور یہاں اہم شخصیت صرف سوپر چیف تھا۔ وہ اسی ہیلی کاپٹر میں گھس گئے پھر عمران نے انجن اسٹارٹ کیا اور ہیلی کاپٹر کو ہینگر سے باہر نکال لایا لیکن پرواز بھی نہیں کر پایا تھا کہ اسے گن شپ ہیلی کاپٹر کی مشین گنوں کو استعمال کرنا پڑا۔ سامنے سے درجنوں مسلح افراد اسی طرف دوڑتے چلے آ رہے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی ہیوی گنوں کے بٹن پریس کئے اور لیور گھما کر مشین گنوں کو حرکت دیتے ہوئے سامنے سے آنے والے افراد پر فائرنگ کرنے لگا۔ گولیاں مشین گنوں سے نکلیں اور سامنے سے آنے والے افراد اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ دوسرے ہی لمحے عمران نے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند کر لیا تھا۔ اب وہ لحہ بہ لحہ اس جگہ سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول آٹو پائلٹ پر سیٹ کیا اور خود ہیلی کاپٹر کی تلاشی لینے لگا دس منٹ بعد اس کا رواں رواں مسرت سے کھل اٹھا تھا۔ یہ ہیلی کاپٹر سوپر چیف ہی کا تھا اور اس میں درجنوں فائلیں ایسی موجود تھیں

جس سے اس منصوبے میں ایکریمیا، اسرائیل اور کافرستان کی ملی بھگت ثابت کی جا سکتی تھی۔ یہ ثابت کیا جا سکتا تھا کہ تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل کے ذریعے پاکیشیا کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا اور یہ منصوبہ اسرائیل، ایکریمیا اور کافرستان کا مشترکہ منصوبہ تھا۔

"اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ آخر کار ہماری محنت بار آور ہو گئی اور ہم اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی برآمد ہونے والی فائلیں دیکھ چکا تھا۔

"ابھی ہماری کامیابی ادھوری ہے۔ ابھی ہمیں کافرستان سے نکل کر واپس جانا ہے۔ تم چاروں طرف دھیان رکھو۔ میں سرحدی پٹی پر تعینات فرسٹ رینجرز سیکشن کے انچارج سے رابطہ کرتا ہوں۔ اگر اس سے رابطہ ہو گیا تو ہم اس ہیلی کاپٹر سمیت یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے پاکیشیائی فرسٹ رینجرز سیکشن کے انچارج سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کا رابطہ ہو گیا اور وہ انچارج جس کا نام کرنل واجد تھا کو اپنے بارے میں اور اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں تفصیلات بتانے لگا جس میں وہ پاکیشیائی سرحد کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے اطمینان سے ٹرانسمیٹر بند کیا اور ہیلی کاپٹر کا آٹو پائلٹ ہٹا کر اسے

مینول سسٹم پر لے آیا اور خود ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"کیا میزائل اب تک سمندر برد ہو چکا ہو گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس میزائل کی تباہی اور سمندر برد ہونے پر اب اسرائیل میں بھی صف ماتم بچھ گیا ہو گا۔ ہم نے ان کا قیمتی ترین میزائل تباہ کیا ہے جسے بنانے میں ان کے اربوں ڈالرز صرف ہوئے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ ان کے پہلے دو میزائل کیسے بلاسٹ ہوئے تھے اور ان کی تباہی کے پیچھے کس کا ہاتھ تھا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ اسرائیل کے پہلے دو میزائل جو بلاسٹ ہوئے تھے ان کی تباہی کے پیچھے روسیاہ کا ہاتھ تھا۔ روسیاہ، کافرستان کا حلیف ملک ہے لیکن روسیاہ، کافرستان کے اس اقدام سے سخت ناراض تھا کہ اس نے اسرائیل اور روسیاہ کے سب سے بڑے دشمن کے تعاون سے پاکیشیا کو تباہ کرنے کا پلان بنایا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لو کہ روسیاہ کو یہ بات ناگوار گزری تھی کہ کافرستان نے ایکریمیا اور اسرائیل کو اپنے ملک میں ایسے اڈے فراہم کئے تھے جہاں سے وہ روسیاہ کو بھی نشانہ بنا سکتے تھے۔ روسیاہ نے کافرستان کو سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ اسرائیل اور ایکریمیا کو ایسے اڈے نہ فراہم کرے جس سے خطے میں عدم استحکام پیدا ہو۔ کافرستان نے

اس سے وعدہ کیا تھا اور پھر وہ اس وعدے سے منحرف ہو گیا تھا جس کا روسیاہ کو شدید رنج تھا اس لئے روسیاہ نے فوری طور پر اسرائیل اور ایکریمیا کے اس مشترکہ میزائل اڈے کو تباہ کرنے کے لئے اپنی فورس بھیجی تھی۔ اس فورس کو دو گروپس میں یہاں بھیجا گیا تھا۔ جس میں ایک بلیو برڈ گروپ تھا اور دوسرا بلیک ہیڈ گروپ۔ دونوں گروپس اپنے اپنے طور پر کارروائیاں کر رہے تھے اور ان میں سے بلیک ہیڈ گروپ کو اس میزائل اسٹیشن میں داخل ہونے کا موقع مل گیا جہاں سے پاکیشیا پر فرسٹ اَپ ڈاؤن میزائل فائر کیا جانا تھا۔ روسیاہی ایجنٹوں نے بھی میزائل کے فیول والے حصے میں تباہ کن ڈیوائسز لگائی تھیں اور جب میزائل فائر ہو کر بحرالہند کے اوپر آیا تو انہوں نے ریموٹ کنٹرول سے ان ڈیوائسز کو بلاسٹ کر دیا اور فرسٹ اَپ ڈاؤن میزائل کا نچلا حصہ تباہ ہو گیا اور میزائل وار ہیڈ سمیت سمندر برد ہو گیا۔ اسی طرح بلیو برڈ گروپ بھی سیکنڈ میزائل اسٹیشن میں پہنچ گئے تھے اور انہوں نے بھرپور انداز میں کارروائیاں کرتے ہوئے دوسرے میزائل کو بھی سمندر برد کر دیا اور تیسرے میزائل کی تباہی ہمارے حصے میں آئی اور یہ سب کیسے ممکن ہوا ہے تم بخوبی جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو یہ تفصیلات کیسے ملیں"...... صفدر نے پوچھا۔

"میری اس سلسلے میں میجر ٹاڈ اور مادام سلینا سے طویل ڈسکس ہوئی تھی۔ ان کی باتیں سن کر مجھے ان باتوں کا علم ہوا تھا"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"لیکن یہ پاکیشیا کو اَپ ڈاؤن میزائلوں سے تباہ کرنے والی بات آپ کو پتہ کیسے چلی تھی"...... صفدر نے پوچھا۔

"اسرائیل نے پاکیشیا میں چند ایجنٹوں کو بھیجا تھا جن کا سربراہ کرنل ہورس تھا۔ ان ایجنٹوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ مجھ پر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نظر رکھیں تاکہ یہاں سوپر چیف اور میجر ٹاڈ آسانی سے اپنا کام کر سکیں۔ اگر ہمیں ان کے اَپ ڈاؤن مشن کی بھنک لگ جاتی اور ہم حرکت میں آ جاتے تو کرنل ہورس اور اس کے ساتھی ہمارے راستے کی دیوار بن جاتے اور ہمیں کسی بھی صورت میں پاکیشیا سے نہ نکلنے دیتے لیکن یہ ان کی بدقسمتی ہی تھی کہ میری نگرانی کرنے کرنل ہورس خود آگے آ گیا تھا۔ میں نے اسے چیک کر لیا تھا اور پھر اسے پہچانتے ہی میں نے ٹائیگر کی مدد سے اسے اغوا کر لیا تھا۔ ٹائیگر نے اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا جہاں میں نے اس کی زبان کھلوانی شروع کر دی۔ وہ منجھا ہوا اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھا لیکن میں نے اس پر کچھ ایسے طریقے آزمائے کہ اس کی ساری تربیت اس کی ناک کے راستے نکل گئی اور اس نے سارا راز کھول دیا اور پھر جب میں نے چیف کو یہ ساری رپورٹ دی تو چیف نے فوری طور پر مجھے ٹیم کے ساتھ کافرستان پہنچنے کے احکامات دے دیئے۔ کرنل ہورس سے مجھے جو ٹرانسمیٹر ملا تھا اس کے ذریعے میں نے سوپر چیف سے اور میجر ٹاڈ

سے رابطہ کیا اور پھر میں نے کرنل ہورس کی آواز میں انھیں خبردار کیا کہ جس طرح ان کے پہلے دو اپ ڈاؤن میزائل راستے میں ہی بلاسٹ ہو گئے تھے اسی طرح ان کے تھرڈ اور لاسٹ اپ ڈاؤن میزائل کو بھی راستے میں گرانے کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔ میں نے کرنل ہورس کے انداز میں ان سے کہا کہ میرے پاس ایک تربیت یافتہ ایجنٹ ہے جو تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل کو نہ صرف راستے میں بلاسٹ ہونے سے بچا سکتا ہے بلکہ اسے پاکیشیا پر ٹارگٹ بھی کر سکتا ہے۔ میں نے سوپر چیف سے کہا تھا کہ میں نے ایک خاص رپورٹ تیار کی ہے جو اگر وہ دیکھ لے تو اس کا مشن کامیاب ہو سکتا ہے۔ بس سوپر چیف نے کرنل ہورس کو فوری طور پر اپنے سیکرٹ ایجنٹ کو نہایت خفیہ طور پر کافرستان بھجوانے کا کہا تھا۔ یہ اسی کی پلاننگ تھی کہ کرنل ہورس کا خاص آدمی یعنی میں ہوٹل کراؤن میں آؤں اور فیشن شو میں شرکت کروں تاکہ اس کے ساتھی مجھے آسانی سے پہچان لیں اور اس تک پہنچا دیں"...... عمران نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو یہ سب کچھ معلوم تھا تو آپ نے ہمیں یہ کیوں کہا تھا کہ آپ ہمیں پہاڑی مقام پر سیر کرانے لے جا رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"چونکہ مجھے اکیلے ہی سوپر چیف اور تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل اسٹیشن تک پہنچنا تھا اس لئے میں نے تم میں سے کسی کو کچھ نہیں بتایا

تھا لیکن کسی بھی مرحلے پر مجھے تم سب کی ضرورت پڑ سکتی تھی اس لئے میں تمہیں اپنے ساتھ لے آیا تھا۔ باقی سب تو کام نہ آئے لیکن میرے رپورٹ دینے پر چیف نے تمہیں میری مدد کے لئے بھیج دیا۔ بس اتنی سی بات ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے تھرڈ اپ ڈاؤن میزائل تو تباہ کر کے سمندر برد کر دیا ہے لیکن اس میزائل اسٹیشن کو کیوں چھوڑ دیا ہے جہاں سوپر چیف، میجر ٹاڈ اور مادام سلینا موجود ہیں اور وہ سب افراد بھی جو پاکیشیا کو تباہ کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ انسانیت کے دشمن ہیں اور انسانیت کو تباہ کرنے کے درپے ہیں اور میری نظروں میں انسانیت کے دشمن کسی درندے سے کم نہیں ہوتے اس لئے انہیں زندہ چھوڑنا کسی بھی طرح جائز نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر آپ نے انہیں کیوں چھوڑ دیا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"کب چھوڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ ان کا میزائل اسٹیشن تباہ کئے بغیر واپس جا رہے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"میں ان کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوا تھا اور میں نے تمہارے سامنے جو بلاسٹر پرل تھرڈ میزائل میں لگائے ہیں ایسے کئی بلاسٹر

پرل میں ہیڈ کوارٹر کے خاص خاص حصے میں پھینک چکا ہوں۔ میزائل روم کے ساتھ ماسٹر کمپیوٹرز کو چارج کرنے والی ایٹمی بیٹریاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے وہاں بھی بلاسٹر پرل پھینکے ہیں۔ یہ بلاسٹر پرل ریموٹ کنٹرول سے ایک ساتھ پھٹتے ہیں اور جیسے ہی بلاسٹر پرل بلاسٹ ہوں گے ان کے ساتھ ہی وہاں موجود ایٹمی بیٹریاں بھی بلاسٹ ہو جائیں گی جن کے بلاسٹ ہونے سے وائٹ سٹون کے سارے علاقے میں خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اس تباہی کی زد سے نہ تو وہاں موجود افراد میں سے کوئی بچ سکے گا اور نہ سوپر چیف، میجر ٹاڈ اور مادام سلینا۔ ان سب کی مشترکہ موت ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا بلاسٹر پرل کا ریموٹ آپ کے پاس ہے''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور اس نے لباس کی اندرونی جیب سے ایک جدید ساخت کا ڈی چارجر نکال کر صفدر کو دے دیا۔

''یہ آپ نے مجھے کیوں دیا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہونے کے ناطے اس میزائل اسٹیشن کو تم اپنے ہاتھوں سے تباہ کرو''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''لیکن کیوں۔ یہ کام آپ بھی تو کر سکتے ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''کر سکتا ہوں۔ لیکن نہیں کروں گا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں نہیں کریں گے''...... صفدر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ میں جس قدر مرضی اپنی جان جوکھوں میں ڈال لوں، پاکیشیا اور سیکرٹ سروس کے ممبران کو بچانے کے لئے کچھ بھی کر لوں اس کا تمہارے چوہے کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ہر مشن کے اختتام کے بعد وہ مجھے ایک چھوٹا سا چیک تھما دیتا ہے جسے دیکھ کر سلیمان بھی ناک بھوں چڑھانا شروع کر دیتا ہے اور مجھے اس کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں یہ میزائل اسٹیشن بلاسٹ کروں گا تو اس سے آپ کو کیا فائدہ پہنچے گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف تم سے بہت خوش ہو جائے گا اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری کارکردگی پر وہ تمہیں بہت بڑا انعام دے گا اور اگر اس نے انعام میں تمہیں بڑا سا چیک دے دیا تو وہ چیک لا کر تم چپکے سے مجھے دے دینا۔ تم کنوارے ہو اس لئے تمہیں ایسے چیکوں کی ضرورت نہیں پڑے گی جبکہ میں نے پھوہڑ مزاج بیوی جیسا ملازم پال رکھا ہے۔ تمہارا دیا ہوا چیک جب میں اسے دوں گا تو میرے دو چار دن سکون سے گزر جائیں گے اور مجھے بھی بن مانگے چائے اور کھانے کو کچھ مل جایا کرے گا''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اور اگر چیف نے کوئی انعام نہ دیا تو''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم مجھے ایک ماہ کی اپنی تنخواہ ڈونیٹ کر دینا۔ میں اسی سے گزارا کر لوں گا''...... عمران نے بے ساختہ کہا تو صفدر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ہم میزائل اسٹیشن سے ستر کلو میٹر دور آ گئے ہیں۔ اب تم چارجر کو آن کرو اور میزائل اسٹیشن کو تباہ کر دو تاکہ خس کم جہاں پاک ہو جائے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے چارجر آن کیا۔ جیسے ہی چارجر آن ہوا اسی لمحے اس پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ صفدر نے دوسرا بٹن آن کیا تو سرخ بلب یکلخت بجھ گیا اور چارجر پر سبز رنگ کا بلب جلنے لگا۔ صفدر نے دوسرے بٹن پر انگوٹھا رکھا اور پھر اسے پریس کیا تو سبز بلب بھی بجھ گیا اور ابھی چند لمحے بھی نہ گزرے ہوں گے کہ انہیں عقب میں بہت دور سرخ آگ کی چھتریاں سی بلند ہوتی ہوئی دکھائی دیں اور پھر ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔

''لو۔ تمہارے اس بٹن کے پریس کرنے سے خس بھی کم اور جہاں بھی پاک ہو گیا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد

سمارٹا کلب ✿ جس کا مالک بلیک فادر تھا جو بگ ایجنسی کا مین ایجنٹ تھا۔
بلیک فادر ✿ ایک درندہ صفت انسان جو اپنے دشمنوں کو بھوکے اور [illegible]
کے سامنے ڈال دیتا تھا۔ اس نے جولیا کو اپنے ان خونخوار اور بھوکے کتوں کے
سامنے پھینک دیا اور پھر ——؟
عمران ✿ جسے ایکریمیا سے تمام معلومات حاصل ہو گئی تھیں کہ پاکیشیا سے چوری
کئے ہوئے میزائلوں کا ڈیٹا مخصوص کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے تبدیل کر کے انہیں اسلامی
دنیا پر فائر کیا جانا تھا اور دنیا کو یہ تاثر دینا تھا کہ یہ میزائل پاکیشیا نے فائر کئے ہیں۔
عمران ✿ جس کی اطلاع کے مطابق میزائل اسٹیشن سمندر میں ایک جزیرے
وائٹ آئی لینڈ میں تھا۔
وہ لمحہ ✿ جب عمران پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ گریٹ پلان کی اسے جو
بھی معلومات ملی ہیں وہ سب کی سب غلط اور اسے ڈاج دینے کے لئے تھیں۔
اگر ✿ گریٹ پلان وہ نہ تھا جس کی معلومات عمران کے پاس تھیں تو پھر اصل
گریٹ پلان کیا تھا ——؟
وہ حیرت انگیز لمحات ✿ جب ایکشن انتہائی خوفناک اور خطرناک پچویشن
میں شروع ہوا اور پھر ایک پل میں سب کچھ ختم ہو گیا۔ کیا واقعی ——؟
ایک نئی جہت، نیا انداز، حیرت اور سسپنس سے بھرپور اور یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

سمارٹا کلب ✿ جس کا مالک بلیک فادر تھا جو بگ ایجنسی کا مین ایجنٹ تھا۔

بلیک فادر ✿ ایک درندہ صفت انسان جو اپنے دشمنوں کو بھوکے اور خونخوار کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا۔ اس نے جولیا کو اپنے ان خونخوار اور بھوکے سامنے پھینک دیا اور پھر —— ؟

عمران ✿ جسے ایکریمیا سے تمام معلومات حاصل ہو گئی تھیں کہ پاکیشیا سے چوری کیے ہوئے میزائلوں کا ڈیٹا مخصوص کمپیوٹرائزڈ سسٹم سے تبدیل کر کے انہیں اسلامی دنیا پر فائر کیا جانا تھا اور دنیا کو یہ تاثر دینا تھا کہ یہ میزائل پاکیشیا نے فائر کیے ہیں۔

عمران ✿ جس کی اطلاع کے مطابق میزائل اسٹیشن سمندر میں ایک جزیرے وائٹ آئی لینڈ میں تھا۔

وہ لمحہ ✿ جب عمران پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ گریٹ پلان کی اسے جو بھی معلومات ملی ہیں وہ سب کی سب غلط اور اسے ڈاج دینے کے لیے تھیں۔

اگر ✿ گریٹ پلان وہ نہ تھا جس کی معلومات عمران کے پاس تھیں تو پھر اصل گریٹ پلان کیا تھا —— ؟

وہ حیرت انگیز لمحات ✿ جب ایکشن انتہائی خوفناک اور خطرناک سچوئیشن میں شروع ہوا اور پھر ایک پل میں سب کچھ ختم ہو گیا۔ کیا واقعی —— ؟

ایک نئی جہت، نیا انداز، حیرت اور سسپنس سے بھرپور اور یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ **ملتان**

Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com